بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''ہم نے قرآن میں جو کچھ نازل کیا ہے وہ مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہے'' (پارہ 15 بنی اسرائیل 82)

مختصر ترین خلاصہ قرآن

میجر (ر) سید ذوالفقار حسین شاہ

پبلشر تعلیم القرآن اکیڈمی



اسلام آباد

تعارف

میجر (ر) ذوالفقار حسین شاہ ، 4 مئی 1942 کو ٹیکسلا میں پیدا ہوئے۔ میٹرک ٹیکسلا ہائی سکول، ایف اے گارڈن کالج راولپنڈی، بی اے پنجاب یونیورسٹی اور ایل ایل بی، ایس ایم لاء کالج کراچی سے کیا اور وہیں کچھ عرصہ وکالت بھی کی۔ جولائی 1967ء میں انہیں پاک فوج کی آرمی سروس کور میں کمیشن ملا، اور 1988ء تک یہ مختلف یونٹوں، اداروں، انسٹالیشن اور نیشنل لاجسٹک سیل میں اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس عرصے میں ان کے مضامین اور غزلیں آرمی سروس کور کے میگزین "رسل ورسائل" میں بھی باقاعدگی سے شائع ہوتے رہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد یہ تقریباً 10 سال تک سعودی پاک ٹاور بلیو ایریا اسلام آباد میں سیکورٹی منیجر رہے۔ اس عرصے میں انہوں نے ایک کتاب "سیکورٹی اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ" لکھی جس کی مختلف اخبارات و رسائل مثلاً جنگ، ڈان، ہمدرد صحت نے بہت تعریف کی اور اس کی پورے ملک میں بہت پذیرائی ہوئی۔ اس کے علاوہ "متاع درد" کے نام سے ان کی شاعری کی کتاب بھی بہت پسند کی گئی۔

انہوں نے اسلام آباد میں تعلیم القرآن اکیڈمی قائم کی۔ یہ اکیڈمی ایک غیر سیاسی، غیر فرقہ وارانہ اور غیر منافع بخش ادارہ ہے جو قرآن پاک کی نشر و اشاعت میں مصروف عمل ہے۔ حال ہی میں اکیڈمی نے آسان اردو میں خلاصہ قرآن باعنوان شائع کیا ہے جو ایک منفرد دینی، علمی اور تحقیقی کاوش ہے۔ مختلف اخبارات و جرائد نے اس کی بے حد تعریف کی ہے۔ اب اکیڈمی نے مختصر ترین خلاصہ قرآن ترتیب دیا ہے تاکہ قلیل ترین وقت میں مصروف ترین افراد قرآن فہمی سے مستفید ہو سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''ہم نے قرآن میں جو کچھ نازل کیا ہے وہ مومنین کے لیے شفا اور رحمت ہے'' (پارہ 15 بنی اسرائیل 82)

مختصر ترین خلاصہ قرآن

قرآن پاک کے 30 پاروں کے اہم مضامین کا مختصر ترین بیان

(آسان ترین ترجمہ، تفسیر، خلاصہ، تراویح)

(ISBN #: 978-969-8925-03-7)

میجر (ر) سید ذوالفقار حسین شاہ

پبلشر



تعلیم القرآن اکیڈمی

ہاؤس 630 سٹریٹ 44 سیکٹر G-9/1 اسلام آباد (پاکستان)

فون 0345-5096396, 051-2850197

EMAIL: KHULASAEQURAN@MUSLIM.COM
WEBSITE: KHULASAEQURAN.WORDPRESS.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب________________________مختصر ترین خلاصۂ قرآن

آئی ایس بی این _________________978-969-8925-03-7

مرتبہ________________________میجر (ر) سید ذوالفقار حسین شاہ۔ چیئرمین تعلیم القرآن اکیڈمی

پبلشر________________________تعلیم القرآن اکیڈمی

مکان 630 سٹریٹ 44 سیکٹر G-9/1 اسلام آباد۔ پاکستان

فون چیئرمین 2850197 ۔0345-5096396

ای میل۔khulasaequran@muslim.com

تاریخ طباعت________________________3 جون 2015ء بمطابق 15 شعبان 1436ھ

سائز و تعداد________________________(1000) 5.5 x 8.5

کمپوزنگ و پیج میکنگ____________________ بابر سلطان (بزنس زون) G-9 مرکز، اسلام آباد 0336-5544466

پرنٹرز__________________________ قیصر محمود۔ آئی کیو گرافکس۔ رائل سنٹر، بلیو ایریا، اسلام آباد 0336-5153499

ہدیہ______________________________مفت

ضروری اعلان

☆ غیر مسلم حضرات (ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ) یہ کتاب ہمارے ادارے سے ذاتی طور پر مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ رجسٹرڈ پارسل کے ذریعے منگوانے کی صورت میں بڑے سائز کے لفافے پر اپنا پتہ لکھ کر 80 روپے کے ٹکٹ لگائیں۔

☆ مختلف ادارے، کمپنیاں، مدرسے، یا افراد جو زیادہ تعداد میں خرید کر اپنے ملازمین یا عوام میں ثواب کی نیّت سے تقسیم کرنا چاہتے ہوں، بذریعہ SMS بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

☆ بک سیلرز حضرات کے لئے خصوصی رعایت۔

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

1. قرآن پاک ایک الہامی کتاب ہے۔ پہلی الہامی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے حکمت و دانش سے لبریز ہے۔ قرآن پاک کے تعارف کیلئے قرآن پاک کی بے شمار آیات موجود ہیں مگر ہم صرف چند آیات پیش کر رہے ہیں جو ضمیمہ نمبر 1 میں شامل ہیں۔ مختلف مفسرین اور علمائے کرام نے اس کتاب مقدس کی حقانیت، فضیلت اور صفات کے بارے میں جو گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں وہ ضمیمہ نمبر 2 میں شامل ہیں۔
2. گزشتہ چودہ سو سال میں اس انمول و اہم اور مقدس کتاب کے تراجم و تفاسیر ہر زبان میں شائع ہو چکے ہیں اردو زبان میں بھی بے شمار کتابیں موجود ہیں لیکن اکثر یہ سب بہت ضخیم و مبسوط اور کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں جن کا مطالعہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ جو لوگ کسی وجہ سے ان کا مطالعہ نہیں کر سکتے ان کیلئے قرآن فہمی کو آسان بنانے کے لیے حال ہی میں ہم نے "خلاصۂ قرآن باعنوان" شائع کیا ہے جس کے لیے ہم نے ایک درجن سے زیادہ اہل علم اور علماء کرام کی تفسیروں اور کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ (تفصیلات ضمیمہ نمبر 3 میں دیکھئے)۔ پورے ملک میں اس کی بے حد پذیرائی ہوئی ہے معروف اہل قلم اور علماء کرام نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ اس کے علاوہ روزنامہ "جنگ"، روزنامہ "نوائے وقت"، روزنامہ "نوائے سنگتراش" ماہنامہ "حکایت" اور ماہنامہ "ڈالڈا کا دستر خوان" نے بھی اسے ایک بہت مفید کاوش قرار دیا ہے۔
3. قرآن فہمی کو مزید آسان بنانے اور ہر مذہب و ملت کے مصروف ترین افراد طلبا و طالبات اور گھریلو خواتین تک قرآن پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے ہم نے اب "مختصر ترین خلاصۂ قرآن" ترتیب دیا ہے۔ جس میں ہر پارے کا الگ الگ مختصر ترین خلاصہ ہے۔ اور ہماری ویب سائٹ پر موجود ہے۔ یہ فرقہ واریت سے ہر لحاظ سے پاک ہے۔ سورتوں اور آیتوں کے نمبر ساتھ ساتھ درج ہیں۔ کسی آیت کی مزید تشریح و تفسیر یا تاریخوں کے حوالہ جات کی تفصیل "خلاصۂ قرآن باعنوان" میں ملاحظہ کریں۔
4. اللہ تعالی سے نہایت عاجزی کے ساتھ دعا ہے کہ مجھ ناچیز و حقیر پُرتقصر بندے کی اس کوشش ناتمام کو قبولیت عطا فرمائے اور کہیں کوئی غیر دانستہ غلطی یا فروگذاشت ہو گئی ہو تو اسے معاف فرمائے۔ مرنے کے بعد میرے دامن میں اس خلاصۂ قرآن کے علاوہ کوئی نیکی کا کام نہیں شاید اس کے توسط سے میرے جیسے گناہگار کی بخشش کا کچھ انتظام ہو جائے۔

ہر کوئی اعمال نامہ حشر میں لائے گا ساتھ
لے کے قرآں کا خلاصہ میں بھی دونگا حاضری

5. ہم عنقریب اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کر رہے ہیں تا کہ انگریزی دان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔ آخر میں قارئین اور علماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ میرے لیے دعائے خیر کریں اور کوئی غلطی یا کوتاہی ہو گئی ہو تو مجھے آگاہ کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی کی جا سکے۔

عاجز

میجر (ر) ذوالفقار حسین شاہ
اسلام آباد ۔ 3 جون 2015ء
بمطابق 15 شعبان 1436ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ نمبر 1

قرآن پاک کا تعارف قرآن پاک کے الفاظ میں

(What the Holy Quran says about itself)

1. یہ کتاب الٰہی ہے اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ پرہیز گاروں کی رہنما ہے۔ (پارہ 1 البقرۃ 2)

2. اگر تم لوگ اس کلام کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہو تو اگر تم سچے ہو تو تم بھی ایک ایسی ہی سورۃ بنالاؤ۔ (پارہ 1 البقرۃ 23)

3. یہ کتاب حق لے کر آئی ہے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور یہ حق و باطل کا فرق دکھانے والی کسوٹی ہے۔ (پارہ 3 آل عمران 3-4)

4. لوگو! تمہارے پاس قرآن ایک دلیل روشن آگئی ہے ہم نے تمہاری طرف ایسی روشنی بھیجی ہے۔ جو تمہیں صاف صاف راستہ دکھانے والی ہے وہ راستہ جو اللہ کی طرف جاتا ہے"۔ (پارہ 6 نساء 174-175)

5. بڑی خیر و برکت والی کتاب ہے۔ (پارہ 7 انعام 92)

6. اس کتاب کی پیروی کرو۔ (پارہ 8 اعراف 3)

7. اس کی آیات حکمت و دانش سے لبریز ہیں۔ (پارہ 11 یونس 1)

8. یہ قرآن وہ چیز نہیں جسے اللہ کی وحی و تعلیم کے بغیر تصنیف کر لیا جائے یہ سابق کتابوں کی تصدیق اور الکتاب (احکامات) کی تفصیل ہے۔ اس کے اندر کوئی شک نہیں ہے۔ یہ کائنات کے پروردگار کی طرف سے ہے کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی نے اسے خود تصنیف کر لیا ہے۔ اگر تم اپنے الزام میں سچے ہو تو ایک سورۃ اس جیسی تصنیف کر لاؤ۔ (پارہ 11 یونس 37-38)

9. یہ برائیوں سے بچنے کیلئے نعمت خدا ہے۔ امراض قلب کیلئے نسخہ شفا ہے ایمان والوں کیلئے ہدایت و رہنما ہے ماننے والوں کیلئے رحمت الٰہی کا راستہ ہے دنیا کی سب چیزوں سے بہتر و بے مثال ہے۔ (پارہ 11 یونس 57-58)

10. یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کتاب (قرآن پاک) نبی نے خود گھڑ لی ہے۔ اچھا تو اس جیسی 10 سورتیں تم بنالاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ (پارہ12 ہود13)

11. بے شک ہم نے اسے نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (پارہ14 الحجر۔9)

12. ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ماننے والوں کیلئے ہدایت و بشارت ہے۔ (پارہ14 النحل89)

13. لوگ کہتے ہیں کہ تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو ان سے کہو اسے تو روح القدوس جبرائیل نے ٹھیک ٹھیک میرے رب کی طرف سے بتدریج نازل کیا۔ (پارہ14 النحل 101-102)

14. قرآن سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ (پارہ15 بنی اسرائیل9)

15. ہم نے قرآن میں جو کچھ نازل کیا ہے وہ مومنین کیلئے شفا اور رحمت ہے۔ (پارہ15 بنی اسرائیل82)

16. اگر انسان اور جن سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لا سکیں گے چاہے وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔ (پارہ15 بنی اسرائیل88)

17. اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا۔ (پارہ15 بنی اسرائیل105)

18. بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن پاک) نازل کیا تاکہ وہ دنیا والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ (پارہ18 فرقان1)

19. قرآن اللہ کی نازل کردہ چیز ہے جبرائیل امین حضور اقدس کے سینہ مبارک پر لے کر آئے۔ (پارہ19 الشعراء192)

20. اللہ نے یہ بہترین کلام اتارا ہے جسے کے مضامین میں ہم آہنگی بھی ہے اور تکرار بھی۔ (پارہ23 الزمر23)

21. قرآن ایمان والوں کیلئے تو ہدایت و شفا ہے مگر بے ایمانوں کیلئے کانوں کی ڈاٹ اور آنکھوں کی پٹی ہے۔ (پارہ24 حٰم السجدہ44)

22. ہمارے ہاں یہ بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز ہے۔ (پار25 زخرف4)

23. اسے ہم نے ایک خیر وبرکت والی رات (لیلۃ القدر) میں نازل کیا۔ (پارہ25الدخان3)

24. ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا ہے۔ تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ (پار27القمر17-22-32-40)

25. اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔ (پارہ28الحشر21)

26. یہ سارے جہانوں کیلئے ایک نصیحت ہے۔ (پارہ29القلم52)

27. یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ (پارہ29الحاقۃ43)

28. بلاشبہ یہ پرہیز گاروں کیلئے ایک نصیحت ہے۔ (پارہ29الحاقۃ48)

29. قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (تیز تیز نہ پڑھو۔ غور و فکر اور تدبر ضروری ہے۔) (پارہ29المزمل4)

30. اس میں سے جو کچھ آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ (پارہ29المزمل20)

31. اے نبی ہم نے ہی آپ پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے۔ (پارہ29الدھر23)

32. یہ قرآن مجید لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ (پارہ30البروج21-22)

33. ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا جو (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (پارہ30القدر1-3)

ضمیمہ نمبر2

مختلف مفسرین و علمائے کرام کے گلہائے عقیدت (قرآن پاک کے بارے میں)

1. جناب زمحشری صاحب اپنی بلند پایہ تفسیر "کشاف" میں لکھتے ہیں "قرآن پاک کی کتاب تو بس یہی ایک کتاب کامل ہے اور اس کے سامنے کتابیں جتنی بھی لائیں جائیں گی۔ سب ناقص ہی ہونگی"۔

2. جناب مولانا عبدالماجد دریابادی صاحب، اپنی مشہور زمانہ تفسیر قرآن، "تفسیر ماجدی" کے صفحہ 5 پر لکھتے ہیں کہ قرآن پاک محض زبانی یاداشتوں یا روایتوں کا مجموعہ نہیں بلکہ باضابطہ و مستند نوشتہ ایک کتابی شکل میں مرتب صحفیہ آسمانی ہے۔ توریت، انجیل، وید کسی کا بھی یہ دعویٰ نہیں کہ وہ لفظ بہ لفظ حرف بہ حرف نازل شدہ ہے۔

3. جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مفتی اعظم پاکستان اپنی شہرہ آفاق تفسیر "معارف القرآن" جلد اول کے صفحہ 59 پر لکھتے ہیں "قرآن کریم اس جہان میں وہ نعمت بے بہا ہے کہ سارا جہان آسمان و زمین اور ان میں پیدا ہونے والی مخلوقات اس کا بدل نہیں بن سکتی "

4. جناب پیر محمد کرم شاہ الازہری اپنی مشہور تفسیر "ضیاالقرآن" کے صفحہ 7 پر لکھتے ہیں "یہ صحیفہ (قرآن پاک) بیک وقت کتاب بھی ہے اور علم و معرفت کا آفتاب جہاں تاب بھی جس میں زندگی کی حرارت اور ہدایت کا نور دونوں یکجا ہیں"۔

5. جناب آیت اللہ العظمیٰ سید ابو القاسم الموسوی الخوئی صاحب اپنی مشہور تفسیر "البیان فی تفسیر القرآن" جلد اول (اردو ترجمہ مولانا شفا نجفی صاحب) میں لکھتے ہیں "قرآن پاک کی عظمت کے لئے اتنا کافی ہے کہ یہ خالق کائنات کا کلام ہے، خاتم الانبیا کا معجزہ ہے اس کی آیات انسانیت کی ہدایت اور سعادت کی ضمانت ہیں"

6. "تفسیر نمونہ" جلد اول کے صفحہ 28 پر جناب علامہ ناصر مکارم شیرازی صاحب لکھتے ہیں "قرآن مجید حق تعالیٰ کا کلام ہے اس کے لامتناہی علم کی تراوش ہے اور اس کا کلام اس کے علم کا رنگ اور اس کا علم اس کی ذات کا رنگ رکھتا ہے اور وہ سب لامتناہی ہی ہیں"۔

7. جناب علامہ شریف رضی صاحب اپنی بیش قیمت تفسیر "حقائق التاویل" کے صفحہ 102 پر رقم طراز ہیں "انسان جب تنہائی میں اس کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کرے تو فصاحت کے ایسے عجائب، انداز بلاغت کے حیرت ناک اسلوب و بے مثال الفاظ اور حکمتوں کے ایسے سر چشمے دیکھے گا جس پر گفتگو کرنے اور ان عجائبات کی تشریح کرنے سے انسانی ذہن عاجز ہی ہوگا"۔

8. جناب سید علی نقی النقوی صاحب اپنی تفسیر " فصل الکتاب " جلد اول کے صفحہ 6 پر تحریر کرتے ہیں " قرآن پاک کی اصلیت و حقانیت کے بارے میں مسلمانوں میں باوجود آپس کے سینکڑوں اختلافات کے، کوئی اختلاف نہیں بلکہ سب اسے متفقہ حیثیت سے کلام الہی سمجھتے ہیں "

9. جناب علامہ شیخ محسن علی نجفی " قرآن مجید (مع دو اردو ترجمے) کے مقدمہ میں لکھتے ہیں " قرآن حقائق کا ایک بحر بیکراں ہے۔ ہر طبقہ اور ہر نسل کو اس سے اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کرنا چاہیے۔ "

ضمیمہ نمبر3

کتاب۔ مختصر ترین خلاصۂ قرآن کے ماخذ

.1	معارف القرآن 5 جلدیں	مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مفتی اعظم پاکستان (1392ھ،اشاعت مکرر آرمی بک کلب1996ء/ 1416ھ)
.2	ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب اور تفسیر شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب	شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس، مدینہ منورہ۔(1989،1409ھ)
.3	القرآن الحکیم مع ترجمہ و تفسیر	مولانا عبد الماجد دریا آبادی صاحب (دسمبر 1944) دوبارہ شائع کردہ۔ تاج کمپنی لمیٹڈ (اگست 1952)
.4	تفہیم القرآن چھ جلدیں	مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب (1949) دوبارہ شائع کردہ۔ سروسز بک کلب 1986
.5	ضیاالقرآن پانچ جلدیں	پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب، سجادہ نشین۔ بھیرہ ضیاالقرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ۔لاہور(رمضان 1402ء)
.6	بلاغ القرآن	علامہ الشیخ محسن علی نجفی صاحب (2000ء) ناشر دارالقرآن الکریم۔ جامعۃ اہل بیت۔ اسلام آباد
.7	چودہ ستارے	مولانا سید نجم الحسن کراروی صاحب ادارہ نشر معارف اسلامی۔لاہور(شعبان 1393ھ۔1973ء)
.8	قرآن نمبر تین جلدیں	سیارہ ڈائجسٹ سیارہ ڈائجسٹ (1988 ,1984 ,1970)
.9	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ شبلی نعمانی صاحب (طبع 1339ھ 1918ء,) دوبارہ شائع کردہ۔ آرمی بک کلب 1979
.10	اطلس القرآن	ڈاکٹر شوقی ابو خلیل صاحب ناشر دارالسلام (رمضان 1424ھ، نومبر 2003ء)
.11	اردو ڈائجسٹ	جنوری 2012ء اور دسمبر 2012ء
.12	انوار القرآن۔ دو جلدیں	ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب (1996)۔ ناشر ملک سنز۔لاہور

.13	القرآن الحکیم	مولانا حافظ فرمان علی صاحب حاجی علی اکبر ایچ ابراہیم فیملی بینو ولنٹ ٹرسٹ۔ 63/2 سٹریٹ نمبر22، آف خیابان بادبان، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز5 کراچی۔
.14	خلاصۂ قرآن	حافظ ابتسام الٰہی ظہیر صاحب انٹرنیٹ پر موجود
.15	تعارف الکتاب (خلاصۂ قرآن)	ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

نوٹ:

ہم الصادق لائبریری وایجوکیشن سنٹر G-9/2 اسلام آباد کے بے حد ممنون ہیں جنہوں نے مندرجہ بالا کتابیں جب بھی ضرورت پڑیں ہمیں مہیا کیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا پارہ۔ الم

1. **تعارف:۔** پہلے پارے کا نام "الم" ہے اس میں 2 سورۃ ہیں پہلی الفاتحہ ہے اور دوسری البقرہ

2. **سورۃ الفاتحہ (سورۃ۔1)۔** فاتحہ افتتاح، دیباچہ یا آغاز کلام کا ہم معنی ہیں۔ تفسیر ماجدی صفحہ 2 پر لکھا ہے کہ یہ سورۃ گویا دیباچہ قرآن ہے گو مختصر مگر بلحاظ معنویت و جامعیت گویا دریا کوزے میں بند ہے۔ منکرین و مخالفین تک اس کے ایجاز کے اعجاز کے قائل ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (جلد 15 صفحہ 903 طبع یازدہم) میں ہے "حمد باری کی یہ زبردست مناجات۔۔۔ سلیس اتنی کہ مزید تشریح سے بے نیاز۔ اس پر بھی معنویت سے لبریز"۔

3. **سورہ الفاتحہ کے تین جزو:۔**

   (1) **اللہ کی حمد وثنا:۔** تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔ رحمان اور رحیم ہے اور روز جزا کا مالک ہے۔
   (2) **عبادت و مدد:۔** ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔
   (3) **دعا:۔** ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا، جو معتوب نہیں ہوئے جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں (اس سورۃ فاتحہ کی یہ جو دعا ہے اسکا جواب ہے پورا قرآن مجید)

4. **سورۃ البقرۃ (2)** (وہ سورۃ جس میں گائے کا ذکر آیا ہے اس کی پہلی آیت حروف مقطعات "الم" پر مشتمل ہے، پیر کرم شاہ الازہری "ضیا القرآن" کے صفحہ 29 پر لکھتے ہیں کہ یہ وہ راز ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے درمیان ہیں ان حروف کے حقیقی معنی اللہ ہی کے علم میں ہیں یہ قرآن پاک کی سب سے لمبی سورۃ ہے جو تیسرے پارے تک پھیلی ہوئی ہے پہلے پارے میں اس کی 141 آیات ہیں جس میں 3 قسم کے انسانوں، تخلیق آدمؑ، بنی اسرائیل اور حضرت ابراہیمؑ کی فضیلت کا تذکرہ ہے)۔

5. **تین قسم کے انسان:۔** سورۃ البقرۃ کے آغاز سے ہی تین قسم کے انسانوں کا ذکر کیا گیا ہے اولاً پرہیز گار ثانیاً کافر اور ثالثاً منافق۔

   (1) **پرہیز گار:۔** پرہیز گاروں کی چھ صفات بتائی گئی ہیں۔
      i. بھلائی کے طالب اور برائی سے بچنے والے ہوتے ہیں۔
      ii. غیب یعنی اللہ، فرشتوں وحی، جنت و دوزخ پر یقین رکھتے ہیں
      iii. نماز قائم کرتے ہیں۔
      iv. اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
      v. قرآن پاک اور الہامی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں اور
      vi. روز آخرت و اعمال کی جوابدہی پر یقین رکھتے ہیں۔ اور وہی فلاح پانے والے کامیاب لوگ ہیں۔ (آیات 5-2)

(2) کافر:۔ پرہیز گاروں کی مندرجہ بالا شرائط یا کسی ایک کو بھی جو قبول نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔(7-6)

(3) منافق:۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔(آیات 16-8)

6. قرآن کی دعوت۔ تمام قسم کے انسانوں کیلئے:۔ پھر اللہ تعالی نے تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے کہا کہ اے لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے اس رب کی جو تمہارا اور تم سے پہلے جو لوگ ہو گزرے ہیں ان سب کا خالق ہے تاکہ تم بچ سکو۔(آیات 25-21)۔

7. تخلیق آدمؑ :۔ پھر اس کے بعد اللہ نے حضرت آدمؑ کی تخلیق کا ذکر کیا ہے۔(آیات 39-30)۔اللہ نے آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا ساری چیزوں کے نام سکھائے۔فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدمؑ علیہ سلام کے سامنے جھک جائیں تمام فرشتے جھک گئے مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور اس طرح اللہ کے نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔حضرت آدمؑ اور انکی بیوی حضرت حواؑ نے شجر ممنوعہ کا پھل کھا لیا تو اللہ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑا اور اللہ نے انہیں زمین پر اتار دیا۔انہوں نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی۔اللہ نے انہیں معاف کر دیا انہیں نبوت سے سرفراز کیا تاکہ وہ اپنی نسل کو بھی سیدھا راستہ بتا سکیں اس طرح وہ اللہ کے خلیفہ کی حیثیت سے زمین پر رہنے لگے۔

8. بنی اسرائیل کو اللہ کی عطا کردہ نعمتیں:(آیات 61-40)۔(بنی اسرائیل کے معنی ہیں بندہ خدا۔یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب تھا یہ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ (2160 تا 1985 ق م) کے پوتے تھے انہی کی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں بعد میں یہودی بھی کہلانے لگے۔اللہ نے مندرجہ ذیل نعمتیں ان لوگوں کو دیں)۔

(1) بخشش فضلیت:۔ مسلک توحید و علم حق کی وجہ سے اُس دور کی تمام قوموں پر انہیں فضلیت دی گئی

(2) راہ حق:۔اللہ نے راہ حق اور روز جزا کے بارے میں بتایا۔

(3) آزمائش رب:۔جب فرعون انکے لڑکوں کو قتل کر دیتے تھے اللہ نے اس آزمائش سے انہیں نجات دلائی۔

(4) نعمت آزادی:۔اللہ نے فرعونیوں کو غرقاب کیا(1200ق م)اور انہیں آزادی دلائی۔

(5) بچھڑے کو معبود بنانے پر معافی:۔ حضرت موسیٰ (سال ولادت 1292ق م۔سال وفات 1172ق م)کی طور پر طلبی، پیچھے لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا مگر پھر بھی اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔

(6) بخشش علم:۔اللہ نے جناب موسیٰؑ کو کتاب، دین کا علم اور معجزات عطا کر کے ان کی طرف بھیجا تاکہ وہ سیدھا راستہ پا سکیں۔

(7) دوبارہ معافی:۔بنی اسرائیل نے بچھڑے کو معبود بنا لیا تھا جناب موسیٰ کے کہنے پر لوگوں نے توبہ کی اور اللہ نے توبہ قبول کر لی۔

(8) طور پر معجزہ:۔طور پر ایک زبردست صاعقے کی وجہ سے وہ سب بنی اسرائیل بے جان ہو کر گر گئے مگر اللہ نے انہیں دوبارہ زندگی دی۔

(9) ابر کا سایہ:۔بنی اسرائیل جزیرہ نمائے سینا میں دھوپ میں مارے مارے پھر رہے تھے اللہ نے ابر سے انکے بچاؤ کا انتظام کیا

(10) من و سلویٰ: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو من اور سلویٰ جیسی قدرتی غذائیں چالیس سال تک مہیا کیں

(11) بارہ چشموں کی بخشش:۔بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے لئے بارہ چشمے اللہ نے بخش دیئے

(12) مختلف کھانوں کی بخشش:۔بنی اسرائیل نے زمین کی پیداوار ساگ، ترکاری، کھیرا، ککڑی، گیہوں، لہسن، پیاز اور دال کی فرمائش کی تھی اور اللہ نے پوری کی۔

9. بنی اسرائیل کی ناشکریاں اور نافرمانیاں: ۔(آیات 118-61)

(1) آیات سے کفر کرنا:۔ بنی اسرائیل اللہ کی آیات سے کفر کرتے یعنی خلاف ورزی کرتے تھے
(2) پیغمبروں کو قتل کرنا:۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو وہ وقت یاد دلایا جب وہ اللہ کے رسولوں قتل کرتے تھے۔
(3) سبت کا قانون توڑنا:۔ سبت یعنی ہفتے کا دن صرف آرام اور عبادت کیلئے مخصوص تھا انہوں نے یہ قانون توڑ دیا اللہ نے انہیں بندر بنا دیا۔
(4) گائے ذبح کرنے کا واقعہ:۔ جناب موسیٰ نے انہیں گائے ذبح کرنے کیلئے کہا تو وہ ان سے حجت کرنے لگے۔
(5) مردہ زندہ کرنا:۔ جب ایک مقتول شخص کی لاش کو گائے کے گوشت سے ضرب لگانے سے وہ زندہ ہو گیا تاکہ بنی اسرائیل اللہ کی نشانیاں دیکھیں
(6) سخت دل لوگ:۔ اللہ کی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی ان میں اللہ کا خوف پیدا نہیں ہوا۔
(7) اپنے لکھے کو اللہ سے منسوب کرنا:۔ یہ اپنے ہاتھوں سے لکھ کر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے تاکہ فائدہ حاصل کرلیں۔
(8) عبادت و حسن سلوک کے بارے میں بدعہدی: تھوڑے آدمیوں کے سوا سب اس عہد سے پھر گئے اور ابھی تک پھرے ہوئے ہیں۔
(9) قتل، ظلم وزیادتی کے بارے میں بدعہدی:۔ اللہ نے ان چیزوں کے بارے میں پختہ عہد لیا تھا مگر وہ یہ سب کر رہے تھے۔
(10) پیغمبروں کو جھٹلانا:۔ ہم نے پے درپے بے شمار رسول تمہاری طرف بھیجے مگر تم نے سب کو جھٹلایا کسی کی سرکشی کی کسی کو قتل کیا۔
(11) جینے کے حریص:۔ اللہ نے کہا کہ یہ جینے کے حریص ہیں حالانکہ لمبی عمر انھیں عذاب سے تو دور نہیں پھینک سکتی۔
(12) رسولوں و فرشتوں کے دشمن:۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں اور فرشتوں کے دشمن ہیں اللہ ان کافروں کا دشمن ہے۔
(13) پیغمبر پر جادوگری کی تہمت:۔ تم میں سے کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ (926ق م) کی سلطنت جادو کا نتیجہ تھی حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی کفر نہیں کیا۔
(14) جادو بطور آزمائش:۔ بابل میں دو فرشتوں، ہاروت وماروت کو انسانی شکل میں بھیجا گیا تو وہ پہلے متنبہ کر دیا کرتے تھے کہ دیکھو ہم محض ایک آزمائش ہیں تم کفر میں مبتلا نہ ہونا۔

10. حضرت ابراہیمؑ کی فضلیت:۔(آیات 136-124)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ (2160 تا 1985ق م) کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم کو مختلف آزمائشوں، قربانیوں اور امتحانوں میں ہم نے آزمایا وہ ان سب میں پورا اترا اور کامیاب ہوا تو ہم نے اسے تمام انسانیت میں فضلیت دیکر پیشوا اور امام بنا دیا اس سلسلے میں اللہ نے مندرجہ ذیل باتوں کا بھی ذکر کیا۔

(1) **اولاد کی فضلیت:۔** اپنی اولاد کیلئے جناب ابراہیم کی خواہش کہ انہیں بھی دنیا کی پیشوائی اور فضلیت ملے تو اللہ نے جواب دیا کہ میرا وعدہ ظالموں سے متعلق نہیں ہے۔

(2) **کعبے کی مرکزیت:۔** اللہ تعالیٰ نے کعبے کو مرکزِ امن قراد دیا اور لوگوں کو حکم دیا اس گھر کو طواف واعتکاف۔ رکوع اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاکیزہ جگہ بنالو۔

(3) **جناب ابراہیمؑ واسمٰعیلؑ کی اپنے لئے مسلمان قوم کیلئے اور آخری رسول کے ظہور کیلئے دعا:** جب حضرت ابراہیمؑ وحضرت اسمٰعیلؑ اس گھر (بیت اللہ) کی دیواریں اٹھارہے تھے تو دعا کرتے جاتے تھے "اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا مسلم (مطیع فرمان) بنا۔خود انہیں کی قوم سے ایک ایسا رسول اٹھائیو جو انہیں تیری آیات سنائے۔ ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (یعنی حضرت محمد ﷺ) کا ظہور دراصل حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا جواب تھا۔)

(4) **راہ راست حضرت ابراہیمؑ کے طریقے میں ہے: ۔** اللہ فرماتا ہے کہ سب کو چھوڑ کر ابراہیمؑ کا طریقہ اختیار کرو۔

11. **اللہ کی بندگی کا رنگ اختیار کرو:۔** اس پارے کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کا رنگ اختیار کرو اللہ کا رنگ سب رنگوں سے بہتر اور اچھا ہے اور اللہ کا رنگ اختیار کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی بندگی، پرستش اور اطاعت بجالاؤ"اللہ کی بندگی" اختیار کرنا ہی قرآن پاک کی دعوت کا خلاصہ ہے اور یہ دعوت تمام بنی نوع انسان کیلئے ہے۔(آیت138)

دوسرا پارہ۔ سیقول

1. **تعارف۔** دوسرے پارے کا نام "سیقول" ہے اور پورا پارہ سورۃ البقرہ کی 111 آیات پر مشتمل ہے۔ جن میں معاشرتی زندگی کے بارے میں احکامات ہیں۔

2. **تبدیلی قبلہ۔** (آیت 142) تبدیلی قبلہ سے یہ مراد ہے کہ بنی اسرائیل کی امامت کا دور ختم ہو چکا ہے۔ بیت المقدس کی مرکزیت ختم ہوئی۔ امت محمد کو امامت کیلئے چن لیا گیا اور مرکزیت کعبہ کو حاصل ہے۔ یہ واقعہ شعبان 2 ہجری میں ہوا۔

3. **امتِ وسط۔** (آیت 143) پھر اللہ نے فرمایا کہ اے مسلمانوں! اس طرح تو ہم نے تمہیں ایک "امتِ وسط" بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔ (امت وسط سے مراد ایک ایسا اعلیٰ حق پرست گروہ ہے جو عدل و انصاف اور توسط کی روش پر قائم ہو اور حق و راستی پر چلے۔ تفہیم القرآن جلد اول صفحہ 119)

4. **یادِ خدا۔** (آیت 152) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر بجالاؤ اور ناشکری مت کرو۔

5. **صبر و نماز سے مدد۔** (آیت 153) اللہ نے فرمایا اے ایمان والو! مدد حاصل کرو۔ صبر اور نماز کے ذریعے سے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

6. **آزمائش۔** (آیات 156-157). ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے

7. **توحید کا ذکر** (آیات 163-164) زمین و آسمان، رات اور دن، کشتیوں، بارش اور ہر قسم کی جاندار مخلوق، ہواؤں کی گردش اور زمین و آسمان کے درمیان مسخر بادلوں میں عقل والوں کے لیے بے شمار نشانیاں ہیں۔

8. **محبت الٰہی۔** (آیت 165) جو لوگ صاحب ایمان ہوتے ہیں انکی شدید ترین محبت اللہ کے ساتھ ہوتی ہے۔

9. **معاشرتی زندگی کیلئے احکامات الٰہی۔** (آیات 168-245)

   (1) حلال کھاؤ۔ پاک چیزیں بے تکلف کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔
   (2) اندھی تقلید۔ باپ دادا کی اندھی تقلید نہ کرو۔
   (3) حرام چیزیں، مردار، خون، سور کا گوشت حرام ہے اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔
   (4) قانونِ دیت۔ (خون بہا)۔ مقتول کے وارث سے قاتل معروف طریقے کے مطابق خون بہا ادا کر کے تصفیہ کر لیں۔
   (5) روزے۔ تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں تو قع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گی۔
   (6) رمضان میں ازدواجی تعلقات۔ تمہارے لیے روزوں کے زمانے میں راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے
   (7) رشوت۔ حاکموں کو رشوت دیکر ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرو۔

(8) راہِ خدا میں لڑو۔ تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو۔

(9) راہ خدا میں خرچ کرو۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے پوری محبت اور قلبی لگاؤ سے کر کے احسان کا طریقہ اختیار کرو کیونکہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

(10) بھلائی پر خرچ۔ اپنے والدین پر، رشتے داروں پر، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور جو بھی بھلائی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہو گا۔

(11) راہ خدا میں کیا خرچ کریں۔ جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے راہ خدا میں خرچ کرو۔

(12) یتیموں سے سلوک۔ ایسا طرز عمل اختیار کرو کہ جس میں ان کے لیے بھلائی اور بہتری ہو۔

(13) حیض۔ اس میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک وہ پاک وصاف نہ ہو جائیں۔

(14) طلاق۔ طلاق کا اختیار مرد کے پاس دو دفعہ ہوتا ہے اگر وہ تیسری طلاق بھی دے تو پھر رجوع کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

(15) بچے کا دودھ۔ عورت اپنے بچے کو دو برس تک، دودھ پلائے، بچے کے باپ کو معروف طریقے سے انہیں کھانا، کپڑا وغیرہ دینا ہو گا۔

(16) عدت۔ بیوہ چار مہینے اور دس دن تک عدت پوری کرے۔

(17) قرض حسن۔ جو مال راہ خدا میں نیکی کے جذبے سے خرچ کیا جائے نہ کہ نفسانی غرض سے۔

(18) حج وعمرہ۔ اللہ کی رضا کیلئے بجالاؤ

(19) شراب وقمار۔ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے

(20) نماز۔ سب نمازیں قائم کرو اور نماز میں اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

10. جہاد میں اللہ پر بھروسہ نہ کہ اسباب پر:۔ (آیات 251-246)۔ (پارے کے آخر میں ایک واقعہ کا تذکرہ ہے) بنی سموئیل نے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا۔ تو لوگوں نے اعتراض کیا جناب سموئیل نے جواب دیا کہ اللہ نے اسے تمہارے لیے منتخب کیا ہے اسے دماغی وجسمانی دونوں قسم کی اہلیتیں فراوانی کیساتھ دی ہیں۔ چنانچہ جب طالوت بادشاہ بن گیا۔ (1020 تا 1004ق م) تو مسلمانوں کا ایک لشکر لے کر جہاد کے لیے روانہ ہوا مسلمان اللہ پر بھروسہ کر کے بے جگری سے لڑے۔ اللہ نے انہیں اپنی تائید سے فتح یاب کیا سب سے اہم بات یہ کہ طالوت کے لشکر میں ایک کم سن نوجوان حضرت داؤد علیہ السلام تھے۔ لڑائی کے میدان میں فلسطینیوں کا بہت بڑا نامی گرامی پہلوان جالوت مقابلے کے لیے طالوت کے لشکریوں کو للکار رہا تھا اور کسی کو اس کے مقابلے میں آنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ ایسے میں حضرت داؤد علیہ السلام مقابلے پر آئے اور آتے ہی اسے قتل کر دیا۔ اس بہادری کے کارنامے نے جناب داؤد علیہ السلام کو تمام اسرائیلی قوم کی آنکھ کا تارہ بنا دیا۔ طالوت نے اپنی بیٹی ان سے بیاہ دی اور آخر کار وہی اسرائیلی قوم کے فرمانروا اور بادشاہ بنے۔ اللہ نے انہیں حکمت، سلطنت اور علم عطا کیا۔ (1004 تا 965ق م) مسلمان جہاد میں ہتھیاروں اور مال و اسباب کی بجائے اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

تیسر اپارہ۔ تلک الرسل

1. تعارف۔ تیسرے پارے کا نام تلک الرسل ہے۔ اس میں سورۃ البقرۃ کی آخری 34 آیات ااور سورۃ آل عمران کی 91 آیات ہیں۔

2. مختلف رسولوں کا نزول۔ (آیت 253) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانوں کی ہدایت کیلئے ہم نے مختلف وقتوں میں مختلف رسول بھیجے۔
3. آیت الکرسی (زندہ جاوید ہستی کی کرسی)۔ (آیت 255) اللہ ایک زندہ جاوید ہستی ہے۔ اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے۔
4. سو سال مردہ رہنے والے کو دوبارہ زندگی ملنا۔ (آیت 259) (یہ سلسلہ اسرائیل کے مشہور پیغمبر حضرت عزیرؑ تھے۔ پوری توریت ان کو زبانی یاد تھی۔ ان کا زمانہ 450 ق م تھا)۔ ان کا گزر ایک ایسی اجڑی ہوئی بستی سے ہوا جس کی آبادی ہلاک ہو چکی تھی۔ انہوں نے کہا اللہ ان کو دوبارہ زندگی کیسے دے گا۔ اس پر اللہ نے ان کی روح قبض کر لی اور وہ سو برس تک مردہ پڑے رہے۔ پھر اللہ نے انہیں اور ان کے گدھے کو دوبارہ زندہ کیا۔ چنانچہ جب یہ حقیقت جناب عزیرؑ کے سامنے نمایاں ہو گئی تو کہا میں نے جان لیا کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

5. جناب ابراہیم کا یقین اور اطمینان قلب۔ (آیت 260)۔ جناب ابراہیم نے کہا میرے مالک! مجھے دکھا دے تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ مجھے اطمینان قلب درکار ہے"۔ فرمایا اچھا تو چار پرندے لے۔ ان کو اپنے سے مانوس کر لے۔ پھر ان کو ذبح کر کے ان کے ٹکڑے ایک ایک پہاڑ پر رکھ دے۔ پھر ان کو پکار وہ آپ کے پاس دوڑے چلے آئیں گے۔" جناب ابراہیم نے ایسا ہی کیا اور وہ پرندے اللہ کے حکم سے ان کی طرف پرواز کرکے آ گئے۔ اسی طرح جب انسان مردہ ہو جائیں گے۔ اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر اپنی قبروں سے نکل آئیں گے۔

6. راہ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت۔ آداب و مستحقین۔ (آیات 261-273)
   (1) فضیلت۔ راہ خدا میں خرچ کئے گئے مال کو اللہ تعالیٰ سات سو گنا کر کے پلٹائیں گے۔
   (2) آداب۔ دکھاوے اور احسان جتانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ بہتر حصہ راہ خدا میں خرچ کرو۔
   (3) مستحقین۔ مدد کے مستحق وہ تنگ دست لوگ ہیں جو اپنی ذاتی کسب معاش کے لیے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔

7. اللہ مالک ارض و سما ہے۔ (آیت 284)۔ اسے اختیار ہے جسے چاہے معاف کرے جسے چاہے سزا دے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

8. جامع دعا۔ (آیت 286)۔ "اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ نرمی کر۔ ہم سے درگزر فرما۔ تو ہمارا مولیٰ ہے۔ کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر"۔
9. نظام کائنات اللہ چلاتا ہے۔ سورۃ آل عمران (3) (آیات 1-2)۔ اللہ وہ زندہ جاوید ہستی ہے جو نظام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔

10. نزول قرآن۔ (آیات 4-3)۔ یہ کتاب یعنی قرآن نازل کیا گیا جو حق کے ساتھ آیا ہے۔ یہ کتاب پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔

11. اللہ تخلیقی قوت کا مالک ہے۔ (آیات 6-5) وہی تو ہے جو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں، جیسی چاہتا ہے بناتا ہے۔

12. قرآن کی دو طرح کی آیات۔ (آیت 7)۔ قرآن پاک میں دو طرح کی آیات ہیں۔ ایک "محکمات " جو کتاب کی اصل بنیاد ہیں۔ دوسری "متشابہات" جن کے مفہوم میں اشتباہ کی گنجائش ہے اور جن کی تاویل صرف اللہ جانتا ہے جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ اور کجی ہے وہ متشابہات کے پیچھے بھاگتے ہیں گمراہی پھیلانے کیلئے۔

13. اقرار عظمت الہٰی (ایک دعا)۔ (آیت 27-26) ۔ کہو خدایا۔ ملک کے مالک! تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ جسے چاہے عزت بخشے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے۔ بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔

14. اطاعت رسول۔ (32-31) اے نبی تم لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

15. فضیلت والے نبی۔ (آیت 33) اللہ نے جناب آدمؑ و نوحؑ و آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام دنیا والوں پر ترجیح دے کر اپنی رسالت کیلئے منتخب کیا تھا۔

16. حضرت ذکریا کا قصہ۔ (آیت 39-37)۔ جناب ذکریا جو بے اولاد و معمر تھے۔ بیوی بانجھ تھی مگر اللہ نے انکی دعا قبول کی بیٹا یحیٰؑ عطا کیا۔

17. بن باپ کے پیدائش۔ (آیت 49-45)۔ اللہ کے نزدیک جناب عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے۔ حضرت آدمؑ و حوا کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔

18. آیت مباہلہ 10ھ۔ (آیت 61)۔ آنحضرت محمد ﷺ نے مسیحان نجران کو مباہلہ کی دعوت دی کہ جو فریق ناحق پر ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو اور اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ، سیدنا حضرت علی، سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین کو ساتھ لے کر تشریف لائے۔ لیکن یہ نورانی صورتیں دیکھ کر عین وقت پر عیسائیوں نے مقابلے سے انکار کر دیا۔

19. اللہ کی بندگی سب نبیوں کا طریقہ۔ (آیات 84-83)۔ پارے کے آخری حصے میں اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ اے نبی کہو" کہ ہم ان تعلیمات کو مانتے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی۔ اور ان کو بھی جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اولاد یعقوب، موسیٰ، عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں"۔

چوتھاپارہ۔لن تنالوا

1. تعارف:۔چوتھے پارے کانام "لن تنالوا" ہے،اس کاآغاز سورۃ آل عمران سے ہوتا ہے۔اس کے بعد سورۃ النساء کی 23 آیات ہیں۔جن میں قانون وراثت کابیان ہے۔
2. کعبہ کی مرکزیت۔(آیت96) تمام جہاں والوں کے لیے اسے مرکز ہدایت بنایا گیا۔جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔وہ اس کاحج کرے۔
3. اللہ کی رسی۔(آیت102)۔تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔(اللہ کی رسی سے مراد قرآن پاک ہے)۔
4. کافرومومن۔قیامت کے دن۔ (آیات106-107) قیامت کے دن کافروں کامنہ کالاہوگا۔مومنوں کے چہرے روشن ہونگے۔
5. بہترین امت۔(آیت110) مسلمان بہترین امت ہیں۔جس کی ذمہ داری انسانوں کی ہدایت واصلاح ہے۔
6. سود کی ممانعت۔(آیت130)یہ بڑھتااور چڑھتاسود کھاناچھوڑدو۔امید ہے کہ تم فلاح پاؤگے۔
7. شہید مردہ نہیں۔ (آیت169-170) اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو مردہ نہ سمجھو درحقیقت وہ زندہ ہیں۔اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔
8. مومنوں کی صفات۔(آیت 191) اللہ نے مومنوں کی صفات کاذکر کیا کہ وہ اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال میں یاد خدا میں مصروف رہتے ہیں۔
9. مومنین کی دعا۔(آیات193-194) مومنین کی دعایہ ہے کہ "اے ہمارے آقا! جو قصور ہم سے سرزد ہوئے ہیں ان سے درگزر فرما"
10. جواب الہٰی۔ (آیت 195) اللہ کاجواب یوں ہے۔"میں کسی کاعمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں۔خواہ مرد ہو یاعورت۔بہترین جزااللہ ہی کے پاس ہے۔"
11. نافرمان و فرمانبردار لوگ۔(آیات196-198)۔نافرمان لوگ چند روزہ زندگی کے بعد جہنم میں جائیں گے فرمانبردار لوگ جنت میں جائیں گے۔
12. فلاح پانے والے۔(آیت200)۔اے اہل ایمان ۔صبر سے کام لو۔پامردی دکھاؤ۔خدمت حق کیلئے کمربستہ رہو۔اللہ سے ڈرتے رہو۔فلاح پاؤگے۔
13. عورتوں کے مہر۔ سورۃ النساء(4) (آیت 4)۔عورتوں کے مہر کے بارے میں حکم الہیٰ ہوا ہے کہ عورتوں کے مہر خوش دلی سے فرض جانتے ہوئے ادا کرو۔

14. قانون وراثت۔(آیت 7) وراثت مردوں ہی کا حصہ نہیں بلکہ عورتیں بھی اس کی حق دار ہیں۔ میراث بہر حال تقسیم ہونی چاہیے خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔

15. اصول تقسیم میراث۔(آیات 12-11)۔اس بارے میں اللہ کی ہدایات اس سورت کی آیت 11 اور 12 میں بڑی واضح ہیں۔

(1) بیٹے دوگنا۔ (آیت 11) اللہ نے فرمایا کہ والد کی جائیداد سے بیٹوں کا بیٹیوں کے مقابلے میں دوگنا حصہ ہے۔

(2) صرف لڑکیاں۔ (آیت 11) اگر دو سے زائد لڑکیاں وارث ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی حصہ دیا جائے۔ باقی 3/1 دوسرے وارثوں میں تقسیم ہو گا۔

(3) صرف ایک لڑکی یا ایک لڑکا۔ (آیت 11) اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔ صرف ایک لڑکا ہو تو کل مال کا وارث ہو گا۔

(4) صرف والدین موجود۔ (آیت 11) اگر میت صاحب اولاد نہ ہو صرف والدین وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے۔ باقی 3/2 باپ کو ملے گا۔

(5) والدین و اولاد دونوں موجود۔ (آیت 11)اگر میت صاحب اولاد ہو اور والدین بھی موجود ہوں تو والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے۔

(6) بہن بھائی بھی موجود۔ (آیت 11)اگر میت کے بہن بھائی بھی موجود ہوں تو ماں چھٹے حصے کی حقدار ہو گی مگر بہن بھائیوں کو حصہ نہیں پہنچتا اگر والدین زندہ ہوں

(7) بیوی کا ترکہ۔ (آیت 12) اگر اولاد نہ ہو تو بیوی کے ترکے میں سے میاں کو آدھا حصہ ملے گا۔ اولاد ہونے کی صورت میں ترکے کا ایک چوتھائی ملے گا۔

(8) میاں کا ترکہ۔ (آیت 12) اگر اولاد نہ ہو تو میاں کے ترکے میں سے بیوی کو چوتھائی حصہ ملے گا۔ اولاد کی صورت میں ترکے کا آٹھواں حصہ بیوی کو ملے گا۔

(9) نہ اولاد نہ والدین صرف ایک بھائی یا بہن زندہ۔ (آیت 12) اگر میت بے اولاد ہو۔ والدین بھی نہ ہوں ایک بھائی یا بہن ہو تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(10) نہ اولاد، نہ والدین، بھائی بہن زیادہ۔ (آیت 12) اگر اولاد اور والدین زندہ نہ ہوں اور بھائی بہن زیادہ ہوں تو ترکے کے ایک تہائی میں سب شامل ہونگے۔

(11) وصیت و قرض کی ادائیگی۔ (آیات 12-11) یہ مندرجہ بالا سب حصے اس وقت نکالے جائیں گے۔ جب میت کی وصیت پوری کی جائے۔ اور قرض ادا کیا جائے۔

16. وہ رشتے جنکے ساتھ نکاح حرام ہے۔(آیات 23-22)۔پارے کے آخر میں ان رشتوں کا ذکر ہے جنکے ساتھ نکاح حرام ہے۔ ان میں اپنی ماں، بیٹی، بہن، خالہ، پھوپھی، بھانجی، رضاعی والدہ، رضاعی بہن، ساس، بہو، سوتیلی بیٹی اور سوتیلی ماں کے رشتے شامل ہیں۔ دو بہنوں سے بیک وقت شادی اور شادی شدہ عورت سے نکاح بھی ناجائز و حرام ہے۔

پانچواں پارہ۔ والمحصنٰت

1. تعارف:۔ پانچواں پارہ " والمحصنٰت " کے نام سے موسوم ہے اور پورے کا پورا سورۃ "النساء" پر مشتمل ہے۔ اس میں معاشرتی زندگی کے بارے میں احکامات ہیں۔
2. ازدواجی، گھریلو و معاشرتی زندگی کے بارے میں احکامات۔ (آیات 24-135)

(1) نکاح۔ (آیت 24)۔ اللہ فرماتا ہے کہ اگر تم ازدواجی زندگی کا لطف اٹھانا چاہتے ہو تو باقاعدہ نکاح کرو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرتے پھرو۔

(2) بڑے و چھوٹے گناہ۔ (آیت 31) پھر اللہ نے فرمایا کہ اگر تم بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو تو تمہارے چھوٹے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(3) فضلِ الٰہی کی دعا۔ (آیت 32)۔ ہم نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو۔ ہاں اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو۔

(4) مرد عورتوں پر نگران ہیں۔ (آیت 34)۔ مرد عورتوں پر نگران ہیں۔ عورت کو مرد کی حفاظت اور خبر گیری کے تحت خاندانی زندگی میں رہنا چاہیے۔

(5) سرکش عورتیں۔ (آیت 34)۔ جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو۔ انہیں سمجھاؤ اور ان سے عارضی طور پر الگ ہو جاؤ۔ پھر مطیع ہو جائیں تو زیادتی نہ کرو۔

(6) بگاڑ۔ (آیت 35)۔ اگر میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو دونوں طرف سے ایک ایک ثالث مقرر کر کے صلح کر لیں۔

(7) حسن سلوک۔ (آیت 36)۔ اپنے والدین، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں، ہمسائیوں، ہمنشین ساتھیوں اور لونڈیوں سے (جو پہلے سے عربی معاشرے میں موجود تھیں) اچھا سلوک کرو۔

(8) کنجوس و دکھاوے والے۔ (آیت 38-37)۔ کنجوس اور دکھاوے والے لوگ اللہ کو ناپسند ہیں۔ ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

(9) نماز پاکیزہ حالت میں پڑھو۔ (آیت 43)۔ جنابت۔ رفع حاجت اور مباشرت کے بعد نماز کے قریب نہ جاؤ۔ جب تک پاک نہ ہو جاؤ۔

(10) حسد۔ (آیت 54)۔ اللہ نے فرمایا کہ حسد کرنے والے لوگ در حقیقت اللہ کے فضل و کرم اور عطا سے حسد کرتے ہیں۔

(11) امانتیں۔ (آیت 58)۔ امانتیں یعنی ذمہ داری کے منصب ان کے اہل اور حق داروں کے سپرد کرنا چاہیے۔

(12) سلام کے آداب۔ (آیت 86) جب کوئی سلام کرے تو اس سے بہتر طریقہ کے ساتھ جواب دو۔ یا کم از کم اسی طرح۔ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

(13) خیانت کار۔ (آیات 108-107)۔ خیانت کار لوگ اللہ کو پسند نہیں۔ یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں۔ مگر خدا سے نہیں چھپا سکتے۔

(14) میاں بیوی میں صلح۔ (آیت 128)۔ جب کسی عورت کو شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو دونوں کچھ حقوق کی کمی بیشی پر آپس میں صلح کر لیں۔

(15) بیویوں میں عدل۔ (آیت 129)۔ بیویوں میں مکمل عدل تمہارے بس میں نہیں تم چاہو بھی تو نہیں کر سکتے۔ لہذا ایک بیوی کی طرف ہی نہ جھک جاؤ۔

(16) حق و انصاف کرو۔ (آیت 135)۔ عدل و انصاف و گواہی دینے میں حق پر چلنا چاہیے۔ خواہ اس کی زد میں اپنی ذات، والدین و قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ آ جائیں

3. قیامت کے دن رسولوں کی گواہی۔ (آیت 41) قیامت کے دن جب انسانوں کا محاسبہ ہو گا۔ تو تمام امتوں میں سے ان کے رسولوں کو گواہی کیلئے کھڑا کیا جائے گا

4. شرک۔ (آیت 48)۔ اللہ نے شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا اور کہا وہ ہر گناہ کو معاف کر سکتا ہے مگر وہ شرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

5. اطاعت رسول۔ (آیت 80)۔ اطاعت رسول کی اہمیت کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ اطاعت رسول دراصل اطاعت الٰہی ہے۔

6. جہاد۔ (آیت 94-76)۔ جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔

7. ہجرت۔ (آیات 99-97)۔ اگر ایک جگہ خدا کے شرعی قوانین پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو وہاں سے ہجرت کر جاؤ اگر وہ وہاں سے ہجرت نہیں کرتے تو اللہ کے سامنے وہ جواب دہ ہونگے لیکن بچے، بے بس، معذور یا بوڑھے ہیں جو ہجرت سے معذور ہیں، اللہ ان کا مواخذہ نہیں کرے گا۔

8. نماز جہاد میں۔ (آیت 102)۔ نماز جہاد میں بھی معاف نہیں ہے تاہم جنگ اور خوف کی حالت میں ایک گروہ نماز پڑھے اور ایک گروہ اسلحہ لیکر حفاظت کرے تاکہ دشمن اچانک حملہ کر کے نقصان نہ پہنچائے۔

9. مخالفتِ رسول۔ (آیت 115)۔ جو کوئی واضح ہدایت کے باوجود رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

10. منافقین۔ (آیات 145-141)۔ منافقین نماز میں نہایت سستی۔ عدم دلچسپی اور لاپرواہی دکھاتے ہیں۔ ان کو جہنم کے سب سے گہرے گڑھے میں پھینکا جائے گا۔

11. ایمان و شکر کی روش۔ (آیات 147-146)۔ پارہ کے آخر میں اللہ نے فرمایا، ایمان و شکر کی روش پر چلو۔ اللہ بڑا قدردان ہے۔

چھٹا پارہ۔ لایحب اللہ

1. تعارف:۔ چھٹے پارے کا نام "لایحب اللہ" ہے اس کا آغاز "سورۃ النساء" سے ہوتا ہے اس کے بعد "سورۃ المائدہ" کی 82 آیتیں شامل ہیں جن میں احکامات برائے شریعت امت مسلمہ ہیں۔
2. عیب و ظلم کا اظہار۔ (آیات 149-148)۔ اللہ کو یہ پسند نہیں کہ کسی کے عیب کی تشہیر کی جائے یا کسی کی بدگوئی کی جائے۔ البتہ مظلوم کو ظلم کے اظہار کا پورا حق حاصل ہے۔
3. تمام رسولوں کو ماننا۔ (آیات 150-152) جو تمام رسولوں کو دل سے مانتے ہیں ان کے لیے اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔ اور وہی رحم فرمانے والا ہے۔
4. تمام رسولوں پر وحی بھیجی گئی۔ (آیات 164-163) پھر اللہ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح پہلے رسولوں پر۔
5. عقیدہ تثلیث کو رد کیا۔ (آیت 171) اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو۔ اور یہ نہ کہو کہ مریم، عیسیٰ اور اللہ تینوں اللہ ہیں۔ باز آ جاؤ۔ اللہ بس ایک ہی خدا ہے
6. قرآن دلیل روشن ہے۔ (آیات 175-174) لوگو! تمہارے پاس قرآن ایک دلیل روشن آ گئی ہے۔ جو صاف راستہ دکھانے والی ہے۔ وہ راستہ جو اللہ کی طرف جاتا ہے۔
7. احکامات برائے شریعت امت مسلمہ۔ (آیات 1-12) سورۃ مائدۃ (سورۃ 5) اس میں اہل ایمان کیلئے مندرجہ ذیل احکامات نازل ہوئے ہیں۔

(1) حلال۔ (آیت 1) اللہ نے فرمایا کہ اے اہل ایمان ! تمہارے لیے مویشی قسم کے تمام چرندے جانور حلال کر دیئے گئے ہیں۔

(2) احرام۔ (آیت 1) احرام میں (زیارت کعبہ میں پہنے جانے والا لباس) شکار کرنا یا کسی جانور کو ہلاک کرنا ممنوع ہے۔

(3) شعائر اللہ۔ (آیت 2) قربانی کے جانوروں یا نذر خداوندی میں مخصوص شدہ جانوروں پر دست درازی نہ کرو۔

(4) باہمی تعاون۔ (آیت 2) نیکی اور خدا ترسی کے کاموں میں سب سے تعاون کرو۔ گناہ اور زیادتی کے کاموں میں کسی سے تعاون نہ کرو۔

(5) حرام۔ (آیت 3) تم پر حرام کیا گیا مردار۔ خون۔ سور کا گوشت۔ وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

(6) دین مکمل۔ (آیت 3) پھر اللہ نے فرمایا کہ آج میں نے تمہارے دین "اسلام" کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تمہارے لیے تمام کر دی ہے

(7) شکار۔ (آیت 4) سدھائے ہوئے درندوں کا شکار بھی تم پر حلال ہے اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو۔

(8) مستورات اہل کتاب۔ (آیت 5) اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں بھی تمہارے لیے حلال ہیں بشرطیکہ تم مہر ادا کر کے ان سے نکاح کرو۔

(9) وضو کرنا۔ (آیت 6) جب نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔

(10) نعمت۔ (آیت 7)۔ اللہ نے زندگی کی شاہراہ مستقیم کی نعمت تمہارے لیے روشن کی ہے اور دنیا کی رہنمائی کے منصب پر تمہیں سرفراز کیا ہے۔ اس کا خیال رکھو۔

(11) خوف خدا۔ (آیت 7) اللہ سے ڈرو۔ اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔

(12) گواہی۔ (آیت 8) اللہ کی خاطر سچی اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔

(13) عدل۔ (آیت 8) عدل کرو یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔

(14) نیک عمل۔ (آیت 9) نیک عمل کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

(15) سواء السبیل گم کرنا۔ (آیت 12) "سواء السّبیل" سے مراد صراط مستقیم ہے۔ جو اس پر چلا کامیاب و بامراد ہوا جس نے گم کر دی کافر بن گیا اور جہنم میں جائے گا

(16) فساد کی سزا۔ (آیت 33) اللہ اور رسول سے لڑنے والوں اور زمین میں فساد برپا کرنے والوں کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹوا دیئے جائیں یا جلا وطن کئے جائیں۔

(17) چوری کی سزا۔ (آیت 38)۔ چور خواہ عورت ہو یا مرد دونوں کے ہاتھ کاٹ دو (یعنی چوری کرنے کی قدرت سلب کر لو)۔

8. اللہ کا کوئی چہیتا نہیں۔ (آیت 18) یہود اور انصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔ اللہ کہتا ہے پھر وہ تمہارے گناہوں پر تمہیں سزا کیوں دیتا ہے؟

9. عہد موسیٰ میں نافرمانی۔ (آیات 20-26)۔ پھر اللہ نے فرمایا کہ وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ نے بنی اسرائیل کو راہ خدا میں جہاد کرنے کے لیے ارض فلسطین میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ تو وہ انکار کر گئے۔ ان کی نافرمانی پر اللہ نے اس قوم کو چالیس سال تک بغیر کسی منزل کے چھوڑ دیا۔ اور یہ زمین میں مارے مارے پھرتے رہے۔

10. ایک قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ (آیات 27-32) اس کے بعد اللہ نے حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا ذکر کیا جس میں ایک بیٹے ہابیل کی قربانی اللہ نے قبول کر لی اور دوسرے کی قبول نہ کی۔ اس پر اس نے اپنے بھائی سے حسد شروع کیا اور آخر اسے قتل کر دیا۔ بہر طور اللہ نے یہ واقعہ بیان کر کے انسان کے قتل کی شدید مذمت کی اور فرمایا کہ جو ایک انسان کا ناحق قتل کرتا ہے پوری انسانیت کا قتل کرتا ہے اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔

11. دین میں اجارہ داری نہیں۔ (آیت 69) اس کے بعد اللہ فرماتا ہے کہ دین میں کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ مسلمان ہوں یا یہودی۔ صابی ہوں یا عیسائی۔ جو بھی اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے گا۔ اور نیک عمل کرے گا بے شک اس کے لیے نہ کسی خوف کا مقام ہے نہ رنج کا۔

12. جناب داؤد علیہ السلام و جناب عیسیٰ علیہ السلام کی کافروں پر لعنت۔ (آیات 78-79)۔ اس پارے کے آخر میں اللہ نے کہا کہ ان دو نبیوں نے بنی اسرائیل کے کافروں پر لعنت کی کیونکہ وہ برائی کے کاموں سے روکنے کی بجائے خود سرکش ہو گئے تھے۔ اور خود زیادتیاں اور برائیاں کر رہے تھے۔ اور یہ ان کا انتہائی برا عمل تھا۔

ساتواں پارہ۔ واذا سمعوا

1. **تعارف:۔** ساتویں پارے کا نام "واذا سمعوا" ہے اس میں "سورۃ المائدہ" ہے اس کے بعد "سورۃ انعام" کی 110 آیات ہیں۔

2. **ایمان شناس عیسائی۔** (آیت 83) پارے کی ابتدا ہی میں ایمان شناس عیسائیوں کے ایک گروہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ کلام اللہ کی تلاوت سن کر حق شناسی کے اثر سے انکی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ (یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حبشہ کے عیسائی بادشاہ نجاشی (متوفی 9 ہجری) اور اس کے درباریوں کے سامنے حضرت جعفر طیار نے سورۃ مریم کی تلاوت کی۔ اس پر نجاشی اور اہل دربار رو پڑے۔)

3. **حلال و حرام۔** (آیات 88-87) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اہل ایمان کو پاک چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہیں کرنا چاہیے۔

4. **قسم توڑنے کا کفارہ۔** (آیت 89) جان بوجھ کر کھائی گئی قسموں پر سخت مواخذہ ہوگا۔ ایسی قسمیں توڑنے کا کفارہ یہ ہے تین دن کے روزے رکھے جائیں۔

5. **شیطانی کام۔** (آیات 92-90) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے شراب۔ جوئے۔ آستانے اور پانسے کو بدترین شیطانی کام قرار دیا۔

6. **وصیت۔** (آیات 107-106) اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ جب کسی کی موت کا وقت آجائے اور وہ وصیت کر رہا ہو تو تم میں سے دو صاحب عدل آدمی گواہ بنائے۔

7. **جناب مسیح کا واقعہ۔** (آیات 120-110 (سورہ مائدہ کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو عطا کردہ نعمتوں۔ جناب مسیح کے معجزات۔ ان کی تبلیغ۔ ان کے حواریوں کی کھانے کے خوان کی درخواست اور قیامت کے روز جناب مسیح سے باز پرس کا تذکرہ ہے)۔

   (1) **نعمتیں-** (آیت 110) اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! یاد کرو۔ میری ان نعمتوں کو جو میں نے تجھے اور تیری ماں کو عطا کی تھیں۔

   (2) **معجزات۔** (آیت 110) ۔ حضرت عیسیٰ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو حکم خداوندی سے اچھا کر دیتے تھے۔

   (3) **تبلیغ۔** (آیات 111-110) ۔ "اے مسیح تو جب بنی اسرائیل کے پاس تبلیغ اسلام کے لیے واضح اور صریح نشانیاں لے کر پہنچا تو میں نے ہی تجھے ان سے بچایا۔

   (4) **کھانے کا خوان۔** (آیات 115-112) جناب عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی۔ "ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل کر جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلے پچھلوں کے لیے خوشی کا موقع قرار پائے۔ اللہ نے جواب دیا۔ میں اس کو تم پر نازل کرنے والا ہوں۔ مگر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کریگا۔ اسے میں ایسی سزا دوں گا جو دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو"۔

(5) بازپرس۔ (آیات 116-120) پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ پوچھے گا کہ "اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو خدا بنالو"۔ تو وہ جواب میں عرض کرے گا۔ "سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا۔"

8. خالق کائنات۔ "سورۃ انعام (سورۃ6)"۔(آیت 1)سب تعریف خالق کائنات کیلئے ہے۔ جس نے زمین و آسمان، روشنی و تاریکیاں پیدا کیں۔

9. ملکیت الٰہی۔ (آیات 12-14)۔ آسمانوں اور زمین میں سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ وہ خالق ہے۔ جو روزی دیتا ہے روزی لیتا نہیں۔

10. رسولوں کو جھٹلانا۔ (آیات 33-36) اے محمد ! پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جاچکے ہیں۔ مگر اس تکذیب اور ان اذیتوں پر انہوں نے صبر کیا۔ یہاں تک کہ اللہ کی مدد آن پہنچی۔

11. مصیبت میں اللہ کو پکارنا۔(آیات 40-41) ۔ اگر کبھی تم پر اللہ کی طرف سے کوئی بڑی مصیبت آجاتی ہے یا آخری گھڑی آپہنچتی ہے اس وقت تم اللہ ہی کو پکارتے ہو۔

12. اللہ کی حاکمیت۔ (آیات 46-49)اگر اللہ تمہاری بینائی و سماعت تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا اور کونسا خدا ہے جو یہ قوتیں تمہیں واپس دلا سکتا ہو۔

13. وحی کی پیروی۔ (آیت 50) میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں ہیں۔ نہ غیب کا علم ہے۔ نہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔

14. خوشنودی رب کے طالب۔(آیات 51-52) اے محمد ﷺ! جو لوگ اپنے رب کی خوشنودی چاہتے ہیں انہیں اپنے سے دور نہ پھینکو۔ خواہ ان کا مقام کتنا ہی ادنیٰ یا خستہ حال ہو۔

15. اللہ کے علم کی وسعت۔ (آیات 59-65) اللہ کے پاس غیب کے خزانوں کی کنجیاں ہیں خشکی اور سمندر کی ہر چیز سے واقف ہے۔ وہ اپنے بندوں پر پوری قدرت رکھتا ہے

16. جناب ابراہیم کا واقعہ۔(آیات 74-79) پھر اس کے بعد اللہ نے جناب ابراہیم کے واقعہ کا ذکر کیا(جناب ابراہیم کا دور2100 قبل مسیح کا ہے)۔ آپ نے اعلان کیا کہ "اے برادران قوم! میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اور میں ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

17. ہدایت یافتہ لوگ۔(18نبیوں کا ذکر)۔(آیات 84-90) پھر اللہ نے اپنے نیک اور ہدایت یافتہ بندوں کا ذکر کیا اور کہا" پھر ہم نے ابراہیم ،اسحاق، یعقوب، لوط، داؤد۔ سلیمان۔ ایوب۔ یوسف۔ موسیٰ، ہارون، ذکریا، یحییٰ، الیاس، عیسیٰ، اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط کو راستہ دکھایا اے محمد ! ان ہدایت یافتہ لوگوں کے راستے پر تم چلو۔"

18. اللہ کی نعمتیں۔ (آیات 95-103)دن و رات، زمین و آسمان، شمس و قمر، نباتات، پھل و اناج اور ہر چیز کا خالق اللہ ہے۔ اسی کی بندگی کرو۔ وہ ہر چیز کا کفیل ہے نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں مگر وہ نگاہوں کو پالیتا ہے۔

19. جھوٹے معبودوں کو گالیاں نہ دو۔(آیت 108) پارے کے آخر میں اللہ فرماتا ہے، اے ایمان والو۔ یہ لوگ اللہ کے سوا جن معبودوں کو پکارتے ہیں ان جھوٹے معبودوں کو گالیاں نہ دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بنا پر تمہارے سچے اللہ کو گالیاں دینے لگیں۔

آٹھواں پارہ۔ولوانتا

1. تعارف:۔ آٹھویں پارے کو "ولوانا" کہتے ہیں۔اس پارے کے ساتویں رکوع تک "سورۃالانعام ہے۔اور بقیہ پارے میں "سورۃالاعراف" ہے۔
2. حلال جانور۔ (آیات 121-118) پھر اللہ نے فرمایا کہ جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کا گوشت کھاؤ جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اس کا گوشت نہ کھاؤ۔
3. رسالت منجانب اللہ۔(آیت 124) اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ نبوت ورسالت اللہ کے حکم سے ملتی ہے۔اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس کو اس کا نبی یا رسول ہونا چاہیے۔
4. خدائی ہدایت۔ (آیت 125) پھر اللہ فرماتا ہے کہ جس کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔
5. قتل اولاد۔ (آیت 140) اللہ فرماتا ہے کہ یقیناً خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جو اپنی اولاد کو جہالت اور بیوقوفی کی وجہ سے قتل کرتے ہیں۔
6. حرام جانور۔(آیت 145) اللہ تعالی نے چار قسموں کے جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا ہے اولاً مردار ثانیاً بہتا ہوا خون۔ثالثاً سور کا گوشت اور رابعاً غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ۔
7. دس احکامات الٰہی (آیات 153-151)۔اس پارے میں اللہ نے مندرجہ ذیل دس احکامات کا ذکر کیا ہے۔تورات میں بھی یہ نازل ہوئے ہیں۔
   (1) شرک۔ (آیت 151) یہ کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔
   (2) والدین۔ (آیت 151) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔
   (3) قتل اولاد۔ (آیت 151) مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔
   (4) فحاشی۔ (آیت 151) بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی۔
   (5) قتل ناحق۔ (آیت 151) اور کسی کو ناحق قتل نہ کرو۔
   (6) مال یتیم۔ (آیت 152) یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو۔
   (7) ناپ تول۔ (آیت 152) ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔
   (8) عدل۔ (آیت 152) جب بات کہو انصاف وعدل سے کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار کا ہی کیوں نہ ہوں۔
   (9) وعدے- (آیت 152) اللہ سے اور اللہ کے بندوں سے جو وعدے کئے۔انہیں پورا کرو۔
   (10) تقویٰ۔ (آیت 153)۔ تقویٰ اختیار کرو۔یہ میرا سیدھا راستہ ہے۔لہذا تم اسی پر چلو
8. تفرقہ بازی۔(آیات 160-159) ۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی سخت مذمت کی جو دین میں تفرقہ بازی پیدا کرتے ہیں اور گروہوں میں بٹ جاتے ہیں۔

9. عمل کی ذمہ داری۔(آیت 164) ۔ہر شخص اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا، دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔

10. قرآن کی پیروی۔ " سورۃ اعراف "(سورۃ7) ۔(آیت 3) اللہ تعالی فرماتا ہے" کہ اے محمد ! اس کتاب (قرآن) کی پیروی کرو۔

11. قصہ آدمؑ و ابلیس۔(آیات 11-15) جناب آدمؑ کی تخلیق کی گئی۔ پھر فرشتوں کو آدمؑ کو سجدہ کرنے کے لیے کہا گیا۔ سب نے عمل کیا۔ سوائے ابلیس کے، اللہ ابلیس سے ناراض ہوا۔ مگر ابلیس نے اللہ سے مہلت مانگی کہ اسے یوم قیامت تک زندہ رہنے کی اجازت دی جائے۔

(1) گمراہی۔ (16-17) اللہ نے ابلیس کو مہلت دے دی تو اس نے کہا کہ میں بنی نوع انسان کو گمراہی میں مبتلا کر دوں گا۔
(2) جواب الٰہی۔ (آیات 18-19) اللہ نے ابلیس کو کہا" نکل جا۔ یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا جو تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت انکو جہنم سے بھر دوں گا۔
(3) شیطان کا بہکانا۔ (آیات 20-21) پھر شیطان نے جناب آدمؑ و حواؑ کو بہکایا۔
(4) شیطان کا دھوکہ۔ (آیت 22) آخر ان دونوں نے جب اس درخت کا مزہ چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے۔
(5) حضرت آدمؑ و حوا کی دعا۔ (آیت 22-23) اس پر دونوں بول اٹھے۔"اے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اب اگر تم نے ہم سے درگزر نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے"۔
(6) معافی- (آیات 24-25)۔ اللہ نے دونوں کو معاف کر دیا۔ اور زمین پر اتار دیا اور کہا کہ " وہیں تم کو جینا اور مرنا ہے اور اسی زمین میں سے تم کو آخر نکالا جائے گا"

12. لباس۔(آیت 26)"اے اولاد آدمؑ ! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کی پردہ پوشی کی جائے۔ اور بہترین لباس، تقویٰ کا لباس ہے۔"

13. چار حرام چیزیں۔ (آیت 33) اولاَ بے شرمی کی باتیں۔ ثانیاَ حق کے خلاف زیادتی۔ ثالثاَ شرک، رابعاَ اللہ سے ایسی بات منسوب کرنا جو حقیقت میں اللہ نے نہیں کہی ہو۔

14. 5 بداعمال قومیں۔(آیات 59-87) اس پارے کے آخر میں اللہ نے ان 5 قوموں کا ذکر کیا جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے تباہ ہوئیں۔ انکا تفصیلی ذکر پارہ12 میں ہے۔

(1) قوم نوح۔ (آیات 59-64)جناب نوح تقریباً نو سو سال تک تبلیغ کرتے رہے مگر قوم نے انہیں جھٹلایا اور آخر اللہ نے ایک زبردست طوفان میں کافروں کو غرق کر دیا۔

(2) قوم عاد۔ (آیات 72-65) ان کی طرف تبلیغ کے لیے حضرت ہود کو بھیجا گیا۔ مگر انہوں نے اسے جھٹلایا۔ پھر اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوا۔

(3) قوم ثمود۔ (79-73) ان کی طرف حضرت صالح کو بھیجا گیا انہوں نے بھی اپنے نبی کو جھٹلایا اور آخر ایک دل ہلا دینے والی کڑک دار آفت نے انہیں تباہ کر دیا۔ جناب صالح اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے نکل گئے۔

(4) قوم لوط۔ (آیات 84-80) قوم لوط کے لوگ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے تھے۔ حضرت لوط نے انہیں اس فحش کام سے روکا۔ مگر وہ باز نہ آئے۔ آخر اللہ نے ان پر پتھروں کی بارش کر کے ان کی بستیاں الٹ دیں۔

(5) اہل مدین۔ (آیات 87-85) مدین والوں کی طرف اللہ نے حضرت شعیب کو بھیجا۔ مگر قوم نے انہیں جھٹلایا۔ آخر ایک دل ہلا دینے والی آفت نے انہیں تباہ کر دیا۔ حضرت شعیب اپنے ساتھیوں سمیت ان بستیوں سے نکل گئے۔

نواں پارہ۔ قال الملا

1. تعارف:۔ نواں پارہ" قال الملا" کے نام سے موسوم ہے۔اس میں "سورۃ الاعراف" کی 119 آیات ہیں جن میں جناب موسیٰ اور اسرائیل کے بارے میں تفصیلات ہیں آخری رکوع میں "سورۃ الانفال" کی 40 آیات ہیں۔
2. جناب موسیٰ و قوم فرعون(1292 قبل از مسیح)۔ (آیت 103) اللہ نے فرمایا کہ فرعون اور اس کی قوم کے پاس ہم نے موسیٰ کو بھیجا۔ مگر انہوں نے ہماری نشانیوں کو نہ مانا۔

(1) دعوت توحید۔ (آیات 104-108) حضرت موسیٰ جب فرعون کے دربار میں آئے تو دو چیزوں کی دعوت لیکر آئے ایک یہ کہ وہ اللہ کی بندگی (اسلام) قبول کرے اور دوسرے بنی اسرائیل کو اپنے پنجہ ظلم سے رہا کر دے۔ جناب موسیٰ نے اللہ کے حکم سے اپنی نشانیاں ظاہر کیں۔

(2) جناب موسیٰ و جادوگروں کا مقابلہ۔ (آیات 17-109) پہلے فرعون کے جادوگروں نے اپنی رسیاں پھینکیں جو سانپ بن گئیں۔ جناب موسیٰ نے عصا پھینکا تو وہ اژدھا بن کر ساری رسیوں کو نگل گیا۔

(3) حق کی فتح۔ (آیات 118-126) اس طرح حق کی فتح ہو گئی۔ سب جادوگر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے۔

(4) قوم فرعون پر مختلف عذاب۔ (آیات 130-136) اللہ نے فرمایا کہ ہم نے فرعون کی قوم پر مختلف عذاب نازل کئے۔ آخر انہیں سمندر میں غرق کر دیا۔

(5) بنی اسرائیل کی آزادی۔ (آیات 138-140) بنی اسرائیل کو ہم نے سمندر سے گزار دیا۔ فرعون کی غلامی سے آزادی دی۔

(6) اللہ سے ہمکلامی۔ (آیات 142-143) جناب موسیٰ نے کوہ سینا پر چالیس دن تک عبادت کی۔ اور اس عرصے میں اللہ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کیا۔

(7) دیدار الٰہی کا تقاضا۔ (آیت 143) حضرت موسیٰ نے اللہ سے التجا کی "مجھے یارائے نظر دے کہ میں تجھے دیکھ سکوں"۔ فرمایا "تو مجھے نہیں دیکھ سکتا"۔

(8) ہدایات الٰہی۔ (آیات 144-147) پھر اللہ نے فرمایا "اے موسیٰ ! جو کچھ میں تجھے دوں۔(یعنی توریت) اسے لے اور شکر بجالا" اور واضح ہدایات تختیوں پر لکھ کر موسیٰ کو دیں۔

(9) بچھڑے کی پوجا۔ (آیت 148) جناب موسیٰ کے طور پر جانے کے بعد لوگوں نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔

(10) موسیٰ کا غصہ و رنج- (آیت 150) پھر جب جناب موسیٰ واپس آئے تو غصے اور رنج کے ساتھ تختیاں پھنیک دیں اپنے بھائی ہارون کے سر کے بال پکڑ کر اسے کھینچا۔

(11) جناب ہارون کی وضاحت۔ (آیت 150) جناب ہارون نے کہا "ان لوگوں نے مجھے دبا لیا۔ مجھے اس ظالم گروہ کے ساتھ شامل نہ کر"۔

(12) اللہ سے موسیٰ کی درخواست۔ (آیات 151-153) تب موسیٰ نے کہا "اے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر۔

(13) ستر نمائندوں کے ساتھ توبہ۔ (آیات 154-155)۔ پھر اپنی قوم سے ستر آدمی منتخب کئے تاکہ کوہ سینا پر خدا کے حضور پیش ہو کر بچھڑے کو پوجنے کے جرم کی معافی مانگیں۔

(14) بارہ گھرانے۔ (آیات 160-159)۔ پھر جب موسیٰ نے قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو۔ چنانچہ اس چٹان سے یکایک بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنے پانی لینے کی جگہ متعین کرلی۔

(15) نعمتیں۔ (آیت 160)۔ "ہم نے ان پر ابر کا سایہ کیا جب وہ جزیرہ نمائے سینا میں دھوپ میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ پھر ان پر من و سلویٰ اتارا"

(16) طلب معافی۔ (آیت 161)۔ جب وہ ایک بستی کے دروازے سے داخل ہوں تو اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے ہوئے گزریں تاکہ اللہ ان کی خطاؤں سے درگزر کرے۔

(17) سبت کا قانون توڑنا۔ (آیت 163)۔ سبت "یعنی ہفتے کا دن"۔ یہ قانون مقرر کیا گیا تھا کہ ہفتہ کا دن صرف آرام اور عبادت کیلئے مخصوص رکھیں وہ ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑتے تھے ایسی نافرمانیوں پر اللہ نے انہیں بندر بنادیا۔

(18) یہودی قوم کی سزا۔ (آیت 167)۔ پھر اللہ نے فرمایا کہ یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ وہ قیامت تک برابر ایسے لوگ، بنی اسرائیل پر مسلط کرتا رہے گا جو ان کو بدترین عذاب دیں گے۔

(19) ناخلف جانشین- (آیات 169-168) پھر اگلی نسلوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جو کتاب الٰہی کے وارث ہو کر دنیائے دنی کے فائدے سمیٹتے تھے۔

(20) پابندی کتاب (توریت) کا عہد۔ (آیات 171-170)۔ "انہیں وہ وقت بھی یاد ہے جبکہ ہم نے ان سے کہا تھا کہ جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں اسے مضبوطی سے تھامو۔ توقع ہے کہ تم غلط کاری سے بچے رہو گے"۔

3. اللہ کی رہنمائی۔ (آیات 179-178) جسے اللہ ہدایت بخشے بس وہی راہ راست پاتا ہے جس کو اللہ اپنی رہنمائی سے محروم کردے۔ وہی ناکام و نامراد ہو کر رہتا ہے۔

4. روز قیامت۔ (آیات 187-186) یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ قیامت کی گھڑی کب نازل ہوگئی؟ "کہو! اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔

5. وحی کی پیروی۔ (آیت 203) "اے محمد ! ان سے کہو، میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب نے میری طرف بھیجی ہے۔ یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں۔

6. انفال۔ سورۃ الانفال (سورۃ 8)۔ (آیت 1) اللہ فرماتا ہے کہ اے رسول! تم سے انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں " کہو، انفال اللہ اور رسول کا مال ہے

7. جنگ بدر۔ 2ھ (آیات 8-7)۔ یاد کرو وہ موقع جب تم چاہتے تھے دونوں گروہوں میں سے کمزور گروہ تمہیں ملے، مگر اللہ کا ارادہ تھا کہ اپنے ارشادات سے حق کو حق کر دکھائے۔

(1) غیبی امداد۔ (آیات 10-9) وہ موقع (جنگ بدر) جب تمہاری مدد کے لیے پے درپے ایک ہزار فرشتے بھیجے۔

(2) بارش۔ (آیت 11) اللہ آسمان سے تمہارے اوپر پانی برسا رہا تھا کہ تمہیں پاک کردے تمہاری ہمت بندھائے اور تمہارے قدم جمائے۔

(3) فرشتوں کی مدد- (آیت 12) تمہارا رب فرشتوں کو اشارہ کر رہا تھا کہ " میں تمہارے ساتھ ہوں تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو۔

(4) فتح، اللہ کی وجہ سے۔ (آیت 17) تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے قتل کیا ہے۔

(5) آداب جہاد۔ (آیات 15-16 جب تم ایک لشکر کی صورت میں کفار سے دوچار رہو تو ان کے مقابلے میں پیٹھ نہ پھیرو سوائے اس کے کہ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے۔

(6) حق کی فتح۔ (آیت 19)۔ ان کافروں سے کہہ دو کہ تم فیصلہ چاہتے تھے تو لو، فیصلہ تمہارے سامنے آگیا ہے۔ حق کی فتح ہو گئی۔

دسواں پارہ۔ واعلموا

1. **تعارف:۔** دسواں پارہ "واعلموا" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں پہلے سورۃ الانفال کی باقی 35 آیات ہیں اوراس کے بعد سورۃ توبہ کی 93 آیات ہیں۔
2. **مال غنیمت کی تقسیم۔** (آیت 41) مال غنیمت میں پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول یتیموں۔ مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ باقی چار حصے ان لوگوں کا جنہوں نے جنگ میں حصہ لیا ہو۔
3. **اللہ اور رسول کی اطاعت۔** (آیت 46) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی۔
4. **اللہ کی سنت۔** (آیت 53) یہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو۔ اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنے طرز عمل کو نہیں بدلتی۔
5. **مکمل جنگی تیاری۔** (آیت 60) اور تم لوگ جہاں تمہارا بس چلے کافروں کے مقابلے میں مکمل جنگی تیاری کرو۔ (یعنی تمہارے پاس ایک مستقل فوج اور سامان جنگ تیار ہو)
6. **دشمن کی مصالحت۔** (آیات 61-62) اے نبی! اگر دشمن صلح و صفائی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔ اگر وہ دھوکے کی نیت رکھتے ہیں تو تمہارے لئے اللہ کافی ہے۔
7. **جہاد کی ترغیب۔** (آیت 65) اے نبی! مومنوں کو جہاد پر ابھارو۔ تمہارے بیس صابر آدمی دو سو کافروں پر غالب آئیں گے۔

8. **حقیقی مومن۔** (آیت 74) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے اور حقیقی مومن ہیں۔
9. **خونی رشتے۔** (75) اللہ کے نزدیک خون کے رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

10. **مشرکین سے اعلان دست برداری۔** **سورۃ توبہ (سورۃ 9)۔** (آیات 1-2) اللہ فرماتا ہے کہ اعلان دست برداری ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین کو جن سے تم نے معاہدہ کئے تھے۔ (یہ اعلان 9 ہجری کو ہوا۔ اور ان کو چار مہینے کی مہلت دی گئی کہ یا اسلام قبول کر لیں۔ یا لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں یا ملک چھوڑ جائیں۔)
11. **مشرکین کو قتل کرو۔** (آیت 5) جب یہ مہلت کے چار مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ۔ انہیں پکڑو۔ قتل کرو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں نماز قائم کریں تو انہیں چھوڑ دو۔
12. **مشرکین کی تولیت کا خاتمہ۔** (آیات 17-18) اللہ کی مسجدوں (خانہ کعبہ اور مسجد حرام) کے مجاور اور خادم وہی ہو سکتے ہیں جو اللہ اور روز آخر کو مانیں، نماز قائم کریں۔ زکوٰۃ دیں۔
13. **غزوہ حنین۔** شوال سنہ 8ھ (آیات 25-26) اے نبی! اللہ اس سے پہلے بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کر چکا ہے۔ ابھی غزوہ حنین کے دن بھی تم اپنے اللہ کی دستگیری کی شان دیکھ چکے ہو۔

14. ناپاک مشرکین۔ (آیت 28) پھر اللہ فرماتا ہے اے ایمان والو! مشرکین ناپاک ہیں۔ لہذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔

15. بے حقیقت باتیں۔ (آیات 31-30) یہودی کہتے ہیں کہ عزیر (یہودی دین کا مجدد، 450 قبل مسیح) اللہ کا بیٹا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ بے حقیقت باتیں ہیں۔

16. دین حق۔ (آیت 33) وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت (قرآن پاک) اور دین حق (اسلام) کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام طریقوں اور نظاموں پر غالب کر دے۔

17. راہ خدا میں خرچ کرنا۔ (آیات 35-34) اللہ فرماتا ہے کہ۔ دردناک سزا کی خوشخبری سنا دو ان کو، جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔ انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

18. نفع و نقصان اللہ کی طرف سے ہے۔ (آیت 51) پھر اللہ فرماتا ہے کہ ان سے کہو ہمیں ہر گز کوئی برائی یا بھلائی نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔

19. آٹھ مصارف زکوٰۃ۔ (آیت 60) اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ زکوٰۃ کے مصارف آٹھ ہیں۔

(1) فقرا۔ (جن کے پاس کچھ نہ ہو)

(2) مساکین۔ (جن کو بقدر حاجت میسر نہ ہو)۔

(3) عاملین۔ (جو صدقات کی تقسیم کے کاموں پر مامور ہوں)۔

(4) مولفۃ القلوب۔ (اسلام کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والے)۔

(5) رقاب۔ (اسیروں کا فدیہ)۔

(6) غارمین۔ (جن پر کوئی حادثہ پڑا یا مقروض ہو گئے۔)

(7) سبیل اللہ۔ (جہاد میں جانے یا راہ خدا میں کام کرنے والوں کی اعانت)۔

(8) ابن السبیل۔ (مسافر جو حالت سفر میں ہوں۔)

20. منافق مرد و عورتیں۔ (آیات 68-67) پھر اللہ نے فرمایا کہ منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں۔ یہ فاسق دوزخ میں جائیں گے جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

21. منافقوں کے پیش رو۔ (آیت 70) زمانہ ماضی کی مختلف قومیں یعنی حضرت نوحؑ، عاد، ثمود، جناب ابراہیمؑ، مدین اور حضرت لوطؑ کی قومیں بھی منافقوں میں سے تھیں۔

22. مومن مرد و عورتیں۔ (آیات 72-71) پھر اللہ نے فرمایا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ برائی سے روکتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ انہیں اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی۔

23. شرکت جہاد سے معذوری۔ (آیت 91) اس پارے کے آخر میں اللہ نے فرمایا کہ ضعیف۔ بیمار یا سواری نہ ہونے کی وجہ سے اگر کوئی لوگ شرکت جہاد کیلئے راہ نہیں پاتے اور اگر پیچھے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

گیارہواں پارہ۔یعتذرون

1. تعارف:۔ گیارہواں پارہ "یعتذرون" سے موسوم ہے۔اس میں رکوع5تک سورۃ التوبہ رکوع 16تک پوری سورۃ یونس اور آخر میں سورۃ ہود کی 5 آیات ہیں۔
2. جہاد میں عدم شرکت کے عذرات۔(آیات 96-94) اللہ فرماتا ہے کہ اے نبی! جب تم جنگ سے پلٹ کر آؤ گے تو یہ لوگ جہاد میں شامل نہ ہوسکنے کے طرح طرح کے عذرات پیش کریں گے کہ تم ان سے راضی ہوجاؤ۔اللہ ایسے فاسقوں سے راضی نہ ہوگا۔
3. ایمان پر سبقت لے جانے والے۔(آیت 100) وہ صحابہ جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہی۔اللہ ان سے راضی ہوا۔ان کے لیے جنت میں مقام ہے۔
4. منافق لوگ۔(آیت 101) اے نبی۔تمہارے گردو پیش جو بدو ہیں اور اہل مدینہ میں سے بھی،یہ سارے منافق ہیں ہم انہیں دگنی سزا دیں گے۔
5. جنت کی بشارت۔(آیت 111) جو اللہ کی راہ میں لڑتے،مارتے اور مرتے ہیں اور ان سے جنت کا وعدہ،اللہ کے ذمہ ایک پختہ وعدہ ہے جس کا ذکر توراۃ،انجیل اور قرآن میں ہے۔
6. اہل ایمان کے نو اوصاف۔(آیت 112)۔پھر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے نو اوصاف کا ذکر کیا تھا یعنی وہ
   (1) توبہ کرنے والے۔
   (2) اللہ کی بندگی بجالانے والے،
   (3) اس کی حمد کرنے والے،
   (4) راہ خدا میں خرچ کرنے والے،
   (5) اللہ کے آگے جھکنے والے،
   (6) اس کی بارگاہ میں سجدہ کرنے والے،
   (7) نیکی کا حکم دینے والے،
   (8) بدی سے روکنے والے،
   (9) اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔ایسے مومنوں کے لیے بشارت ہے۔
7. تین صحابہ کی توبہ۔(آیت 118) پھر اللہ تعالیٰ نے تین صحابہ کا ذکر کیا جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔حضور ﷺ نے سب کو ان سے قطع تعلق کا حکم دیا جب ان کے مقاطعہ کو پچاس دن گزر گئے تب اللہ نے ان کے لیے معافی کا حکم نازل کیا۔(یہ تین صحابہ کعب بن مالک،ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے۔)
8. حضور ﷺ کی چند صفات۔(آیات 129-128) اس سورت کے آخر میں اللہ نے اپنے آخری نبی کی چند صفات کا ذکر کیا ہے کہ
   (1) تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے جو تم میں سے ہے۔
   (2) تمہارا نقصان اسے گراں گزرتا ہے۔
   (3) وہ تمہاری فلاح کا حریص ہے۔

(4) مومنوں کیلئے شفیق اور مہربان ہے

(5) اگر لوگ منہ پھیر لیں تو اللہ اس کے لیے کافی ہے۔

(6) اللہ پر اس کا بھروسہ ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔

9. آیات قرآن۔ سورۃ یونس (سورۃ10) ۔(آیات 2-1) اللہ فرماتا ہے کہ یہ آیات اس کتاب (قرآن) کی آیات ہیں جو حکمت و دانش سے لبریز ہیں۔

10. اللہ کی نشانیاں۔ (آیات 6-3) حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا بے شک پیدائش کی ابتدا وہی کرتا ہے اور پھر دوبارہ وہی پیدا کریگا۔ وہی ہے جس نے سورج کو اجیالا بنایا۔ چاند کو چمک دی۔ اللہ نے یہ سب کچھ بامقصد ہی بنایا ہے۔

11. اللہ سے ملاقات۔ (آیات 13-11) اس کے بعد اللہ فرماتا ہے کہ جنہیں ہماری ملاقات کی توقع نہیں، ان کو سرکشی میں بھٹکنے کے لیے ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ انسان کا یہ حال ہے کہ مصیبت یا سخت وقت میں وہ ہمیں ہی پکارتا ہے جب ہم مصیبت ٹال دیتے ہیں تو جیسے کبھی اس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔

12. قرآن انسانی تخلیق نہیں۔ (آیات 38-37) یہ فرمانروائے کائنات کی طرف سے ہے کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی نے اسے خود تصنیف کر لیا ہے؟ کہو! اگر تم اپنے اس الزام میں سچے ہو تو ایک سورۃ اس جیسی تصنیف کر لاؤ۔

13. اللہ کے عذاب سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ (آیات 56-54) جس شخص نے ظلم کیا ہے وہ روئے زمین کی دولت بھی فدیہ دینے پر آمادہ ہو جائے تو اس عذاب سے بچ نہیں سکتا۔

14. رب کی نصیحت (قرآن)۔ (آیات 58-57) اللہ فرماتا ہے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی نصیحت (قرآن) آگئی ہے۔ یہ دلوں کے امراض کی شفا ہے رہنمائی و رحمت ہے یہ اللہ کا فضل ہے اور اس کی مہربانی ہے یہ سب چیزوں مال و دولت سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔

15. قصہ حضرت نوحؑ۔ (آیات 73-71) "نوحؑ اپنی قوم کے درمیان رہ کر انہیں اللہ کی آیات سنا سنا کر خواب غفلت سے بیدار کرنا چاہتے تھے پھر انہوں نے اسے جھٹلایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے اسے اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا اور انہیں کو زمین میں جانشین بنایا۔ اور آیات جھٹلانے والوں کو غرق کر دیا"۔(3800ق م)

16. قصہ حضرت موسیٰؑ۔ (آیات 92-75) "ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا مگر انہوں نے اپنی بڑائی کا گھمنڈ کیا۔ موسیٰؑ نے دعا کی۔ "پروردگار! ہمیں ظالموں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑ اور ہمیں کافروں سے نجات دینا" اللہ نے ان کی دعا کو قبول کر لیا۔ فرعون اور اس کا لشکر سمندر میں غرق ہو گیا"۔(1200ق م)

17. قوم حضرت یونسؑ کا قصہ۔ (آیت 98) اللہ فرماتا ہے کہ "اے نبی! پھر کیا کوئی ایسی مثال ہے کہ ایک بستی عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو؟ اور اس کا ایمان اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوا ہو۔ یونس کی قوم کے سوا اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ وہ قوم جب ایمان لے آئی تھی تو ہم نے اس پر سے دنیا کی زندگی کا عذاب ٹال دیا تھا"۔(860ق م)

18. اللہ کی بندگی۔ سورۃ ہود (سورۃ11) (آیات 5-2) اللہ فرماتا ہے کہ اللہ کی بندگی کرو۔ اسی سے معافی چاہو۔ اسی سے فضل مانگو۔ وہ سینوں کے بھید تک جانتا ہے۔

بارہواں پارہ۔ ومان من دابہ

1. تعارف:۔ بارہواں پارہ "ومان من دابہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس پارے کے نصف حصے تک سورہ ہود ہے جس میں 6 بداعمال قوموں کا ذکر ہے اور باقی نصف تک سورہ یوسف کا نصف حصہ شامل ہے۔ جس میں حضرت یوسف کے واقعات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔
2. رازق اللہ ہے۔ (آیت 6) اللہ نے فرمایا کہ زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ اور یہ تفصیل لوح محفوظ میں درج ہے۔
3. جلیل القدر انبیا اور بداعمال قومیں۔ (آیات 98-25) اس کے بعد اللہ نے چھ جلیل القدر انبیا اور ان کی بدعمال قوموں کا ذکر کیا ہے۔

(1) قوم نوح۔ (آیات 44-25) جناب نوح نے انہیں شرک سے منع کیا۔ مگر وہ باز نہ آئے انہوں نے دعا مانگی کہ پروردگار میں مغلوب ہوں میری مدد فرما ان کو حکم دیا گیا کہ ایک بہت بڑی کشتی تیار کریں۔ اس میں تمام اہل ایمان کو سوار کریں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ ہر طرف پانی کا سیلاب پھیل گیا۔ اور تمام کافر اس سیلاب میں ڈوب کر تباہ ہو گئے۔ (غرقابی کا تخمینی سال 3200ق م) ہے

(2) قوم عاد۔ (آیات 60-50) قوم عاد کی طرف جناب ہود علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ انہوں نے مسلسل آیات الٰہی سے انکار کیا۔ آخر اللہ نے ایک شدید طوفانی ہوا ان کے اوپر مسلط کر دی جس نے انہیں تباہ کر دیا (ان کا زمانہ 2200ق م تا 1700ق م تھا)۔

(3) قوم ثمود (ان کا دور جناب موسیٰ سے پہلے تھا)۔ (آیات 68-61) قوم ثمود کی طرف جناب صالح علیہ السلام کو بھیجا گیا لوگوں نے انکا مذاق اڑایا اور ایک دل ہلا دینے والی کڑک دار آفت نے انہیں تباہ کر دیا۔

(4) قوم لوط۔ (آیات 82-77) جناب لوط نے اپنی قوم سے کہا "تم کتنے بے حیا ہو گئے ہو۔ یعنی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔ اس بدکرداری سے باز آجاؤ"۔ لیکن وہ بالکل متاثر نہ ہوئے۔ اللہ نے ان پر پتھروں کی بارش کر کے ان کی بستیاں الٹ دیں (ان کی تباہی کا زمانہ 2061ق م ہے)۔

(5) قوم مدین۔ (آیات 95-83)۔ اہل مدین کی طرف ہم نے شعیب کو بھیجا اس نے اپنی قوم سے کہا "اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔ ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ ہر چیز ٹھیک انصاف سے پوری طرح تول کر دو۔ لوگوں کو گھاٹا نہ دیا کرو" لیکن ان کے تیور نہ بدلے۔ آخر اللہ نے انہیں بھی تباہ کر دیا۔ (ان کی تباہی کا زمانہ 1261۔1361ق م ہے)۔

(6) قوم فرعون۔ (آیات 98-96) جناب موسیٰ نے فرعون سے دعوت توحید کے علاوہ یہ مطالبہ بھی کیا تھا کہ وہ ان کی قوم بنی اسرائیل کو آزاد کر دے۔ بعد میں جب اللہ نے فرعون اور اس کی فوج کو دریا میں غرق کر دیا تو جناب موسیٰ قوم کو مصر سے نکال کر کوہ سینا کے نزدیک لے آئے۔ (ان کا زمانہ 1292ق م تھا۔)

4. حضرت یوسف کا واقعہ۔ (1906-1796ق م) سورۃ یوسف (12) (آیات 52-4)

(1) بچپن کا خواب۔ حضرت یوسف نے بچپن میں ایک خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اپنے خواب کا اپنے والد (حضرت یعقوب) سے ذکر کیا۔

(2) باپ کی نصیحت۔ باپ نے بیٹے کو نصیحت کی کہ اپنا خواب دوسرے بھائیوں کو نہ بتانا کہ وہ حسد کا شکار نہ ہو جائیں۔

(3) سوتیلے بھائیوں کی سازش۔ سوتیلے بھائیوں نے سازش تیار کی کہ والد یوسف کو زیادہ پیار کرتے ہیں کیوں نہ یوسف کو قتل کر دیا جائے یا اسے کہیں دور پھینک دیا جائے۔

(4) سازش پر عمل۔ جنگل میں جاکر انہوں نے یوسف کو ایک اندھے کنویں میں پھینک دیا۔

(5) باپ کو جواب۔ واپس آکر انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ وہ دوڑ کا مقابلہ کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک بھیڑیا آکر اسے کھا گیا

(6) جناب یوسف کا مستقبل۔ اس کنویں کے پاس سے ایک قافلے والوں کا گزر ہوا۔ انہوں نے اسے کنویں سے نکالا اور مصر لے گئے اور وہاں ایک بڑے گھرانے میں اسے فروخت کر دیا۔

(7) عورت کی بری نظر۔ جب جناب یوسف جوان ہوئے تو گھر کی مالکن ان پر بری نظر رکھنے لگی اور ایک دن ان کو برائی کی دعوت دی جس کو جناب یوسف نے ٹھکرا دیا۔

(8) جناب یوسف کی دعا۔ اس موقع پر جناب یوسف نے دعا کی "اے میرے رب! مجھے قید منظور ہے، بجائے اس کے کہ میں ان کے دام میں پھنس جاؤں"۔ پھر ان کو جیل بھیج دیا گیا حالانکہ ان کی پاک دامنی ظاہر تھی۔

(9) قیدیوں کے خواب۔ جیل میں جناب یوسف کی ملاقات مختلف قیدیوں سے ہوئی۔ ان میں سے دو قیدی ان کے پاس آئے اور اپنے اپنے خواب بتائے۔ ایک نے دیکھا کہ وہ شراب کشید کر رہا ہے دوسرے کے سر پر روٹیاں ہیں اور پرندے ان کو کھا رہے ہیں۔

(10) دعوت توحید۔ جناب یوسف نے ان کی تعبیر بتانے سے پہلے ان کو اور باقی قیدیوں کو دعوت توحید دی۔

(11) خوابوں کی تعبیر۔ جناب یوسف نے دونوں قیدیوں کے خوابوں کی تعبیر بتاتے ہوئے کہا کہ پہلے والا بادشاہ کا ساقی بنے گا اور دوسرے کو پھانسی ہو جائے گی اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے

(12) بادشاہ کا خواب۔ اسی اثنا میں بادشاہ مصر نے خواب دیکھا کہ سات پتلی گائیں، سات موٹی گائیوں کو کھا رہی ہیں اور اناج کی سات بالیں ہری ہیں اور دوسری سات بالیں سوکھی ہوئی ہیں۔

(13) بادشاہ کے خواب کی تعبیر۔ جناب یوسف نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتائی کہ سات سال خوشحالی اور ہریالی کے ہونگے بعد کے 7 سال قحط سالی کے ہونگے

(14) جناب یوسف کے لیے شاہی بلاوہ۔ بادشاہ نے جناب یوسف کی رہائی کا حکم دیا۔ مگر انہوں نے کہا کہ جب تک میری بے گناہی اعلانیہ طور پر ثابت نہیں ہو جاتی میں جیل سے نہ نکلوں گا

(15) جناب یوسف کی پاک دامنی۔ جناب یوسف کے مطالبہ پر عزیز مصر کی بیوی نے برملا ان کو پاک دامن قرار دیا اور کہا "وہ میں ہی تھی جس نے اسے پھسلانے کی کوشش کی تھی۔ بے شک وہ بالکل سچا ہے۔" پھر وہ جیل سے باہر آئے۔

(16) جناب یوسف کا مقصد۔ جناب یوسف کا مقصد یہ تھا کہ عزیز مصر جان لے کہ میں نے در پردہ خیانت نہیں کی تھی۔ (تیس سال کی عمر میں ملک کے فرمانروا بنے اور اسی (80) سال تک بلا شرکت غیرے ملک مصر پر حکومت کرتے رہے۔ انہوں نے ایک سو دس سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت یوسف کا ہم عصر مصری بادشاہ اپوفیس تھا۔)

تیرہواں پارہ۔ وما ابری

1. **تعارف:۔** تیرہواں پارہ "وما ابری" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں سورۃ یوسف، سورۃ الرعد، سورۃ ابراہیم اور سورۃ الحجر کی آیات ہیں۔

2. **جناب یوسف کا عروج۔** (آیات 56-54) جیل سے باعزت رہا ہونے کے بعد بادشاہ نے پہلے انہیں مصاحب خاص میں شامل کیا۔ پھر انہیں تمام اختیارات دیکر (1876 ق م میں) عزیز مصر بنا دیا۔ اور مملکت کا سارا نظم و نسق آپ کے سپرد کر دیا۔

   (1) **جناب یوسف کے بھائیوں کا غلے کے لیے آنا۔** (آیات 59-58) اسی عرصے میں جناب یوسف کے بھائی بھی کنعان سے ان کے پاس غلہ لینے آئے۔ تو آپ انہیں پہچان گئے مگر وہ نا آشنا رہے۔ باتوں باتوں میں انہوں نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ اگلی مرتبہ اپنے چھوٹے بھائی بن یامین کو بھی ساتھ لانا ورنہ غلہ نہیں ملے گا۔

   (2) **باپ سے عزیز مصر کی تعریف۔** (آیات 67-63) جب وہ سب بھائی غلہ لیکر گھر پہنچے تو اپنے باپ جناب یعقوب سے عزیز مصر کی بہت تعریف کی۔ اور کہا کہ اگلی دفعہ وہ بن یامین کو بھی ساتھ لے جانا چاہتے ہیں تا کہ زیادہ غلہ مل سکے۔

   (3) **بھائیوں کا دوبارہ مصر جانا۔** (آیات 87-68) جب جناب یوسف کے بھائی دوبارہ مصر پہنچے تو کسی طریقے سے بن یامین کو الگ کر کے آپ نے اسے بتایا کہ میں آپ کا بھائی یوسف ہوں پھر آپ نے اپنا پیالہ بن یامین کے سامان میں رکھوا دیا تا کہ جس کے سامان میں سے پیالہ نکل آئے وہ آپ ہی اپنی سزا میں رکھا لیا جائے۔ چنانچہ آخر کار سب بھائی واپس گھر پہنچے اور باپ کو بن یامین کی گرفتاری کی خبر دی۔ یہ خبر سنتے ہی انہوں نے بلند آواز سے یوسف کا نام لیا اور اتنا روئے کہ بینائی چلی گئی۔

   (4) **بھائیوں کا تیسری دفعہ مصر جانا۔** (آیات 98-88) جناب یوسف کے بھائی پھر غلہ لینے ان کے پاس مصر آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں یوسف ہوں۔ یہ میرا بھائی ہے اس موقع پر جناب یوسف کے بھائی بہت شرمندہ ہوئے اور معافی مانگی۔ جناب یوسف نے کہا آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ اللہ تمہیں معاف فرمائے۔ میری قمیض لے جاؤ۔ میرے والد کے منہ پر ڈال دو۔ ان کی بینائی لوٹ آئے گی اور ان کو اور سب اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ۔ جب مصر سے بیٹے واپس گھر پہنچے اور جناب یعقوب کے چہرے پر وہ قمیض ڈالی تو ان کی بینائی واپس آگئی۔ سارے بیٹے بڑے شرمندہ ہوئے اور معافی طلب کی باپ نے سب کو معاف کر دیا۔

   (5) **خواب کی حقیقی تعبیر۔** (101-99) پھر کچھ عرصہ بعد جناب یعقوب اپنے تمام بیٹوں اور اہل و عیال کو لیکر مصر آئے۔ جناب یوسف نے ان کا استقبال کیا۔ اپنے والدین کو اٹھا کر اپنے تخت پر بٹھایا اور باقی گیارہ بھائی عزت و محبت میں تعظیم سے ان کے آگے جھکے اور آداب بجالائے۔ تب جناب یوسف نے کہا ابا جان! یہ تعبیر ہے میرے اس خواب کی جو میں نے بچپن میں دیکھا تھا ۔ اے خالق ارض سماوات، دنیا و آخرت میں تو ہی میرا سرپرست ہے۔ میرا خاتمہ اسلام پر کر اور آخر کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا۔ (جناب یوسف اس وقت 40 سال کے تھے اور 1866 ق م کا زمانہ تھا)

3. **اللہ کی نعمتیں۔** "سورۃ الرعد" (13) ۔ (آیات 4-1) اس میں اللہ تعالی کی ظاہری اور معنوی نعمتوں کے حوالے سے توحید کی دعوت دی گئی ہے۔ "یہ کتاب الہی کی آیات ہیں جو عین حق ہے مگر اکثر لوگ مان نہیں رہے ہیں۔ ان میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔"

4. حیات بعد از موت۔ (آیت 5) ۔ اللہ کی بے شمار نعمتوں کو دیکھ کر بھی اگر حیات بعد از موت پر ان کا یقین نہیں تو یہ اپنے رب سے کفر کر رہے ہیں۔

5. اللہ مالک کائنات ہے۔ (آیات 13-8) "اللہ ہر حال میں بالاتر رہنے والا ہے۔ وہ پوشیدہ، ظاہر، زور، آہستہ اور تاریکی یا روشنی میں کئے گئے اعمال سب سے باخبر ہے۔

6. مومنوں کی 7 خوبیاں۔ (آیات 22-20)
   (1) مومن اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔
   (2) تمام معاشرتی روابط برقرار رکھتے ہیں۔
   (3) رب سے ڈرتے ہیں۔
   (4) صبر سے کام لیتے ہیں۔
   (5) نماز قائم کرتے ہیں۔
   (6) راہ اللہ میں خرچ کرتے ہیں۔
   (7) برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت میں جانے والے ہیں۔

7. دنیا کی زندگی۔ (آیت 26) یہ لوگ دنیا کی زندگی میں مگن ہیں۔ حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاع قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔"

8. اللہ کی یاد۔ (آیت 28) پھر اللہ فرماتا ہے "کہ اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے"۔

9. دعوت حق سے انکاری۔ (آیات 35-33)" اور جن لوگوں نے دعوت حق کو ماننے سے انکار کیا ان کے لیے دنیا و آخرت دونوں جگہ سخت عذاب ہے۔

10. خدا کا راستہ۔ "سورۃ ابراہیم" (سورۃ 14) ۔ (آیت 1) "اے محمد ! ہم نے تمہاری طرف قرآن نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں (شیطانی راہ) سے نکال کر خدا کے راستے پر لاؤ۔"

11. حضرت موسیٰ کے ذریعے پیغام۔ " (آیت 5) ہم اس سے پہلے موسیٰ کو بھی اپنی نشانیوں کے ساتھ ان کی قوم کی طرف بھیج چکے ہیں تاکہ وہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے نکال کر لائے

12. پہلی قوموں کو پیغام الٰہی۔(آیات 9-16)" اس سے پہلے نوح، عاد، ثمود اور دیگر بے شمار قومیں گزری ہیں جن کی طرف ان کے رسول پیغام الٰہی لیکر گئے مگر انہوں نے پیغام کو نہ مانا"

13. کافروں کے اعمال۔(آیت 18) "کافروں کے اعمال کی مثال اس راکھ کی سی ہے جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑادیا ہو۔ وہ اپنے کئے کا کچھ بھی پھل نہ پاسکیں گے۔ "

14. کلمہ طیبہ۔ (آیات 24-26)" کلمہ طیبہ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت ہو جس کی جڑیں زمین میں گہری جمی ہوئی ہوں۔ اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوں"۔

15. جناب ابراہیم کی دعا۔(آیات 35-41) "اے پروردگار! اس شہر مکہ کو امن کا شہر بنا مجھے، میری اولاد کو بت پرستی سے بچا ہمیں قیامت کے دن معاف فرما۔ "

16. کتاب الٰہی۔ پارے کے آخر میں سورۃ الحجرہ (سورۃ 15) شروع ہوتی ہے۔(آیت 1)۔ یہ آیات ہیں کتاب الٰہی اور قرآن کی جو اپنا مدعا صاف صاف ظاہر کرتا ہے۔

چودھواں پارہ۔ ربما

1. تعارف:۔ چودھواں پارہ "ربما" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں دو سورتیں ہیں۔ پہلی سورۃ الحجر رکوع 6 تک۔ دوسری سورۃ النحل رکوع 22 تک ہے ۔
2. نزول قرآن۔ (آیت 9) "بے شک ہم نے ذکر یعنی قرآن پاک نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

3. رسولوں کا مذاق۔ (آیات 10-15)"اے محمد !اس سے پہلے ہم گزری ہوئی قوموں میں رسول بھیج چکے ہیں۔ انہوں نے ان کا مذاق اڑایا اور ایمان نہیں لائے۔"
4. عالم بالا کے خطے۔ (آیات 16-18) " آسمان میں ہم نے عالم بالا میں مضبوط خطے بنائے ہیں کوئی شیطان ان میں راہ نہیں پا سکتا۔ اگر ایسی کوئی کوشش کرے تو ایک شعلہ روشن اس کا پیچھا کرتا ہے۔ "
5. تخلیق کائنات۔ (آیات 19-25) "ہم نے زمین میں پہاڑ ہر طرح کی نباتات اور معیشت کے اسباب فراہم کئے۔ بار آور ہوائیں، بارش، زندگی و موت سب ہم ہی دیتے ہیں"
6. جہنم کے سات دروازے۔ (آیت 44)" یہ جہنم پیروان ابلیس کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر طبقے کا الگ الگ دروازہ ہے۔"
7. دردناک عذاب۔ (آیات 49-50) " اے نبی میں بہت درگزر کرنے والا اور رحیم ہوں۔ مگر اس کے ساتھ میرا عذاب بھی نہایت دردناک ہے۔"۔
8. سورۃ فاتحہ۔ "(آیات 87-96) اے نبی! ہم نے تم کو سات ایسی آیات دی ہیں جو بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں۔ (مفسرین نے سورۃ فاتحہ مراد لی ہے۔)
9. نبی کی دل جوئی۔ (97-99) یہ لوگ تم پر باتیں بناتے ہیں۔ جس سے تمہارے دل کو کوفت ہوتی ہے۔ اس کا علاج نماز اور بندگی رب میں ہے۔
10. اللہ کی نشانیاں۔ "سورۃ النحل" (سورۃ16)(آیات 4-16) اللہ فرماتا ہے کہ اس نے انسان کو ایک بوند سے پیدا کیا ہے۔ اور ابھی وہ جھگڑالو ہستی بن گیا ہے۔ اللہ نے انسان کیلئے جانور، اناج اور طرح طرح کے پھل پیدا کئے۔ رات، دن، سورج، چاند ستارے، پہاڑ اور دریا بنائے۔ ان سب میں عقلمندوں کیلئے نشانیاں ہیں۔
11. اللہ ایک ہے۔ (آیات 20-22)" وہ دوسری ہستیاں جنہیں لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں خود مخلوق ہیں۔ مردہ ہیں نہ کہ زندہ۔ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے۔ "
12. زندگی بعد از موت۔ (آیات 38-39) دوبارہ زندہ کرنا ایک تو اللہ کا وعدہ ہے دوسرے ان کے سامنے حقیقت آجائے کہ وہ جھوٹے تھے۔

13. رسولوں کا سلسلہ۔ (آیات 43-44) اللہ فرماتا ہے کہ "اے محمد !ہم نے تم سے پہلے بھی جب کبھی رسول بھیجے ہیں آدمی ہی بھیجے ہیں۔

14. عبادت الٰہی۔(آیات 50-49) "زمین و آسمانوں میں جس قدر جاندار مخلوقات ہیں اور جتنے ملائکہ ہیں سب اللہ کے آگے سر بسجود ہیں۔

15. مویشیوں میں حکمت۔(آیات 66) "تمہارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق ہے ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم تمہیں ایک چیز پلاتے ہیں۔(یعنی دودھ)
16. شہد میں شفا۔(آیات 69-68)"شہد کی مکھی کے اندر رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ "

17. بیویاں۔(آیات 78-72) "اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے ہم جنس بیویاں بنائیں۔ اور اس نے ان بیویوں سے تمہیں بیٹے، پوتے عطا کئے۔
18. مویشیوں کے فوائد۔(آیت 80) پھر اللہ فرماتا ہے کہ اللہ نے جانوروں کی کھالوں، اون، اور بالوں سے ایسی بہت سی چیزیں پیدا کر دیں جو زندگی میں تمہیں کام آتی ہیں۔
19. قیامت میں جواب دہی۔(آیات 85-84)۔ روز قیامت جواب دہی کے وقت ہر امت میں سے ان کا نبی یا کوئی ایماندار شخص پیغام حق پہنچانے کے بارے میں گواہی دے گا۔
20. نزول قرآن۔(آیت 89) "ہم نے یہ کتاب (قرآن) تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے۔ اور ہدایت و بشارت ہے۔
21. تین بھلائیاں تین برائیاں۔(آیت 90) پھر اللہ تین بھلائیوں کا حکم دیتا ہے۔ یعنی عدل، احسان اور صلہ رحمی اور تین برائیوں سے منع کرتا ہے یعنی برائی، بے حیائی و فحاشی اور ظلم و زیادتی۔
22. قسمیں کھانا۔ (آیات 95-94)اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو کہا کہ اپنی قسموں کو آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بناؤ۔

23. قرآن بتدریج نازل ہوا۔(آیت 102-101)" یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو۔ ان سے کہو کہ اسے تو روح القدس (جبرائیل)نے ٹھیک ٹھیک میرے رب کی طرف سے بتدریج(23 سال میں) نازل کیا
24. حلال و حرام۔(آیات 115-114) "اللہ نے جو کچھ حلال اور پاک رزق تم کو بخشا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر بجالاؤ۔ اللہ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے وہ مردار، خون اور سور کا گوشت اوراور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔
25. جناب ابراہیم کی تعریف۔(آیات 123-120)"وہ اپنی ذات میں ایک امت تھا۔ اللہ کا مطیع۔ یک سو اور نعمتوں کا شکر گزار تھا۔"

26. تبلیغ کا طریقہ۔ (آیات 128-125)۔ پارے کے آخر میں اللہ نے دعوت حق اور تبلیغ کا طریقہ بتایا کہ یہ کام بڑی حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ ہونا چاہیے۔

پندرہواں پارہ۔ سبحان الذی

1. تعارف:۔ پندرہواں پارہ "سبحان الذی" کے نام سے موسوم ہے اس میں دو سورتیں ہیں ایک سورۃ بنی اسرائیل جس میں واقعہ معراج اور مختلف احکامات الٰہی کا ذکر ہے اور دوسری سورۃ کہفجس میں اصحاب کہف اور جناب موسیٰ وجناب خضر کا واقعہ ہے۔
2. واقعہ معراج۔ سورۃ بنی اسرائیل (سورۃ17) (آیت 1)اس سورۃ کے شروع میں اللہ فرماتا ہے کہ اللہ اپنے نبی محمد ﷺ کو ایک رات مسجد حرام (بیت اللہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) لے گیا تاکہ اسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے۔(یہ واقعہ ہجرت سے ایک سال پہلے 621ء میں ہوا)
3. بنی اسرائیل کی سرکشی اور سزا۔ (آیات 7-4)اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے اپنی کتاب میں بنی اسرائیل کو متنبہ کر دیا تھا کہ تم دو مرتبہ زمین میں سرکشی اور فساد عظیم برپا کروگے۔ پہلی سرکشی پر نہایت زور آور بندے تمہارے ملک میں ہر طرف گھس کر تمہیں تباہ کر دیں گے اور دوسری سرکشی پر تمہارے دشمن تمہاری ہر چیز کو تباہ کریں گے تمہاری مسجد (بیت المقدس) سمیت۔) اسرائیلیوں کی پہلی تباہی آشوری خاندان کے بادشاہ بخت نصر کے ہاتھوں اگست 587ق م میں ہوئی دوسری تباہی رومی شہنشاہ ٹیٹس نے 70ء میں کی)
4. احکامات الٰہی۔(آیات 37-23) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رکوع 02 سے لیکر رکوع 4 تک مندرجہ ذیل چودہ احکامات نازل فرمائے ہیں۔

(1) پوجا۔ (آیت 23)تم لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش اور پوجا نہ کرو۔

(2) والدین سے حسن سلوک۔(آیات 24-23)والدین سے حسن سلوک کرو۔ ان سے احترام، نرمی اور رحم سے بات کرو۔ ان کے سامنے جھک کر رہو۔

(3) حقوق۔ (آیت 26) رشتہ داروں۔ مساکین اور مسافروں کو ان کا حق دو۔

(4) فضول خرچی۔ (آیت 27) فضول خرچی نہ کرو۔ ایسا کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

(5) نرم رویہ۔ (آیت 28) اگر حاجت مندوں اور رشتہ داروں کی خدمت سے معذور ہوں تو انہیں نرم جواب دو۔ اللہ سے فضل طلب کرو۔

(6) توازن۔ (آیت 29)نہ بخل سے کام لو نہ فضول خرچی کرو۔ توازن اور اعتدال سے کام لو۔

(7) قتل اولاد۔ (آیت 31) افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اولاد اور والدین دونوں کو رزق اللہ دیتا ہے ان کا قتل بہت بڑی خطا ہے۔

(8) زنا۔ (آیت 32)زنا کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ ہے۔

(9) ناحق قتل۔ (آیت 33) کسی کو ناحق قتل نہ کرو۔ مظلوم مقتول کے ولی کو قصاص کے مطالبے کا حق ہے۔

(10) مال یتیم۔ (آیت 34) مال یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقے سے، یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں۔

(11) وعدہ۔ (آیت 34)عہد کی پابندی کرو۔ اس کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی۔

(12) پیمانے۔ (آیت 35)پیمانے سے دو تو بھر کر دو اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔

(13) وہم وگمان۔ (آیت 36) کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ، کان اور دل سب کی بازپرس ہوگی۔

(14) اکڑنا۔ (آیت 37) زمین میں اکڑ کر نہ چلو تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

5. نیک اعمال۔ "سورۃ کہف" (سورۃ18) (آیات 5-2)اس سورت کی ابتدا میں ہی نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو اچھے اجر کی خوشخبری دی گئی ہے۔

6. اصحاب کہف۔(250تا446ء) (آیات 22-9)اس سورۃ میں اللہ تعالی نے چند مومن نوجوانوں کا ذکر کیا ہے جو توحید پر یقین رکھتے تھے اور اس وقت کے بت پرست رومی بادشاہ(ڈیسیس250ء) کے شر اور سزا سے بچنے کے لیے ایک غار میں پناہ گزین ہو گئے۔ان کا کتا غار کے دھانے پر بیٹھ گیا۔ اللہ کے حکم سے وہ کئی سو سال (196 سال)تک سوتے رہے بیدار ہوئے تو ان میں سے ایک شہر سے کھانا خریدنے گیا اور رومن سکہ پیش کیا تو پتہ چلا کہ وہ سکہ تو سینکڑوں سال پہلے کا تھا(اس وقت تھیوڈوسیس446ء کا زمانہ تھا)۔اور اس طرح آناً فاناً یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔لوگوں کا ایک ہجوم غار کے دھانے پر پہنچا۔اصحاب کہف اپنے عیسائی بھائیوں کو سلام کر کے لیٹ گئے اور ان کی روح پرواز کر گئی۔

7. اللہ ہی کارساز ہے۔ (آیات 44-32) اللہ نے دو آدمیوں کا ذکر کیا ایک غریب مگر صاحب ایمان،دوسرا امیر مگر بے دین تھا۔امیر آدمی کو اللہ نے انگور کے دو باغ۔زمین اور نہر عطا کی۔باغ خوب پھلے پھولے اور اسے بڑا نفع ہوا اس نے ایک دن متکبرانہ انداز سے اس غریب سے کہا میں زیادہ مالدار ہوں۔میں نہیں سمجھتا کہ یہ دولت کبھی فنا ہو گی۔اس آدمی نے اسے کہا کہ وہ کفر نہ کہے۔اگرچہ میں غریب ہوں مگر آخرت میں اللہ مجھے بہت کچھ دے گا پھر ایک دن اللہ نے اس کے سارے باغوں کو تباہ وبرباد کر دیا اور وہ ہاتھ ملتا ہوا کہنے لگا کہ کاش میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔اس سے معلوم ہوا کہ رزق کا اختیار خدائے برحق ہی کے لیے ہے۔

8. جناب موسیٰ و جناب خضر کا واقعہ ۔(آیات 74-60)جناب موسیٰ(سال ولادت 1292ق م سال وفات 1172ق م) نے جناب خضر سے کہا کہ کیا وہ ان کے ساتھ رہ سکتے ہیں تاکہ رشد وہدایت کی باتیں ان سے سیکھی جا سکیں۔چنانچہ وہ ان کے ساتھ چل پڑے کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک کشتی میں سوار ہوئے اور سفر کے بعد جناب خضر نے اس کشتی میں سوراخ کر دیا۔جناب موسیٰ نے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا۔جناب خضر نے کہا کہ میں نے پہلے ہی آپ کو کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔جناب موسیٰ نے معذرت کی اور کہا میری باتوں پر تنگی محسوس نہ کریں۔پھر دونوں آگے چل دیئے۔کچھ آگے جا کر ایک خوبصورت لڑکا نظر آیا۔جناب خضر نے اسے قتل کر دیا۔جناب موسیٰ سے پھر نہ رہا گیا۔بولے آپ نے ایک بے گناہ کی جان لے لی۔یہ آپ نے بہت برا کیا۔انہوں نے جواب دیا میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔

سولھواں پارہ۔ قال الم اقل

1. تعارف:۔ سولھویں پارے کا نام " قال الم اقل " ہے۔ اس میں تین سورتیں ہیں۔ پہلی سورۃ (الکھف) میں جناب موسیٰ و جناب خضر کا واقعہ اور ذوالقرنین کا قصہ ہے۔ دوسری سورۃ (مریم) میں جناب عیسٰی کا تفصیلی واقعہ ہے۔ تیسری سورۃ (طٰہ) میں جناب موسیٰ و فرعون کا تذکرہ ہے۔

2. جناب موسیٰ و جناب خضر کا واقعہ (1292ق م) ۔(82-76) وہ دونوں آگے بڑھے اور ایک بستی میں پہنچے جہاں لوگ بہت بے مروت تھے انہوں نے ان کو کھانے تک کا نہ پوچھا۔ وہاں ایک دیوار گرا چاہتی تھی جناب خضر نے اس دیوار کو از سر نو تعمیر کر دیا۔ اور آگے چل پڑے۔ جناب موسیٰ نے انہیں کہا کہ آپ چاہتے تو اس کام کا معاوضہ لے سکتے تھے۔ اس پر جناب خضر نے کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ میں اپنے ان تینوں کاموں کی حقیقت کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ کشتی میں سوراخ اس لیے کیا تھا کہ وہاں کا بادشاہ ہر نئی اور اچھی کشتی پر زبردستی قبضہ کر لیتا تھا۔ اور وہ کشتی ایک غریب آدمی کی تھی تاکہ وہ بچ جائے۔ لڑکے کو قتل اس لئے کیا تھا کہ وہ بڑا ہو کر اپنے نیک والدین کے لیے بدنامی کا باعث بننے والا تھا۔ اور دیوار اس لیے مرمت کر دی تھی کہ وہ دو یتیم بچوں کی تھی جن کے لیے اسکے نیچے ایک خزانہ مدفون تھا۔ اللہ چاہتا تھا کہ وہ بڑے ہو کر اپنے خزانے کو نکالیں۔ جو کچھ میں نے کیا اپنی مرضی سے نہیں کیا بلکہ اللہ کے حکم سے کیا۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔

3. ذوالقرنین بادشاہ کا قصہ (539ق م۔549ق م)۔(98-83) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد ! یہ لوگ تم سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں ان کو بتاؤ۔ اس نے مندرجہ ذیل مہمّات کا سر و سامان کیا۔

   (1) پہلی مہم۔ مغرب کی طرف۔ پہلے وہ مغرب کی طرف روانہ ہوا حتیٰ کہ غروب آفتاب کی حد تک پہنچ گیا وہ فتح یاب ہو کر اس علاقے پر قابض ہوا اور اعلان کر دیا کہ جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ ہو گا جو ظلم کریں گے ان کے ساتھ سختی کی جائے گی۔

   (2) دوسری مہم۔ مشرق کی طرف۔ پھر اس نے دوسری مہم مشرق کی طرف شروع کی اور آخر طلوع آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے ایک ایسی قوم دیکھی جس کے پاس دھوپ سے بچنے کا کوئی انتظام نہ تھا۔

   (3) تیسری مہم، دو پہاڑوں کے درمیان۔ اس کے بعد وہ تیسری مہم پر روانہ ہوا اور جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا بادشاہ نے اسی قوم کے آدمیوں کے ذریعے سے لوہے کی مضبوط چادریں، دونوں پہاڑوں کے دامن میں کھڑی کر کے ان کے درمیان پگھلا ہوا تانبا ڈلوا کر ایک مضبوط دیوار بنوا دی (بحرہ خزر کے مغربی کنارے پر دربند شہر کے پاس) تاکہ یاجوج ماجوج پہاڑوں کی دوسری طرف بند ہو جائیں۔ (یہ ایرانی بادشاہ سائرس تھا۔539۔549ق م)

4. حضرت ذکریا کو بیٹے کی بشارت۔(15-2)۔"سورۃ مریم" (سورۃ19)۔ اللہ فرماتا ہے کہ حضرت ذکریا نے اللہ سے دعا کی کہ میں بوڑھا ہوں میری بیوی بانجھ ہے مجھے اپنے فضل خاص سے ایک وارث عطا کر۔ اللہ نے اس کی دعا قبول کر لی۔ حضرت یحیٰی پیدا ہوئے جب جوان ہوئے تو انہیں منصب نبوت پر سرفراز کیا گیا

5. جناب مریم کو بیٹے کی بشارت۔(35-19)۔" اللہ نے جناب عیسیٰ کی معجزاتی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جناب جبرائیل امین ان کے پاس گئے اور کہا میں اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور تجھے ایک پاکیزہ لڑکے کی بشارت دینے آیا ہوں۔

(1) جناب مریم کا حمل۔ اس عرصے میں جناب مریم کا حمل ٹھہر گیا۔ فرشتے نے اسے پائنتی سے پکار کر کہا "غم نہ کر۔

(2) بستی کے لوگوں کی باتیں۔ پھر اس کے بعد جب بچہ (جناب عیسیٰ) پیدا ہو گیا تو وہ بچے کو اٹھائے اپنی قوم میں آئی تو لوگ کہنے لگے۔ "اے مریم! یہ تو نے بڑا پاپ کر ڈالا۔

(3) بچے کا گھوارے میں بات کرنا۔ لوگوں کی باتیں سن کر پر وہ بچہ (جناب عیسیٰ) بول اٹھا۔ "میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا۔ اور بابرکت کیا۔

(4) اللہ کا کوئی بیٹا نہیں۔ پھر اللہ نے فرمایا کہ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم اللہ کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔

6. سات دیگر انبیا کا ذکر۔ (41-57) اللہ تعالیٰ نے اپنے سات رسولوں کا ذکر کیا یعنی جناب ابراہیم، جناب اسحاق، جناب یعقوب، جناب موسیٰ وہارون، جناب اسمعیل، جناب ادریس

7. زندگی بعد از موت۔ (66-72)۔ انسان کہتا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ کیسے زندہ ہونگے؟ ان کو یاد نہیں کہ جس طرح پہلے ہم انہیں پیدا کر چکے ہیں۔

8. اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔ (88-95)۔ رحمان کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ قیامت کے روز سب لوگ اللہ کے حضور بندوں کی حیثیت سے فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہونگے۔

9. جناب موسیٰ اور فرعون کا واقعہ۔ "سورۃ طہٰ" (سورۃ 20) (9-97)

(1) بخشش رسالت۔ جب جناب موسیٰ وادی طویٰ میں پہنچے تو اللہ کی آواز آئی کہ ہم نے تجھے رسالت کے لیے چن لیا ہے۔ پس تو میری بندگی کر اور نماز قائم کر۔

(2) دو معجزوں کی بخشش۔ لاٹھی کا سانپ بن جانا اور ہاتھ کا چمکتا ہوا نکلنا، جناب موسیٰ کو اللہ کی طرف سے دو معجزوں کی بخشش ہوئی۔

(3) جناب موسیٰ کی دعا۔ تب جناب موسیٰ نے دعا کی "پروردگار میرا سینہ کھول دے۔ میرا کام آسان بنا۔ میرے بھائی ہارون کو میرا مددگار بنا۔

(4) حق کی فتح۔ جناب موسیٰ اور جادوگروں میں مقابلہ ہوا اور حق کی فتح ہوئی۔ سب جادوگر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے۔

10. اوقات نماز۔ (130)۔ "اپنے اللہ کی حمد و ثنا کیساتھ تسبیح کر و طلوع آفتاب سے پہلے (صبح) غروب آفتاب سے پہلے (عصر) رات کے اوقات (عشاو تہجد) اور دن کے کناروں پر (یعنی صبح، زوال و شام) تاکہ تم مطمئن خوش و پر سکون ہو جاؤ"۔ (مولانا مودودی نے لکھا ہے کہ اس آیت میں نماز کے اوقات یعنی فجر، ظہر، عصر، مغرب عشا اور تہجد کی طرف اشارہ ہے۔)

پارہ سترھواں۔اقترب للناس

1. **تعارف:۔** سترہواں پارہ "اقترب للناس" کے نام سے موسوم ہے۔اس کے نصف اول میں سورۃ "الانبیا" ہے اور جس میں 17 پیغمبروں کا تذکرہ ہے نصف ثانی میں "سورۃ الحج" ہے۔
2. **وقت حساب۔** سورۃ الانبیا(سورۃ 21)(آیات 1، 15) لوگوں کے حساب کا وقت (قیامت) قریب آگیا ہے لیکن لوگ اس سے غفلت برت رہے ہیں۔
3. **توحید کے ثبوت۔** (آیات 16 تا 46)۔
   (1) نظام کائنات۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان وزمین کا یہ سارا نظام کائنات ہم نے کھیل کے طور پر نہیں بنایا۔یہاں حق و باطل کے درمیان جنگ جاری ہے۔
   (2) مخلوق۔ زمین اور آسمانوں میں سب مخلوق اللہ کی ہے۔فرشتے شب وروز اسی اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں
   (3) بنے بنائے خدا۔ اگر ایک اللہ کے سوادوسرے خدا بھی ہوتے تو یہ نظام کائنات بگڑ جاتا۔
   (4) ذکر توحید۔ توحید کے بارے میں قرآن پاک میں بھی نصیحت موجود ہے اور اس سے پہلے کی الہامی کتابوں میں بھی
   (5) اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں حالانکہ وہ اللہ کی مخلوق ہے حکم الٰہی کے تابع ہے
   (6) توحید کی شہادت۔ یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ
      i. زمین و آسمان باہم ملے تھے۔پھر ہم نے انہیں جدا کیا۔
      ii. پانی سے ہر زندہ چیز ہم نے پیدا کی۔
      iii. پہاڑ زمین پر جمائے تاکہ وہ انہیں لے کر ڈھلک نہ جائے۔
      iv. آسمانی نشانیوں کی طرف لوگ توجہ ہی نہیں کرتے۔
      v. رات دن اللہ ہی نے بنائے اور سورج و چاند کو پیدا کیا یہ سب الگ الگ فلک میں تیر رہے ہیں۔
   (7) ہمیشگی۔ اور اے محمد! ہمیشگی تو کبھی ہم نے کسی انسان کے لیے نہیں رکھی۔ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے
   (8) عذاب الٰہی سے بچاؤ ناممکن۔ اے محمد ! کون ہے جو ان کو عذاب الٰہی سے بچا سکے ؟ ان کے بتائے ہوئے خدا تو اپنی مدد نہیں کر سکتے۔
4. **میزان عدل۔**(آیت 47) قیامت کے روز ہماری میزان عدل میں انسان کے اعمال ٹھیک طریقے سے تولے جائیں گے۔

5. **سترہ پیغمبروں کا ذکر** (آیت 48-112)۔اس کے بعد اللہ نے اپنے سترہ جلیل القدر پیغمبروں کا مفصل یا مختصر ذکر کیا جس سے چار باتیں سامنے آتی ہیں۔اولاً پہلے رسول بھی بشر ہی تھے۔ثانیاً اسی تبلیغ کیلئے آئے تھے۔جو حضور ﷺ کا مشن تھا۔ثالثاً ان سب کو اللہ کی تائید اور مدد حاصل تھی اور رابعاً سب نبی تھے کسی کو الوہیت حاصل نہ تھی۔ان نبیوں کے نام تھے۔

(1) جناب موسیٰ　(3) جناب ابراہیم　(5) جناب یعقوب
(2) جناب ہارون　(4) جناب اسحاق　(6) جناب لوط

(7) جناب نوح	(11) جناب اسماعیل	(15) جناب ذکریا
(8) جناب داؤد	(12) جناب ادریس	(16) جناب یحییٰ
(9) جناب سلیمان	(13) جناب ذوالکفل	(17) جناب عیسی ابن مریم
(10) جناب ایوب	(14) جناب یونس	

(ہر نبی کی تفصیل خلاصۂ قرآن باعنوان میں دیکھئے)

6. رحمت عالم۔(آیات 107-112)۔اس سورت کے آخر میں اللہ فرماتا ہے کہ اے محمد !ہم نے تمہیں دنیاوالوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

7. قیامت کی ہولناکیاں۔ سورۃ حج (سورۃ22)۔(آیات 1-2) اللہ نے فرمایا کہ بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑا ہے۔اللہ کا عذاب شدید ترین ہو گا۔

8. زندگی بعد از موت۔ (آیات 5-7)۔ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ قیامت میں اللہ مرے ہوئے لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

9. بے یقین اور باعمل لوگ۔(آیات 11-14) جن کا یقین نہ دین پر ہے نہ دنیا پر۔ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں گھاٹا ہے اور آخرت میں بھی نقصان مگر جو لوگ نیک اور باعمل ہیں ان کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

10. اللہ کی بندگی۔ آیت 18۔کائنات کی ہر چیز مثلاً سورج۔چاند۔ستارے۔پہاڑ۔درخت۔جانور اور تمام مخلوقات اور انسانوں کی اکثریت اللہ کی بندگی کرتی ہے۔

11. حج کی ادائیگی۔(آیات 26-31)۔حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ تعمیر کیا تو اللہ نے یہ ہدایت دی کہ لوگوں کو یہاں حج کے لیے اذن عام دے دو تاکہ وہ دنیا کے کونے کونے سے یہاں آسکیں۔

12. قربانی واجب ہے۔(آیات 34-37)۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے ہر امت کے لیے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کیا ہے اور یہ واجب ہے۔

13. نبیوں کو جھٹلانے والے (آیات 42-45) اے نبی!اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلا رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے بہت سی قوموں مثلاً قوم نوح، ثمود، قوم ابراہیم، اور قوم لوط، اہل مدین اور قوم موسیٰ بھی اپنے اپنے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں۔پھر انہیں تباہ وبرباد کر دیا گیا۔

14. خالق کائنات اور انسان۔۔(آیات 61-66) یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ اللہ سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہے۔دن رات کی گردش، بارش کا برسنا، نباتات کا اگنا سب اللہ کے حکم سے ہے۔وہ لطیف ہے۔خبیر ہے۔ہر چیز کا مالک ہے۔غنی ہے۔اور حمید ہے۔وہ بڑا ہی شفیق اور رحیم ہے۔مگر اکثر انسان ناشکرے اور احکامات الٰہی کی نافرمانی کرتے ہیں۔

15. منکرین حق۔(آیات(71-74) خدا کو چھوڑ کر جن معبودوں کو یہ منکرین حق پکارتے ہیں وہ سب کے سب مل کر ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔اور مکھی بنانا تو دور کی بات ہے اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو اس کو واپس بھی نہیں پلٹ سکتے۔

16. دعوت عمل۔ (آیات 77-78)۔پارے کے آخر میں ان آیات میں مومنوں کو عمل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔کہ نماز ادا کرو۔بھلائی کے کام کرو۔زکوۃ ادا کرو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔وہی تمہارا مولا ہے۔اور وہ بہترین مولا اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

اٹھارھواں پارہ۔قد افلح

1. تعارف:۔ اٹھارھواں پارہ " قد افلح" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں تین سورۃ ہیں۔ "سورۃالمومنین" رکوع 6تک ، "سورۃ النور " رکوع 15تک اور سورۃ "الفرقان" کی ابتدائی 20 آیات رکوع 17 تک ہیں۔
2. وارث فردوس۔پارے کی ابتدا سورۃ مومنون (سورۃ 23) سے ہوتی ہے۔(آیات 1-11)اللہ تعالی نے ان مومنوں کا ذکر کیا ہے جو فردوس کے وارث بننے والے ہیں اور فلاح پاچکے ہیں۔یہ لوگ نماز۔زکوۃ اور وعدوں کی پاسداری کرتے ہیں۔اپنی منکوحہ بیویوں تک محدود رہتے ہیں اور۔اپنی نمازوں کے اوقات۔آداب۔ارکان۔اجزاء کی حفاظت کرتے ہیں۔
3. تخلیق انسان۔ (آیات12-16)۔اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے آدمؑ کو مٹی سے بنایا پھر اس تخلیق کو ضرور ایک دن مرنا ہے۔ جسے یقیناً قیامت میں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔
4. تخلیق کائنات۔(آیت17-22) اور ہم نے اوپر آسمان پر سات طبقے بنائے۔سات سیاروں کی گردش کے راستے، کھجور، انگور دیگر بیشمار پھل، زیتون اور مویشی پیدا کئے
5. نبیوں کی محنت۔ (آیات 23-54)پھر مندرجہ ذیل نبیوں کا مختصر ذکر کیا گیا۔ جنھوں نے توحید کے پھیلاؤ کے لیے ہر طرح کی تکلیفیں برداشت کیں۔(۱)۔حضرت نوح (۲)۔حضرت ہود۔(۳)۔حضرت موسیٰ۔(۴)۔حضرت عیسیٰ (۵)۔دیگر انبیا۔
6. بھلائی کی طرف دوڑنے والوں کی 4خوبیاں۔(آیات57-60)۔بھلائیوں کی طرف دوڑنے اور ان پر سبقت لے جانے والوں میں چار خوبیاں ہوتی ہیں۔
   (1) آیات الٰہی پر ایمان۔
   (2) خوف خدا۔
   (3) شرک سے دوری۔
   (4) اور اپنے رب کی طرف پلٹنے کا گہرا احساس۔
7. نامہ اعمال۔(آیات62-65)۔"ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں ان کی ایک ایک حرکت، بات، نیت خیالات، ارادے تک درج ہونگے"۔
8. عظمت الٰہی۔ (آیات78-92)"وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں سننے، دیکھنے اور سوچنے کی قوتیں عطا کی ہیں۔جس نے تمہیں زمین پر پھیلایا اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤگے زندگی اور موت وہی دیتا ہے۔گردش لیل ونہار اسی کے قبضے میں ہے کھلے اور چھپے کا جاننے والا ہے۔وہ بالا تر ہے"۔
9. روز قیامت۔(آیات101-115)۔
   (1) بھاری پلڑے والے۔جن کے پلڑے بھاری ہونگے۔یعنی نیکیاں زیادہ ہونگی وہ جنت میں جائیں گے۔فلاح پائیں گے۔
   (2) ہلکے پلڑے والے۔جن کے پلڑے ہلکے ہونگے، یعنی نیکیاں کم اور برائیاں زیادہ ہونگی وہ دوزخ میں جائیں گے۔گھاٹے میں رہیں گے۔

10. غیر اللہ کو پکارنا۔ (آیت 116-118) اس سورت کی آخری آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ بالا و برتر ہے۔۔۔بادشاہ حقیقی ہے۔اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔۔۔مالک ہے عرش بزرگ کا۔۔اور جو کوئی غیر اللہ کو پکارے اس کے لیے اپنے اس فعل کے حق میں کوئی دلیل نہیں۔

11. مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کیلئے احکامات۔ سورۃ النور (سورۃ 24) جس میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کیلئے مندرجہ ذیل احکامات نازل کئے ہیں۔

(1) زنا کی سزا۔ (آیت۔2-1)۔زانی مرد اور زانی عورت دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں۔اگر یہی جرم شادی شدہ لوگ کریں تو انہیں سنگسار کر دیں۔

(2) تہمت لگانا۔ (آیت 5-4)۔جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ اپنے بیان کے حق میں پیش نہیں کر سکتے تو ایسے لوگوں کو 80 کوڑے مارے جائیں۔

(3) بدکرداری۔ (آیت 9-6) جب مرد بیوی پر الزام لگائے تو وہ چار گواہوں کی بجائے چار قسمیں کھائے اور پانچویں قسم یہ اٹھائے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

(4) فحاشی کی روک تھام۔ (آیت 19-)۔فحاشی پھیلانے والے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں۔

(5) بلا اجازت داخلہ۔ (آیت۔29-27)۔یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ مومنوں کو اپنے گھروں کے سوا کسی گھر میں بھی بغیر اجازت داخل نہیں ہونا چاہیے۔

(6) نظروں کی حفاظت۔ (آیت 30)۔اللہ فرماتا ہے کہ اے نبی! مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

(7) عورتیں بناؤ سنگھار کی نمائش نہ کریں۔ (آیت 31) مومن عورتیں اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔

(8) مجرد شادی کریں۔ (آیت 32)۔یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ تم میں سے جو مجرد ہیں ان کے نکاح کر دو۔اگر وہ غریب ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔

12. نور ہدایت۔ (آیت 35)"اللہ نور کائنات ہے۔کائنات ایک طاق ہے۔جس کے اندر اللہ کا نور ایک چراغ کی مانند ایک فانوس میں روشن ہے۔فانوس وہ پردہ ہے جس میں حق تعالی نے اپنے آپ کو چھپا رکھا ہے۔نگاہ خلق اس کو دیکھنے سے عاجز ہے۔اللہ اپنے نور سے جسے چاہتا ہے ہدایت و رہنمائی دیتا ہے۔"

13. نزول فرقان۔ "سورۃ الفرقان"، (سورۃ 25)۔(آیات 2-1) ۔"بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن مجید) نازل کیا تاکہ وہ دنیا والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں"

14. منکرین آخرت۔ (آیت 14-11)۔اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ روز آخرت کے انکاری ہیں اور جو ایسے ہوں ان کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار رکھی ہوئی ہے۔

15. محاسبہ۔ (آیت 19-17)۔اس دن (روز جزا) اللہ ان منکرین کو اور ان کے معبودوں کو (جن کو مختلف قومیں معبود بناتی رہی ہیں) کو اکٹھا کر کے ان کا محاسبہ کرے گا۔

انیسواں پارہ۔ وقال الذین

1. **تعارف:۔** انیسواں پارہ "وقال الذین" کے نام سے موسوم ہے اس میں سورۃ "الفرقان"، سورۃ "الشعراء" اور سورۃ "النمل" کی 59 آیات شامل ہیں۔
2. **ملاقات الٰہی۔** (آیات 22-21)۔ اللہ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کو میری ملاقات کا یقین نہیں۔ جب وہ قیامت کے روز اپنی آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھیں گے تو اس دن مجرموں کو کوئی خوشخبری نہیں ملے گی۔
3. **قیامت کا سخت دن۔** (آیات۔30-26)۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ قیامت کے دن حقیقی بادشاہی صرف اللہ کی ہوگی۔ منکرین کیلئے وہ بڑا سخت دن ہوگا۔
4. **نزول قرآن۔**(آیت 32) سارا قرآن ایک ہی وقت میں نہ نازل کیا گیا۔ تاکہ یہ لفظ بلفظ حافظہ میں محفوظ ہو سکے اور بتدریج نازل کیا جائے تاکہ آسانی سے سمجھا جا سکے۔
5. **رب کائنات۔**(آیات 55-45) وہی ہے جو اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو بشارت بنا کر بھیجتا ہے۔ جو مردہ اور بنجر زمینوں، انسانوں ، حیوانوں اور نباتات سب کو سیراب کر کے زندگی بخشتا ہے۔ اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا۔ پھر اس سے نسب اور سسرال کے دو الگ الگ سلسلے چلائے۔
6. **ہمیشگی اللہ کی۔** (62-58)۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ خدا پر بھروسہ کرو جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں۔ بہت ہی متبرک ہے وہ جس نے آسمان پر برج بنائے۔ اس میں سورج اور چاند روشن کئے۔ اسی نے دن اور رات کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا۔
7. **نیک بندوں کی 14 خوبیاں۔** (76-63)۔(ان آیات میں اللہ نے اپنے محبوب و پسندیدہ اور نیک بندوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں مندرجہ ذیل 14 خوبیاں ہوتی ہیں)۔

(1) زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں
(2) جاہلوں سے سلام پر اکتفا کرتے
(3) اپنی راتوں کو عبادت میں گزارتے ہیں
(4) خرچ کرتے وقت میانہ روی سے کام لیتے ہیں
(5) شرک نہیں کرتے
(6) کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے
(7) بدکرداری اور زنا سے بچتے ہیں
(8) انہیں شعور ہے کہ ایسے غلط کام کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے
(9) اور جو توبہ کر کے عمل صالحہ کرے اللہ انہیں معاف کرتا ہے۔
(10) نیک بندے جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے
(11) لغویات کی طرف توجہ نہین دیتے
(12) آیات پر پوری طرح غور و فکر کرتے ہیں۔

(13) اپنے بیوی بچوں کیلئے بھی نیکی کی دعا کرتے ہیں

(14) اور دعا کرتے ہیں کہ ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔

8. رسولوں کو جھٹلانے والی سات قومیں۔ سورۃ "الشعرا" (سورۃ26)۔(10-189) ۔اس سورۃ میں اللہ نے مندرجہ ذیل کا ذکر کیا جنھوں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا اور ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔

(1) قوم موسیٰ۔

(2) قوم ابراہیم۔

(3) قوم نوح۔

(4) قوم عاد۔

(5) قوم ثمود۔

(6) قوم لوط۔

(7) قوم مدین (تفصیلات کیلئے دیکھئے خلاصۂ قرآن باعنوان)

9. قرآن الہامی کتاب ہے۔ (192-197)۔

(1) قرآن مجید اللہ کی نازل کردہ چیز ہے۔

(2) جبرائیل امین حضور اقدس کے سینہ مبارک پر لے کر آئے۔

(3) تاکہ رسول اللہ خلق خدا کو متنبہ کریں۔

(4) یہ کلام عربی جیسی صاف، خوبصورت اور واضح زبان میں اتارا گیا۔

(5) اس کتاب کا ذکر سابق آسمانی کتابوں میں بھی تھا۔

10. پیغمبروں کو بخشش۔ "سورۃ النمل"(سورۃ27)۔ (7-15)۔یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ اللہ کی بخشش سے حضرت موسیٰ کی لاٹھی سانپ بن جاتی تھی۔اور انکا ہاتھ سورج کی طرح چمکتا ہوا نکلتا تھا۔حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو علم و حکمت کی نعمت بخشی گئی اور ان کو اپنے بہت سے بندوں پر فضیلت عطا کی تھی۔

11. حضرت سلیمان کا واقعہ۔ (16-44)۔(ان آیات میں حضرت سلیمان(جن کا دور 926-965ق مے ان کی 40سالہ بادشاہی موجودہ فلسطین، شرق اردن اور شام میں تھی) کے بارے میں تفصیلات ہیں وہ حضرت داؤد (حضرت داؤد کا زمانہ 965-1004ق م) کے بیٹے تھے۔اور ان کے مال و جائیداد کے ساتھ ساتھ نبوت اور خلافت میں بھی ان کے جانشین تھے۔انہیں پرندوں اور جانوروں کی بولیاں سکھائی گئی تھیں اور جنوں وانسانوں، پرندوں پر ان کی حکومت تھی۔ان آیات میں ان کے بارے میں درج ذیل تفصیلات ہیں)۔

(1) چیونٹیوں کی باتیں۔ایک مرتبہ حضرت سلیمان اپنے لشکر کے ساتھ ایک بستی میں سے گزر رہے تھے۔چیونٹیوں کی سردار نے باقی چیونٹیوں سے کہا اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ کے لشکر کے قدموں تلے روندی جاؤ اور ان کو کچھ پتہ ہی نہ چلے ۔جناب سلیمان نے یہ بات سنی تو عاجزانہ دعا مانگی

(2) ہدہد کا واقعہ۔ایک موقع پر جناب سلیمان نے ایک ہدہد کو غائب پایا چنانچہ کچھ دیر بعد ہدہد آیا اور بتایا کہ میرا گزر ایک ایسے ملک سے ہوا۔جس کی حکمران ایک عورت سبا نامی ہے۔جو کافر ہے اس کا تخت بہت عظیم الشان ہے۔

(3) جناب سلیمان کا خط۔ جناب سلیمان نے ملکہ سبا کو خط لکھا جس میں اسے دعوت توحید دی۔ اور ہدہد کے ذریعہ بھجوادیا۔ ملکہ نے جناب سلیمان کے لیے بہت سے تحفے بھجوائے۔

(4) ملکہ سبا کا تخت منگوانا۔ جناب سلیمان نے اپنے اہل دربار سے پوچھا کہ تم میں کون ملکہ سبا کا تخت (ڈیڑھ ہزار میل دور سے) میرے پاس لا سکتا ہے۔ ایک شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا اٹھا اور بولا میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے لائے دیتا ہوں اور ساتھ ہی تخت آ گیا۔

(5) ملکہ اور جناب سلیمان کی ملاقات۔ اسی اثنا میں ملکہ اور اس کے سردار جناب سلیمان سے ملنے آئے۔ ملکہ کو وہ تخت دکھایا گیا۔ اور پوچھا گیا کہ اس کا تخت ایسا ہی ہے۔ وہ کہنے لگی۔ یہ تو گویا وہی ہے۔

(6) محل کا شیشے کا فرش۔ پارے کے آخر میں ذکر ہے کہ پھر ملکہ کو محل کے اندر لے جایا گیا۔ اور اندر فرش ایسے شیشے کا بنا ہوا تھا کہ دیکھنے میں پانی کا حوض لگتا تھا۔ وہاں سے گزرنے کیلئے ملکہ نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑے اوپر اٹھالئے تاکہ گیلے نہ ہو جائیں۔ جناب سلیمان نے کہا کہ شیشے کا چکنا فرش ہے۔ اس پر وہ پکار اٹھی "اے میرے رب! میں اپنے نفس پر بڑا ظلم کرتی رہی اور اب جناب سلیمان کے ساتھ میں نے اسلام قبول کر لیا"۔

بیسواں پارہ۔امن خلق

1. تعارف:۔ بیسواں پارہ "امن خلق" کے نام سے موسوم ہے اس میں پہلے "سورۃ النمل"۔ پھر "سورۃ القصص" اور آخر میں "سورۃ العنکبوت" کی چند آیات ہیں۔"سورۃ القصص" میں حضرت موسیٰ کی پیدائش ۔ بچپن ۔ جوانی۔ شادی اور نبوت کے بارے میں مفصل واقعات کاذکر ہے۔
2. قوت تخلیق و توحید۔ (آیات 65-60)۔وہ کون ہے جس نے کائنات تخلیق کی؟خوشنما باغات اگائے؟۔۔زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے اندر دریا رواں کئے۔اور اس میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں۔اللہ کے سوا کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے اور اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟خشکی اور تری(سمندر) میں تمہیں راستہ دکھاتا ہے؟اپنی رحمت و برکت کی ہواؤں کو بھیجتا ہے؟خلق کی ابتدا بھی کرتا ہے اور پھر اس کا اعادہ بھی کرتا ہے؟ان سے کہو اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں غیب کا علم کوئی نہیں جانتا۔
3. منکرین آخرت۔(69-66)۔آخرت کے بارے میں کفار کا علم ماند پڑ گیا ہے۔ان سے کہہ دیجیے کہ زمین پر چل پھر کر دیکھ لو کہ مجرموں کا کیا انجام ہو چکا ہے۔
4. روز قیامت۔(90-87)روز قیامت کائنات کی تمام چیزیں صدمے اور غم کا شکار ہوں گی سب اپنے رب کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔اور پہاڑ اس دن بادلوں کی طرح اڑ رہے ہونگے۔نیک لوگوں کو اس دن بہتر اجر ملے گا اور برے لوگوں کو اوندھے منہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔
5. جناب موسیٰ کا واقعہ(1292ق م)۔سورۃ "القصص" (سورۃ28)(آیات 42-1)
   (1) جناب موسیٰ کی پیدائش۔جناب موسیٰ(1292ق م میں) پیدا ہوئے تو ان کی ماں کو اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ جب تک کوئی خطرہ نہ ہو بچے کو دودھ پلاتی رہو۔جب تجھے اس کی جان کا خطرہ ہو اسے ایک تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈال دینا اور کچھ خوف نہ کرنا۔چنانچہ انکی والدہ نے ایسا ہی کیا
   (2) فرعون کے محل میں۔جب وہ تابوت فرعون کے محل کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کھول کر دیکھا تو اس کے اندر ایک خوبصورت بچہ تھا۔فرعون کی بیوی نے فرعون سے کہا اسے قتل نہ کرو۔ہم اس کو اپنا بیٹا بنا لیتے ہیں۔(بچے کا نام موسیٰ فرعون کے گھر میں رکھا گیا۔یہ قبطی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے پانی سے نکالا ہوا۔) فرعون کے محل میں جناب موسیٰ کی پرورش ہوتی رہی۔جب وہ جوان ہوئے تو اللہ نے انہیں علم و حکمت عطا کیا۔
   (3) مصر سے ہجرت۔ایک دن جناب موسیٰ شہر میں داخل ہوئے تو ایک قبطی ایک بنی اسرائیلی کو مار رہا تھا۔اور بنی اسرائیلی نے جناب موسیٰ کو مدد کے لیے پکارا۔انہوں نے جاتے ہی قبطی کو گھونسا مارا جس کی وجہ سے وہ گرا اور مر گیا۔چنانچہ وہ مصر سے کہیں اور چلے جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔اور دعا کی اے اللہ مجھے ظالموں سے بچا۔
   (4) مدین میں۔مصر سے نکل کر جناب موسیٰ مدین پہنچے اور دیکھا کہ وہاں ایک کنویں پر لوگ پانی لینے کے لیے قطاروں میں کھڑے اور ایک طرف دو لڑکیاں اپنے جانور روکے کھڑی ہیں۔چنانچہ جناب موسیٰ نے ان کی مدد کی اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا۔وہ چلی گئیں۔تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک جناب موسیٰ کے پاس آئی اور کہا کہ میرے بابا آپ کو بلا

رہے ہیں۔ چنانچہ وہ اس بزرگ کے پاس گئے۔(مفسرین نے ان کا نام جناب شعیب بتایا ہے۔)۔ آپ نے اس بزرگ کو اپنے حالات بتائے تو انہوں نے کہا اب کچھ خوف نہ کرو تم ظالموں کے ہاتھوں سے نکل آئے ہو۔

(5) جناب موسیٰ کی شادی۔ جناب موسیٰ تقریباً دس برس تک جناب شعیب کے گھر میں رہے۔ انہوں نے اپنی بیٹی (صفورہ) کی شادی بھی جناب موسیٰ سے کر دی اور دس برس بعد انہوں نے وطن واپسی کا پروگرام بنایا۔

(6) نبوت پر سر فرازی۔ وطن واپس آتے ہوئے جب کوہ طور کے پاس پہنچے تو ایک درخت سے آواز آئی۔ "اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں۔ سارے جہان والوں کا مالک"۔ اس موقع پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سر فراز فرمایا۔ اور آپ کو دو معجزے عطا کئے یعنی ایک ان کا عصا کا سانپ بن جانا اور دوسرے ان کے ہاتھ کا سورج کی طرح چمکتا ہوا نکلنا تا کہ جب وہ فرعون کے پاس دعوت توحید دینے جائیں تو استعمال کر سکیں۔ آپ اور جناب ہارون فرعون کے پاس آئے۔ اسے ہر طرح سے سمجھایا اور دعوت توحید دی۔ اور اپنی نشانیاں اور معجزے دکھائے مگر اس نے ان معجزوں کا جادو قرار دیا۔ پھر آخر اللہ نے اسے اور اسکی فوج کو پانی میں ڈبو کر غرق کر دیا۔

(7) قارون کو دعوت توحید۔ (76-82)جناب موسیٰ نے قارون کو بھی دعوت توحید دی مگر وہ نہ مانا۔ اپنی قوم سے غداری کر کے فرعون سے مل گیا۔ قارون بنی اسرائیلی تھا۔ جناب موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا۔ اس کا اصل نام قرح یا قاروح تھا۔

(8) ہامان کو دعوت توحید۔ ہامان کو بھی جناب موسیٰ نے دعوت توحید دی۔ مگر اس نے انکار کیا اور جناب موسیٰ کو جادوگر سمجھا۔(یہ فرعون کا وزیر اور حکومت کا کرتا دھرتا تھا۔)

6. مومنوں کی آزمائش۔ (1-3)۔"سورہ العنکبوت"(سورۃ29) اللہ فرماتا ہے کہ جو کوئی بھی ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اللہ اسے ضرور آزماتا ہے۔

7. والدین سے نیک سلوک۔(8-9)۔ ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ والدین سے نیک سلوک کرے لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے تو ان کی اطاعت نہ کر۔

8. نافرمان لوگ۔(14-40)۔ ان آیات میں اللہ نے چند نافرمان قوموں اور لوگوں کا ذکر کیا جن میں قوم نوح، قوم لوط، قوم عاد، قوم مدین، قوم ثمود اور قوم موسیٰ شامل ہیں۔

9. مشرکوں کی مثال۔ (41-43)۔ پارے کے آخر میں اللہ فرماتا ہے کہ مشرکوں کی مثال مکڑی جیسی ہے جو گھر بناتی ہے مگر اس کی کوئی بنیاد یا مضبوطی و پائیداری نہیں ہوتی۔ سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے کاش یہ لوگ علم رکھتے۔

اکیسواں پارہ۔اتل مااوحی

1. تعارف:۔ اکیسواں "پارہ اتل مااوحی" کے نام سے موسوم ہے۔اس میں "سورۃ العنکبوت "کی آخری 25 آیات ہیں۔اس کے بعد 4 مزید سورتیں "سورۃ روم" "سورۃ لقمان"، سورۃ السجدۃ" اور "سورۃ الاحزاب"، کی ابتدائی 30 آیات ہیں۔
2. نماز و تلاوت قرآن۔ "سورۃ العنکبوت " (آیت 45)۔اے نبی! تلاوت کرو اس کتاب (قرآن مجید) کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے۔اور نماز قائم کرو۔
3. خالق کائنات۔ (63-61)۔رزق کی کشادگی اور تنگی اللہ ہی کرتا ہے اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔آسمان سے پانی برسا کر مردہ زمین کو سرسبز کرتا ہے۔
4. حقیقی زندگی۔ (64)۔یہ آیت بتاتی ہے کہ اس دنیا کی زندگی تو جی بہلانے اور کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں۔حقیقی زندگی آخرت کا گھر ہے۔
5. قرآن کی پیشگوئی۔ "سورۃ الروم" (سورۃ 30) (آیات 6-2)۔یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے ہیں اور اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سالوں کے اندر وہ غالب آجائیں گے۔(یہ پیشن گوئی 624ء میں پوری ہو گئی۔رومیوں کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہو گئی۔)
6. اللہ کی 12 نشانیاں۔ "(27-20)۔
   (1) اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔
   (2) تمہاری جنس سے تمہارے لئے بیویاں بنائیں تاکہ تم سکون حاصل کرو۔
   (3) ایک دوسرے کے لیے شفقت و محبت پیدا کی۔
   (4) آسمان و زمین کی پیدائش بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے۔
   (5) ایک آدمؑ سے پیدا ہونے کے باوجود تمہارے رنگ مختلف ہیں۔
   (6) زبانوں کا اختلاف بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے۔
   (7) اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ انسان دن کو محنت کر کے اللہ کا فضل تلاش کرتا ہے۔
   (8) اور ایک نشانی یہ ہے کہ رات کو آرام کرتا ہے۔
   (9) پھر اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ آسمان سے پانی اتارتا ہے۔اور مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔
   (10) اس کی نشانی یہ بھی ہے کہ زمین و آسمان اس کے حکم سے قائم ہیں۔
   (11) اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ قیامت کے دن وہ انسانوں کو آواز دے گا تو انسان قبروں سے نکل کر اس کی پکار پر لبیک کہیں گے"۔
7. رشتہ دار و مساکین۔ (38)۔یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ قرابت داروں۔مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دینا چاہیے یہ اللہ کی خوشنودی کے حصول کا بہتر طریقہ ہے

8. انسانی اعمال (45-41)۔ جس نے کفر کیا اس کا وبال اس پر ہے اور جن لوگوں نے نیک عمل کیا وہ اپنے لئے فلاح کا راستہ صاف کر رہے ہیں
۔
9. رحمت الٰہی۔ (48-46)۔ اور یہ اللہ کی رحمت ہے جس کی وجہ سے ہوائیں چلتی ہیں۔ بادل اٹھاتی ہیں اور اللہ جن بندوں پر چاہتا ہے بارش برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔
10. اللہ کی دین۔ (54)۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے یہ اسی کی دین ہے وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

11. کامیاب لوگ۔ " سورۃ لقمان "(سورۃ 31) ۔(آیات 5-2)۔ یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں جو حکمت سے لبریز ہیں۔ نیک لوگوں کیلئے ہدایت ور حمت اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔
12. اللہ کی تخلیق۔ (11-10)۔ اللہ نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے پیدا کیا زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے اور آسمان سے زمین پر پانی برسایا۔
13. لقمان حکیم کی اپنے بیٹے کو 12 نصیحتیں۔ (19-12)۔ یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ اللہ نے لقمان کو حکمت و دانائی عطا کی تھی۔ لقمان نے اپنے بیٹے کو مندرجہ ذیل 12 نصیحتیں کیں۔
   (1) شرک کرنا۔ لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔
   (2) اطاعت والدین۔ اپنے والدین کی اطاعت کرنے کا اللہ نے بھی حکم دیا ہے اس لیے ان کی خدمت و اطاعت کرنا
   (3) والدین سے حسن سلوک۔ والدین سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔
   (4) توحید۔ بیٹا! کوئی چیز آسمان یا زمین میں ہو تو اللہ اس سے باخبر ہے اور وہ باریک بین ہے۔
   (5) نماز۔ بیٹا! نماز قائم کرو اور اللہ کو یاد کرو۔
   (6) نیکی۔ بیٹا! ہمیشہ نیکی کا حکم دے۔
   (7) بدی۔ برائی اور بدی سے لوگوں کو منع کرو۔
   (8) صبر۔ جو بھی مصیبت آجائے اس پر صبر کر۔
   (9) تکبر۔ لوگوں سے منہ پھیر کے بات نہ کر۔ اور تکبر نہ کر۔
   (10) اکڑ ومت۔ زمین پر اکڑ کر مت چلو۔
   (11) میانہ روی۔ اپنے معاملات میں اعتدال اختیار کر۔
   (12) ہلکی آواز۔ بیٹا! گفتگو میں اپنی آواز اور لہجہ ہلکا رکھ۔
   (زمانہ قدیم میں لقمان بھی عقیدہ توحید کے داعی تھے)
14. 5 غیب کی باتیں۔ (34)۔ اس آیت میں اللہ نے پانچ غیب کی باتوں کا ذکر کیا ہے جن کو صرف اللہ جانتا ہے
   (1) قیامت کے آنے کا علم۔
   (2) بارش کب ہو گی۔
   (3) ماؤں کے پیٹ میں کیا پرورش پا رہا ہے۔
   (4) کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے۔

(5) کس سرزمین میں اس کی موت آنی ہے۔

15. تخلیق۔ "سورۃ السجدہ" (سورۃ 32) (آیات 7-9)۔ وہ اللہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے جو چیز بھی اس نے بنائی خوب بنائی۔

16. سجدے میں گرنے والے۔ (15-17)۔ جب اہل ایمان کو یہ آیات سنائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تکبّر نہیں کرتے۔

17. منہ بولی چیز حقیقی نہیں ہو سکتی۔ "سورۃ الاحزاب" (سورۃ 33)۔ (4-5)۔ انسان بیک وقت مومن و منافق۔ سچا و جھوٹا نیک و بد نہیں ہو سکتا نہ منہ بولا بیٹا حقیقی ہوتا ہے۔

18. غزوہ خندق 5 ہجری اے ایمان والو! اللہ کی وہ نعمت یاد کرو جو اس نے تم پر کی جب لشکر تم پر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور تمہیں نظر نہ آنے والے لشکر بھیجے۔

19. بہترین نمونہ زندگی۔ پارے کے آخر میں یہ آیت بتاتی ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

بائیسواں پارہ۔ ومن یقنت

1. تعارف:۔ بائیسواں پارہ "ومن یقنت" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں "سورۃ الاحزاب"۔ سورۃ "سبا"۔ "سورۃ فاطر" اور آخر میں "سورۃ یٰسین" ہے

2. نبی کی بیویوں کو نصیحت۔ (آیت34-32-)۔(اللہ تعالیٰ نبی کی بیویوں کو نصیحت کرتے ہوئے جو کچھ فرماتا ہے اس کا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کی باقی مستورات بھی ایسا ہی کریں)
   (1) دبی زبان سے بات نہ کرو۔ تاکہ دل میں برائی رکھنے والا شخص غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔
   (2) گھر میں رہنا۔ اپنے گھروں میں رہو۔
   (3) بناؤ سنگھار۔ چہرے۔ جسم۔ لباس۔ زیور اور چال ڈھال کو نمایاں نہ کرو۔
   (4) عبادت۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔
   (5) اطاعت۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔
   (6) پاکیزگی۔ بیشک اللہ چاہتا ہے کہ نبی کے گھر سے ناپاکی ختم کرکے تمہیں پوری طرح پاک کردے۔
   (7) آیات و حکمت۔ اللہ کی آیات اور حکمت کی باتوں کو یاد رکھو اور بیان کرو۔

3. مسلمانوں کے آٹھ اوصاف۔ (آیت35)
   (1) اللہ کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔
   (2) راست باز ہیں۔
   (3) اللہ کے راستے میں ثابت قدم اور صابر ہیں۔
   (4) اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔
   (5) صدقہ دینے والے ہیں۔
   (6) روزہ رکھنے والے ہیں۔
   (7) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
   (8) اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔

4. آٹھ اسلامی معاشرتی آداب۔ (آیات60-53)۔ (ازواج مطہرات کی وساطت سے مسلمان خواتین کو ہدایت دی گئی ہیں)
   (1) بلا اجازت داخلہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نبی کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو۔
   (2) کھانے کی دعوت۔ اگر تمہیں کھانے کی دعوت دی جائے تو ضرور جاؤ مگر کھانے کے وقت بلاوجہ نبی کے گھر نہ بیٹھے رہو۔
   (3) آیت حجاب۔ اور نبی کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔
   (4) نبی کی بیویاں۔ نبی کی بیویاں اہل ایمان کی مائیں ہیں۔ نبی کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح جائز نہیں۔
   (5) غیر محرم۔ غیر محرم مردوں کے سامنے عورت کو پردہ کرنا چاہیے۔

(6) اللہ اور رسول کو اذیت دینا۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت (نافرمانی) دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔

(7) جلباب اوڑھیں۔ یعنی اپنے اوپر اپنی چادر کے پلو لٹکا لیا کریں۔

5. لائق حمد۔ اللہ۔ "سورۃ سبا" (سورۃ34)۔ (آیات 2-1) ان آیات میں اللہ فرماتا ہے کہ حمد اس خدا کیلئے ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے۔

6. سبا کی قوم 450ء۔ (آیات 17-15)۔ (سبا کی قوم 2500 قبل مسیح بھی موجود تھی یہ موجودہ یمن میں آباد تھے) ان کی سرزمین میں ہر طرف باغات تھے پاکیزہ رزق تھا خوشحالی تھی مگر ان کی نافرمانی پر اللہ نے ان پر بند توڑ سیلاب بھیجا ان کا پورا نظام آبپاشی اور باغات تباہ ہو گیا۔ وہ قوم صفحہ ہستی سے مٹ گئی۔ (یہ 450ء کا واقعہ ہے۔)

7. تمام اختیارات اللہ کے ہیں۔ "سورۃ فاطر" (سورۃ35) (آیات 2-1) تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں۔ زمین اور فرشتوں کا خالق ہے۔

8. اللہ رب العالمین ہے۔ (آیت 14-11)۔ ان آیات میں اللہ فرماتا ہے کہ

(1) تخلیق۔ اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تمہارے جوڑے بنائے یعنی مرد اور عورت۔

(2) حاملہ۔ کوئی عورت اگر حاملہ ہوتی ہے یا بچہ جنتی ہے تو یہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔

(3) عمر۔ جو کوئی بوڑھا ہوتا ہے یا اس کی عمر کم ہوتی ہے اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔

(4) میٹھا کھاری پانی۔ ایک میٹھا پیاس بجھانے والا پانی جو پینے میں خوشگوار اور دوسرا سخت کھاری جو حلق چھیل دے یہ سب اللہ کے حکم سے ہے۔

(5) گوشت۔ ان پانی کے ذخیروں سے تم آبی جانوروں کا گوشت حاصل کرتے ہو جو اللہ کا کرم ہے۔

(6) زینت۔ پہننے کے لیے یہاں سے تمہیں زینت کا سامان ملتا ہے مثلاً۔ موتی۔ مونگے۔ اور بعض دریاؤں سے ہیرے اور سونا وغیرہ۔

(7) کشتیاں۔ اسی پانی میں تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس کا سینہ چیرتی ہوئی چلی جاتی ہیں تاکہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار ہو۔

(8) دن رات۔ وہ اللہ دن کے اندر رات اور رات کے اندر دن پروتا ہوا لے آتا ہے۔

(9) شمس و قمر۔ سورج اور چاند کو اسی اللہ نے مسخر کر رکھا ہے یہ سب کچھ ایک وقت مقرر تک چلے جا رہا ہے۔

(10) بادشاہت اللہ کی ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے یہ سارے کام ہیں۔ وہی تمہارا رب ہے بادشاہت اسی کی ہے۔

9. خبردار کرنے والا سچا رسول۔ (سورۃ یٰسین (سورۃ 36) حدیث نبوی ہے کہ "ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے)" (آیات 6-1)۔ ان آیات میں حضرت محمد ﷺ کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے۔ یاسید! قسم ہے قرآن حکیم کی تم یقیناً رسولوں میں سے ہو۔ سیدھے راستے پر ہو۔

10. کافر ایمان نہیں لاتے۔ (آیات 11-7)۔ کافر لوگ فیصلہ عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ انہیں ڈرایا جائے یا نہیں ان کے لیے برابر ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

11. نامہ اعمال (آیت 12)۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہم یقیناً ایک روز مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ جو کچھ افعال انہوں نے کئے ہیں وہ سب ہم لکھے جا رہے ہیں۔ جو کچھ آثار انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں وہ بھی ہم ثبت کر رہے ہیں ہر چیز کو ہم نے ایکلکتاب یعنی "لوح محفوظ" میں جمع کر رکھا ہے۔

12. نیک رسولوں کی پیروی کرو۔ (آیات 21-13)۔ پارے کے آخر میں ان آیات میں اللہ نے ایک بستی کا ذکر کیا جہاں یکے بعد دیگرے تین رسولوں کو بھیجا گیا مگر بستی والوں نے انہیں جھٹلایا۔ اتنے میں ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور بولا اے لوگو! نیک اور بے داغ رسولوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں چاہتے۔

تئیسواں پارہ۔۔ومالی

1. تعارف:۔ تئیسواں پارہ "ومالی" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں "سورۃ یٰسین" سورۃ "الصفٰت" سورۃ ص" اور آخر میں سورۃ "الزمر" ہے۔
2. بستی کا مرد مومن۔ (آیات 32-22)۔ آخر کار ان بستی والوں نے اس مرد مومن کو قتل کر دیا۔ شہادت کے بعد اسے جب جنت میں داخل کیا گیا تو اس نے کہا "کاش میری قوم کو معلوم ہوتا کہ میرے رب نے کس چیز کی بدولت میری مغفرت فرمادی اور مجھے باعزت لوگوں میں داخل کیا"۔ اس شہادت کے بعد اللہ نے ایک دھماکے سے اس بستی کو تباہ کر دیا۔
3. لمبی عمر کی الٹی ساخت۔ (آیات 68-66)۔ جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کی ساخت کو ہم الٹ ہی دیتے ہیں یعنی بڑھاپے میں آدمی کی حالت بچوں کی سی ہو جاتی ہے۔
4. مالک کائنات۔ سورۃ "الصفٰت" (سورۃ37) (آیات 5-1)۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے فرشتوں کا ذکر کیا ہے۔ ان تینوں قسم کے فرشتوں کی قسم کھا کر اللہ فرماتا ہے کہ تمہارا معبود حقیقی بس ایک ہی ہے وہ زمین، آسمانوں اور کائنات کی تمام چیزوں کا مالک اور سارے مشرقوں اور مغربوں کا مالک ہے۔
5. اللہ کے 7 مومن بندے۔ (آیات 148-75)۔ اس کے بعد اللہ نے اپنے سات مومن بندوں کا ذکر کیا۔

(1) جناب نوح (3800ق م۔2850ق م) (آیات 82-75)۔ "ہم نے اس کو اس کے گھر والوں کو اور اس کے مومن بندوں کی نسل کو کشتی میں بچا لیا اور باقی سارے لوگوں کو غرق کر دیا۔"

(2) جناب ابراہیم (2160ق م) (آیات 111-83)۔ " ابراہیم ایک دن موقعہ پا کر ان کے معبودوں کے مندر میں گھس گیا اور ان کے بتوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ انہوں نے ایک الاؤ تیار کیا اور دہکتی ہوئی آگ میں ابراہیم کو پھینک دیا مگر اللہ نے انہیں نیچا دکھایا۔ آگ حضرت ابراہیم کا کچھ نہ بگاڑ سکی"۔

(3) جناب موسیٰ و ہارون (1292ق م) (آیات 122-114)۔ ان آیات میں اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰ و ہارون پر احسان کیا۔ ان کو اور ان کی قوم کو کرب عظیم سے نجات دی۔ ان کو نہایت واضح کتاب عطا کی۔ انہیں راہ راست دکھائی اور بعد کی نسلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا۔

(4) جناب الیاس (875ق م۔850ق م)۔ (آیات 132-123)۔ ان آیات میں اللہ فرماتا ہے کہ یقیناً الیاس بھی مرسلین میں سے تھا۔ یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا تھا۔ تم بعل دیوتا کا بت بنا کر اسے پوجتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑ دیتے ہو۔

(5) جناب لوط۔ (2061ق م) (آیات 138-133)۔ یاد کرو جب ہم نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو (سوائے اس کی بیوی کے) نجات دی پھر باقی سب کو تہس نہس کر دیا۔

(6) جناب یونس۔ (860ق م۔784ق م) (آیات 148-139) اللہ نے فرمایا ایک مچھلی نے یونس کو نگل لیا۔ اب اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو روز قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔

6. سچا رسول (آیات 10-1)۔ سورۃ "ص" (سورۃ38) ان آیات میں سچے رسول کے بارے میں اللہ فرماتا ہے کہ قسم ہے نصیحت بھرے قرآن کی کہ آپ برحق نبی ہیں اور جو لوگ انکار پر جمے ہوئے ہیں وہ دراصل ضد اور تکبر میں مبتلا ہیں ایسی بے شمار قومیں پہلے بھی ہلاک کی جاچکی ہیں۔

7. ذکر جناب داؤد علیہ السلام (1004ق م۔965ق م) (آیات 26-17)۔ ایک دن جناب داؤد کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہوا۔ انہوں نے دوسرے فریق کا موقف نہ سنا اور نہ کوئی گواہ طلب کیا اور بعد ازاں اپنی رائے پر شدید صدمہ لاحق ہوا اور وہ اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو گئے۔ اللہ نے جب انہیں عاجزی سے جھکے ہوئے دیکھا تو انہیں بخش دیا اور ساتھ ہی نصیحت بھی کی اے داؤد !آپ زمین پر خلیفہ ہیں پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ دیں اور خواہش نفس کی پیروی نہ کریں

8. جناب سلیمان کی دعا۔(965ق م۔926) (آیات 40-35)۔ ان آیات میں اللہ نے جناب سلیمانؑ کی دعا کا ذکر کیا ہے۔ جب انہوں نے کہا اے میرے رب مجھے معاف کر دے۔ مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لیے سزاوار نہ ہو۔ بیشک تو ہی اصل داتا ہے۔

9. جناب ایوب کی دعا۔(900ق م) (آیات 43-41)۔ ان آیات میں اللہ نے جناب ایوب کی دعا کا ذکر کیا ہے۔ وہ ایک مدت تک ایک شدید جلدی مرض میں مبتلا تھے۔ انہوں نے دعا مانگی "اے پروردگار شیطان نے مجھے سخت تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔" پھر ہم نے اسے حکم دیا کہ اپنا پاؤں زمین پر مار۔ اس کے ساتھ پانی کا چشمہ نکل آیا جس کے پینے اور غسل کرنے سے جناب ایوب شفایاب ہو گئے۔

10. اللہ کی بندگی۔ "سورۃالزمر "(سورۃ39) (آیات 3-1) قرآن کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے۔ لہذا تم اللہ کی بندگی کرو۔

11. توحید کے دلائل۔(آیات 6-4)۔ اللہ کی پاک ذات ہے وہ اکیلا اور سب پر غالب ہے اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا۔ وہی دن پر رات اور رات پر دن لپیٹتا ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ اسی نے تم کو آدمؑ و حوا سے پیدا کیا۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہے"۔

12. مضامین قرآن۔ (آیت 23)۔ پارے کے آخر میں اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن پاک کی شکل میں اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے۔ اس کے مضامین میں ہم آہنگی بھی ہے اور تکرار بھی ہے۔ اسے سن کر ان لوگوں کے خوف خدا سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو رب سے ڈرنے والے ہیں۔

چوبیسواں پارہ۔ فمن اظلمہ

1. تعارف:۔ چوبیسواں پارہ "فمن اظلمہ" نام سے موسوم ہے۔اس میں "سورۃ الزمر" "بیچھر" سورۃ المومن "ہے جس میں قبیلہ فرعون کے ایک مومن شخص کا ذکر ہے اور آخر میں "سورۃ حٰم السجدہ "ہے
2. جھوٹے اور سچے لوگ (آیات 34-32)۔ جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور سچائی کو جھٹلا دیا۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور سچائی کو مانا۔ ان کا ٹھکانا جنت ہے۔
3. زندگی اور موت۔ (آیت 42)۔ وہ اللہ ہی ہے جو موت کے وقت روحیں قبض کرتا ہے اور جو ابھی نہیں مرا اس کی نیند میں روح قبض کر لیتا ہے۔
4. رحمت الٰہی (آیات 55-53)۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ غفور و رحیم ہے۔
5. شرک مت کرو۔ (آیات 66-62)۔ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا۔ اور تم خسارے میں رہو گے۔
6. روز قیامت (آیات 70-67)۔ اس روز کتاب اعمال لا کر رکھ دی جائے گی۔ انبیا اور تمام گواہ حاضر کر دیئے جائیں گے۔ ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔
7. کافروں سے سلوک۔ (آیات 72-71)۔ (روز قیامت اعمال کے فیصلے کے بعد) کافروں کے گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔
8. اہل ایمان سے سلوک۔ (آیات 74-73)۔ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کیلئے۔
9. چند صفات الٰہی۔ سورۃ المومن (سورۃ 40)۔ (آیات 3-1)۔ اللہ
   (1) زبردست ہے۔
   (2) سب کچھ جاننے والا ہے۔
   (3) گناہ معاف کرنے والا ہے۔ توبہ قبول کرنے والا ہے۔
   (4) سخت ترین سزا دینے والا
   (5) بہت صاحب فضل ہے۔
   (6) اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔
   (7) اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔
10. اہل ایمان کیلئے فرشتوں کی دعا۔ (آیات 9-7)۔ یہاں دو طرح کے فرشتوں کا ذکر ہے ایک وہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور دوسرے وہ جو اس کے ارد گرد رہتے ہیں یہ سب اپنے رب کی تسبیح کر رہے ہیں۔ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور زمین پر بسنے والے اہل ایمان کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ (رشتہ ایمان نے عرشیوں اور فرشیوں کو ملا دیا)۔

11. روز قیامت۔ (آیات 20-16)۔اس روز جب کلیجے منہ کو آرہے ہونگے۔لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیئے کھڑے ہونگے۔ ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہو گا نہ کوئی شفاعت کرنے والا۔ اللہ نگاہوں کی چوری تک سے واقف ہے اور وہ سینوں میں چھپے ہوئے راز جانتا ہے اور اللہ ٹھیک ٹھیک بے لاگ فیصلہ کریگا۔

12. قبیلہ فرعون کا مومن شخص۔ (آیات 45-28)۔ دربار فرعون میں سے ایک مومن (مفسرین نے اس کا نام حزقیل لکھا ہے) شخص اٹھا اور بولا اے میری قوم کے لوگو!۔

(1) اللہ کو ماننا۔ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔
(2) جھوٹ اور سچ۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو یہ اس کے خلاف جائے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو ہولناک عذاب کچھ تو ضرور تم پر واقع ہو گا۔
(3) غالب و مغلوب۔ اے میری قوم! آج تمہارے پاس بادشاہت ہے مگر جب تم مغلوب ہو جاؤ گے تو تمہاری مدد کون کرے گا؟
(4) پہلوں پر عذاب۔ مجھے ڈر ہے کہیں تم پر بھی پہلوں کی طرح یوم عذاب نہ آجائے۔
(5) عارضی و دائمی زندگی۔ دنیا کی چند روزہ عارضی زندگی ہے۔ دائمی زندگی آخرت کی ہے۔
(6) نیکی و بدی۔ بدی کا مرتکب اس کا بدلہ پائے گا۔ نیکی والے جنت میں جائیں گے۔
(7) نجات اور آگ۔! میں تمہیں نجات کیطرف بلاتا ہوں۔ تم مجھے آگ کی طرف دعوت دے رہے ہو۔
(8) شرک و حق۔ تم مجھے اللہ سے شرک کرانا چاہتے ہو، میں تمہیں خدا کی طرف بلا رہا ہوں۔
(9) پلٹنا اللہ کی طرف۔ ہم سب کو پلٹنا اللہ ہی طرف ہے۔
(10) آج اور کل۔ میں آج جو کچھ کہہ رہا ہوں کل تم اسے یاد کرو گے۔

13. اہل ایمان کیلئے مدد الٰہی۔ (آیات 52-51)۔یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور اہل ایمان کی مدد اس دنیا میں بھی لازماً کرتے ہیں اور روز آخرت میں بھی کریں گے۔

14. تخلیق ارض و سما کا کام۔ (آیات 59-57)۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا، انسانوں کو پیدا کرنے کی بہ نسبت یقیناً زیادہ بڑا کام ہے۔ مگر لوگ جانتے نہیں۔

15. خالق کائنات (آیات 81-61)۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے رات دن بنائے۔ اسی نے زمین و آسمان بنائے۔ اسی نے تمہاری صورت بنائی پھر بڑھا کر تمہیں بچپن، جوانی اور بڑھاپے تک پہنچاتا ہے۔

16. کلام الٰہی سے روگردانی "سورۃ حم السجدۃ" (سورۃ 41)۔ (آیات 5-1) "یہ قرآن رحمان و رحیم کی طرف سے نازل کردہ چیز ہے۔ مگر اکثر لوگوں نے اس سے روگردانی کی"۔

17. تخلیق ارض و سما۔ (آیات 12-9) اللہ نے زمین کو دو دن میں تخلیق کیا۔ اور مزید دو دن میں اس میں پہاڑ برکتیں اور سامان خوراک وغیرہ رکھا۔ پھر اس نے دو دن کے اندر زمین اور سات آسمان بنادیئے اور آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کیا اور محفوظ بھی بنایا۔

18. روز قیامت اعضاء کی گواہی۔ (آیات 23-19)۔ جب قیامت کا دن آئے گا۔ تو انسان کے اپنے بدن کے اعضا گواہی دیں گے۔ کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے۔

19. اللہ کی راہ میں ثابت قدمی دکھانے والے۔ (آیات 32-30)۔ جن لوگوں نے اللہ کو رب مانا اور اس پر ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ ڈرو نہ غم کھاؤ۔

20. **نیکی و بدی** (آیات 36-34)۔ اے نبی! نیکی اور بدی یکساں نہیں ہوتی۔ تم بدی کو بہترین نیکی سے دفع کرو گے تو تمہارا جانی دشمن بھی تمہارا جگری دوست بن جائے گا۔

21. **صرف اللہ کی پوجا کرو۔** (آیات 38-37)۔ رات دن چاند اور سورج اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ان کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے

22. **قرآن پاک ہدایت و شفا ہے۔** (آیت 44)۔ یہ قرآن ایمان لانے والوں کیلئے تو ہدایت و شفا ہے مگر بے ایمانوں کے لیے یہ کانوں کی ڈاٹ اور آنکھوں کی پٹی ہے۔

پچیسواں پارہ۔ الیہ یرد

1. تعارف:۔ پچیسواں پارہ "الیہ یرد" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں سورۃ "حمٰ السجدہ" "سورۃ الشوریٰ" سورۃ "الزخرف" سورۃ "الدخان" سورۃ "الجاثیہ" شامل ہیں
2. امور غیب کا علم۔ "سورۃ حمٰ السجدہ" (41) (آیت 47) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امور غیب کا علم صرف اللہ ہی کیلئے مخصوص ہے۔
3. نعمت و آفت (آیت 51)۔ ہم جب انسان کو نعمت دیتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے جب کوئی آفت اسے چھو جاتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔
4. نزول قرآن۔ (آیت 7)۔ سورۃ "الشوریٰ" (42)۔ اے نبی یہ قرآن ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ تا کہ تم لوگوں کو خبر دار کرو اور روز جزا سے ڈراؤ۔
5. دین قائم رکھنا (آیت 13)۔ اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی ہدایت اس سے پہلے ہم نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ اور عیسیٰ کو دے چکے ہیں۔
6. دعوت دین۔ (آیت 15-5)۔ اے محمد اب تم اس دین کی طرف دعوت دو۔ جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاؤ۔
7. عنایات الٰہی۔ (آیات 20-19)۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ جسے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے وہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔
8. مصیبتیں (آیات 31-30)۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ تم پر جو مصیبت بھی آئی ہے تمہارے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے اور بہت سے قصوروں سے اللہ ویسے ہی در گزر کر جاتا ہے۔
9. اہل ایمان کے گیارہ اوصاف۔ (آیات 43-36)۔ (اہل ایمان کے اوصاف گیارہ ہیں)۔
   (1) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔
   (2) بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں۔
   (3) غصہ آجائے تو در گزر کرتے ہیں۔
   (4) اپنے رب کا حکم مانتے ہیں۔
   (5) نماز قائم کرتے ہیں۔
   (6) اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔
   (7) اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔
   (8) جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔
   (9) برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی سے دیتے ہیں اور جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔
   (10) ظلم نہیں کرتے کیونکہ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(11) صبر اور در گزر سے کام لیتے ہیں۔

10. اولاد کی پیدائش (آیات 50-49) اللہ جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں لڑکے ملا جلا کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے

11. کلام الٰہی۔ (آیات 53-51) کسی بشر کا یہ مقام نہیں کہ اللہ اس سے روبرو بات کرے۔ اس کی بات وحی کے ذریعے، پردے کے پیچھے یا اپنے فرشتے کے ذریعے سے ہوتی ہے۔

12. واضح کتاب۔ سورۃ الزخرف(43) ۔ (آیات 4-1) "ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم لوگ اسے سمجھو۔ یہ بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز ہے۔"

13. زبردست ہستی۔ (آیات 14-9)۔ اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا تو یہ خود کہیں گے کہ انہیں اسی زبردست ہستی نے پیدا کیا۔

14. فرشتوں کو عورتیں قرار دینا۔ (آیات 19-16)۔ مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے ہیں۔ جو کہ خدائے رحمان کے خاص بندے ہیں (یعنی مذکر و مونث سے مبرّا ہیں)

15. رسولوں کی تکذیب۔ (آیات 25-23)۔ جب بھی ہم نے اسی طرح تم سے پہلے کسی بستی میں کسی نبی کو بھیجا تو وہاں کے امرا نے ان کی تکذیب کی۔ اور آخر کار ہم نے ان کی خبر لے ڈالی۔

16. رحمت الٰہی کا نزول۔ (آیات 32-31)۔ کافروں کو اس بات پر اعتراض تھا کہ قرآن، مکہ یا طائف کے کسی بڑے امیر آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔ اللہ نے کہا کہ میری رحمتوں کو تقسیم کرنا ان کے اختیار میں نہیں ہے۔

17. ذکر موسیٰ و فرعون۔ (آیات 56-47)۔ ہم نے موسیٰ کو واضح نشانیاں اور معجزات کے ساتھ فرعون اور اس کے اعیان سلطنت کے پاس بھیجا لیکن وہ سب موسیٰ کا مذاق اڑاتے رہے۔ آخر کار ہم نے ان سب کو غرق کر دیا

18. جنت کے وارث (آیات 73-68)۔ قیامت کے روز آیات پر ایمان لانے والوں اور فرمانبردار لوگوں کو کہا جائے گا کہ اے میرے بندو آج۔ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

19. کائنات کا بادشاہ۔ (آیات 85-84)۔ وہی زمین و آسمان میں خدا ہے اس کے قبضے میں زمین و آسمانوں اور ہر چیز کی بادشاہی ہے جو کائنات میں پائی جاتی ہے۔

20. خیر و برکت والی رات۔ سورۃ الدخان(44) (آیات 3-2)۔ قسم ہے اس کتاب مبین (قرآن پاک) کی کہ ہم نے اسے ایک خیر و برکت والی رات میں نازل کیا ہے (لیلۃ القدر)

21. صفات الٰہی (آیات 9-7)۔ آسمانوں اور زمین اور ہر چیز کا رب اللہ ہے۔ وہ معبود ہے وہی زندگی اور موت دیتا ہے تمہارا اور تمہارے اسلاف کا رب ہے۔

22. فیصلے کا دن (روز جزا)۔ (آیات 42-40)۔ یقیناً فیصلے کا دن (روز جزا) سب کے لیے طے ہے۔ اس دن کوئی عزیز کسی کے کام نہ آئے گا۔

23. اہل جہنم کا حال۔ (آیات 50-43)۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ روز جزا جب فیصلہ ہو جائے گا تو جہنم میں جانے والوں کو زقوم کا درخت کھانے کو ملے گا

24. اہل جنت کی شان (آیات 57-51)۔ اہل تقویٰ یقیناً امن کی جگہ میں ہونگے۔ حریر و دیبا میں ملبوس باغوں اور چشموں میں آمنے سامنے بیٹھے ہونگے۔

25. اللہ کی نشانیاں۔ سورۃ الجاثیہ (45) ۔ (آیات 13-1) تمہاری پیدائش، حیوانات۔ دن ورات۔ بارش۔ ہواؤں کی گردش غرض ان سب میں اللہ کی بے شمار نشانیاں ہیں۔

26. خواہش نفس کا بندہ۔ (آیت 23)۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ کیا کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا تھا اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اور اس کے دل، آنکھوں اور کانوں پر مہر لگادی۔(جس کا کردار شریعت کی بجائے خواہشات کے تابع ہو)۔

27. زندگی بعد از موت۔ (آیت 27-24)۔ کہہ دیجیے اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے۔ پھر تمہیں مارتا ہے۔ پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا۔ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں

چھبیسواں پارہ۔ حٰم

1. تعارف:۔ چھبیسواں پارہ "حٰم" کے نام سے موسوم ہے۔اس میں چھ سورتیں شامل ہیں۔الاحقاف، محمد، الفتح، الحجرات، ق، الذٰریٰت۔

2. شرک بے بنیاد ہے۔سورۃ "الاحقاف" (46)۔ (آیات 5-4) ۔آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان کون ہو گا۔جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ کوئی ان کو پکار رہا ہے۔
3. قرآن تصنیف رسول نہیں۔ (آیت 8)۔ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ قرآن کو رسول نے خود گھڑ لیا ہے۔ان سے کہو اگر ایسا ہے تو تم مجھے خدا کی پکڑ سے کوئی بھی نہ بچا سکو گے۔
4. مومن لوگ۔ (آیات 14-13)۔ان آیات میں مومن لوگوں کا ذکر ہے۔جنھوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر اس پر جم گئے۔ ایسے سب لوگ جنت میں جانے والے ہیں
5. والدین سے حسن سلوک۔ (آیت 15)۔اس آیت میں اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے والدین سے نیک برتاؤ کرے۔
6. جنوں کا قبول اسلام۔ (آیات 31-29)۔(جب رسول کریم ﷺ نے طائف سے واپسی کا سفر کیا تو وادی نخلہ کے مقام پر) جنوں کی ایک جماعت نے آنحضرت کی تلاوت قرآن سنی اور مسلمان ہو گئے اور اپنی قوم میں جا کر کہا کہ اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور ایمان لے آؤ۔(یہ واقعہ شوال 10 نبوی میں ہوا)
7. صبر کی تلقین۔ (آیت 35)۔اے نبی! صبر کرو جس طرح پہلے آنے والے اولوالعزم رسولوں (یعنی جناب نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ) نے صبر کیا ان کے معاملے میں جلدی نہ کرو۔
8. کافر و مومن۔ سورۃ محمد (47) (آیات 3-1)۔جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکا، اللہ نے ان کے اعمال کو رائیگاں کر دیا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور محمد ﷺ کی رسالت کو مانا۔اللہ نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں۔
9. اللہ کی مدد کرو۔ (آیات 12-7)۔"اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے (یعنی اسکا دین پھیلانے اور اس کا کلمہ بلند کرنے کے لیے جان و مال سے جہاد کرو گے۔) تو وہ تمہاری مدد کرے گا
10. جنت کی نعمتیں۔ (آیت 15)۔اس آیت میں پرہیزگاروں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان کچھ اس طرح ہے کہ اس میں پانی، دودھ، شراب اور شہد کی الگ الگ نہریں بہہ رہی ہونگی۔
11. قرآن پر غور کرو۔ (آیات 25-24)۔کیا ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں؟ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا۔وہ اللہ کا کوئی نقصان بھی نہیں کر سکتے۔
12. اہل ایمان۔ (آیات 34-33)۔فرمان الٰہی ہے کہ اے اہل ایمان! تم اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کر لو۔

13. دنیا کی زندگی (آیت 36) یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے۔اگر تم ایمان رکھو اور تقویٰ کی روش پر چلتے رہو تو اللہ تمہارے اجر تم کو دے گا تمہارے مال تم سے نہ مانگے گا

14. فتح مکہ کی خوشخبری۔ سورۃ الفتح(48)(آیات1-4)۔اللہ فرماتا ہے کہ اے رسول!ہم نے آپ کو فتح دی۔(فتح مکہ کی خوشخبری)

15. بیعت رضوان ذوالقعد6ہجری۔(آیت10)۔اے نبی جو لوگ تم سے بیعت(بیعت رضوان)کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا
16. اللہ اور رسول پر ایمان نہ لانے والے۔ (آیات13-14)۔جو کافر اللہ اور رسول پر ایمان نہ رکھتے ہوں ان کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے۔
17. دین حق کا رسول۔ (آیت28)۔یہ آیت بتاتی ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

18. احترام رسول۔ "سورۃ الحجرات"(49) (آیات1-5)ان آیات میں اللہ فرماتا ہے کہ اے اہل ایمان! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو
19. باتوں کی تحقیق کرو۔ (آیت6)۔اس آیت میں ہدایت الٰہی ہے کہ جب کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تم تحقیق کر لیا کرو۔
20. مومنوں میں جنگ۔ (آیات9-10)۔اللہ فرماتا ہے کہ اگر مومنوں کے دو گروہوں کی آپس میں جنگ ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔
21. تضحیک نہ کرو۔ (آیت11)۔اہل ایمان! نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔
22. بدگمانی وعیب جوئی وغیبت سے بچو۔ (آیت12)اے اہل ایمان!بہت سے گمانوں سے بچو۔اور تم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔(یہ مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے)
23. سبب فضیلت۔(تقوٰی)۔(آیت13) درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب زیادہ پرہیز گار اور متقی ہے۔
24. تخلیق کائنات۔ سورۃ ق(50)۔ (آیات6-11)۔ہم نے آسمان، زمین، پہاڑ، نباتات، بارش، باغات اور پھل پیدا کئے۔

25. انسانی افعال کا ریکارڈ۔(آیات16-19)۔اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا۔دو کاتب اس کے دائیں بائیں بیٹھے اس کی ہر چیز لکھ رہے ہیں۔
26. جہنمی اور جنتی لوگ۔ (آیات30-35)۔جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی ہے؟اور وہ کہے گی کیا مزید ہے؟اور جنت متقی لوگوں کے قریب کر دی جائے گی
27. روز جزا۔ سورۃ الذریٰت (51) (1-6)گرد اڑانے والی اور بادل اٹھانے والی ہواؤں، تیز رفتار کشتیوں اور بارش تقسیم کرنے والے فرشتوں کی قسم جزا کا دن ضرور واقع ہو گا۔
28. نیکو کاروں کیلئے انعام۔ (آیات15-19)۔نیک اور متقی لوگ اس روز جنت کے باغوں اور چشموں میں ہونگے۔جو کچھ انکا رب انہیں دے گا خوشی خوشی لے رہے ہونگے۔

ستائیسواں پارہ۔ قال فما خطبکم

1. تعارف: ستائیسواں پارہ "قال فما خطبکم" کے نام سے موسوم ہے اس میں 7 سورتیں یعنی "الذاریات" "الطور"، "النجم"، "القمر"، "الرحمن"، "الواقعہ" "الحدید" ہے۔
2. پانچ نافرمان قومیں۔ پارے کا آغاز سورہ "الذاریات (51)" کے نصف ثانی سے ہوتا ہے۔ آیات (46-32) ان آیات میں پانچ نافرمان قوموں کا ذکر ہے جن پر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور ان کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔
   (1) قوم لوط۔ (آیات 37-32) اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک مجرم قوم تھی ان کی بستی پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائے گئے اور ان سب کو تباہ کر دیا گیا (تباہی کا زمانہ 2061 ق م)
   (2) قوم فرعون۔ (آیات 40-38)۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ اللہ نے جناب موسیٰ کو صحیح معجزات کے ساتھ فرعون کے پاس بھیجا مگر وہ اکڑ گیا۔ آخر اللہ نے اسے اور اس کے لشکروں کو سمندر میں غرق کر دیا (غرقابی کا سال اندازاً 1250 ق م)
   (3) قوم عاد۔ (آیات 42-41) جن پر اللہ نے ایک ایسی سخت گرم و خشک ہوا اور آندھی بھیجی جس نے انہیں تباہ کر دیا۔ (عاد لوگوں کا زمانہ 2200 ق م تا 1700 ق م)۔
   (4) قوم ثمود۔ (آیات 45-43)۔ ان کی نافرمانیوں پر اچانک ان پر عذاب ٹوٹ پڑا جو ایک زلزلے کی شکل میں تھا جس کے ساتھ خوفناک آواز بھی تھی۔ (حضرت موسیٰ کے زمانے سے پہلے اندازاً 1600 ق م)
   (5) قوم نوح۔ (آیت 46)۔ اللہ فرماتا ہے کہ ان سب سے پہلے ہم نے قوم نوح کو ہلاک کیا۔ (3200 ق م غرقابی کا سال)
3. آمد قیامت یقینی ہے۔ سورۃ "الطور (52)۔ (آیات 10-1)۔ ان آیات میں اللہ پانچ چیزوں کی قسم کھاتا ہے فرماتا ہے قسم ہے طور پہاڑ کی، کھلی کتاب کی (مجموعہ کتب مقدسہ)، خانہ کعبہ کی، آسمان کی اور موجزن سمندر کی کہ تیرے رب کا عذاب (قیامت اور روز جزا) ضرور واقع ہونے والا ہے۔
4. منکرین سے دس سوالات۔ (آیات 43-35)۔ (بندگی خدا اور رسول خدا کی رسالت کے انکار پر ان آیات میں اللہ تعالی منکرین سے دس سوالات پوچھ رہا ہے)
   (1) کیا یہ لوگ بغیر کسی خالق کے پیدا ہوئے ہیں؟
   (2) یا آیا یہ خود اپنے خالق ہیں؟
   (3) یا کیا زمین و آسمانوں کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟
   (4) کیا تیرے رب کے خزانے ان کے قبضے میں ہیں؟
   (5) کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس کے ذریعے سے یہ عالم بالا کی باتیں سن لیتے ہیں
   (6) کیا اللہ کیلئے تو بیٹیاں ہیں اور تم لوگوں کیلئے بیٹے ہیں؟
   (7) ان پر تاوان کا بوجھ ہے؟
   (8) کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے یہ لکھتے ہیں؟
   (9) کیا یہ لوگ فریب دینا چاہتے ہیں؟

(10) کیا اللہ کے سوا یہ کوئی اور معبود رکھتے ہیں؟

5. کلام رسول، کلام خدا ہے۔ سورۃ النجم (53) (آیات 6-1)"رسول اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔ "

6. تعلیمات حضرت موسیٰ وحضرت ابراہیم کے بارہ اصول۔ (آیات 55-36) "جناب موسیٰ اور جناب ابراہیم کے صحیفوں میں یہ باتیں بیان ہوئی ہیں۔

(1) کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔
(2) انسان کیلئے کچھ نہیں مگر وہ جس کی اس نے سعی کی ہے۔
(3) اس کی سعی کی پوری جزا اسے دی جائے گی۔
(4) آخر کار پہنچنا تیرے رب ہی کے پاس ہے۔
(5) اسی نے ہنسایا اسی نے رلایا۔
(6) اسی نے موت دی اور اسی نے زندگی دی۔
(7) اسی نے نر اور مادہ کا جوڑ پیدا کیا
(8) دوسری زندگی بخشنا بھی اس کے ذمہ ہے۔
(9) اسی نے غنی کیا اور جائیداد بخشی۔
(10) وہی شعریٰ ستارے کا رب ہے۔
(11) اسی نے سرکش اور ظالم قوموں کو تباہ کیا۔
(12) پس اے مخاطب! اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں تو شک کرے گا۔"

7. چاند پھٹ گیا۔ سورۃ القمر (54)۔ (آیت 2-1)۔ اللہ فرماتا ہے کہ قیامت کی گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ (دو ٹکڑے ہو گیا۔)

8. رب کائنات۔ سورۃ الرحمن (55) (آیات 78-1)۔ ان آیات میں اللہ کے بے شمار انعامات کا ذکر کیا گیا اور نافرمانی کے نتائج سے آگاہ کیا گیا۔

9. نوع انسانی کے تین گروہ۔ سورۃ الواقعہ (56)۔ (آیات 56-7)۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک جتنے بھی لوگ پیدا ہوئے وہ سب روز قیامت تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔

(1) اصحاب الیمین (عام جنتی)۔
(2) فاسقین (جہنمی)۔
(3) سابقین یا مقربین۔

10. مشرکین سے اللہ کے چھ سوالات۔ (آیات 74-57)۔ (اللہ تعالیٰ مشرکین سے چھ سوالات پوچھ رہا ہے)۔

(1) پیدائش۔ کبھی تم نے غور کیا کہ نطفے سے جو بچہ تم بناتے ہو اس کے بنانے والے ہم ہیں۔
(2) موت۔ تمہارے درمیان موت تقسیم کون کرتا ہے؟
(3) شکل۔ تمہاری شکلیں کون بناتا ہے؟

(4) کھیتیاں اگانا۔ کبھی تم نے سوچا کھیتیاں تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں؟

(5) بارش۔ بارش کے برسانے والے ہم ہیں یا تم؟

(6) آگ۔ یہ آگ جو تم سلگاتے ہو اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم نے؟

11. اللہ کی بارہ صفات۔ سورۃ الحدید (57)۔ (آیات 1-6)(۔ان میں اللہ کی 12 صفات کا ذکر ہے)

(1) ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔

(2) وہی زبردست و دانا ہے۔

(3) کائنات کی سلطنت کا مالک ہے۔

(4) زندگی و موت وہی دیتا ہے۔

(5) ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(6) وہی اول و آخر اور ظاہر و مخفی وہی ہے۔

(7) اسی نے آسمانوں و زمین کو پیدا کیا۔

(8) زمین میں جانے یا نکلنے کی ہر چیز اس کے علم میں ہے۔

(9) تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے

(10) وہی زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے۔

(11) وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔

(12) وہ دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔

12. رہبانیت (ترک دنیا) جائز نہیں۔ (26-27) ۔ "ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا۔ان کے بعد ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال دیا۔ لیکن رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کرلی۔ ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا"۔(رہبانیت غیر اسلامی چیز ہے اس کا بانی سینٹ انتھونی 250-350 تھا)

اٹھائیسواں پارہ۔قد سمع اللہ

1. تعارف:۔ اٹھائیسواں پارہ کا نام "قد سمع اللہ" ہے۔اس میں نو سورتیں ہیں۔جنکے نام ہیں المجادلہ، الحشر، الممتحنۃ، الصف، الجمعتہ، المنٰفقون، الطلاق، التغابن و التحریم۔
2. خولہ کا واقعہ۔ سورۃ المجادلہ (58)۔ (آیت 1) اللہ نے سن لی اس عورت کی بات جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے تکرار کر رہی تھی۔(روایت ہے کہ خولہ بنت ثعلبہ کے شوہر اوس بن صامت انصاری نے غصے سے اسے کہا کہ تو میرے لیے میری ماں جیسی ہے وہ حضور ﷺ کے پاس آئی اور اس مسئلے کے حل کیلئے اصرار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔)
3. 4 آداب مجلس۔ (آیات 9-11)۔
   (1) جب کبھی تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ، زیادتی اور نافرمانی رسول کی باتیں نہ کرو۔
   (2) جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو۔
   (3) جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس سے اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔
   (4) صاحب مجلس کے نزدیک یا زیادہ دیر بیٹھنے سے درجہ بلند نہیں ہوتا بلکہ علم اور ایمان سے بلند ہوتا ہے۔
4. غزوہ بنی النضیر (ربیع الاول 4 ہجری)۔ سورۃ الحشر (59)۔ (آیت 2)۔"وہ وہی ہے جس نے یہودیوں کو پہلی ہی بے دخلی مہم میں ان کے گھروں سے نکال دیا۔"
5. جنگی ضروریات کیلئے دشمن کے علاقے میں کاروائی۔(آیت 5)۔اللہ فرماتا ہے کہ تم لوگوں نے (بنی النضیر کے علاقے میں) کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا انہیں اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیا یہ سب اللہ کے حکم سے تھا۔
6. فے کا قانون (پلٹ کر لائے ہوئے اموال)۔ (آیات 6-10)جو کچھ بھی مال ان بستیوں (بنی النضیر) سے اللہ نے اپنے رسول کو پلٹائے ہیں وہ اللہ اور رسول۔رسول کے رشتہ دار، یتامیٰ، مسکین مسافروں، غریب مہاجرین۔انصار اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کے لیے ہے۔
7. اسمائے حسنہ۔ (آیت 22-24)۔(یہ آیات اللہ کے ناموں کا انتہائی حسین و جمیل گلدستہ ہے) اللہ معبود حقیقی، غیب و شہود کا جاننے والا، رحمان و رحیم۔وہی بادشاہ ہے نہایت پاکیزہ و مقدس، سراسر سلامتی۔امن دینے والا۔نگہبان۔سب پر غالب آنے والا۔بڑی طاقت والا۔کبریائی کا مالک۔جو خالق، موجد اور صورتگر ہے۔وہ بڑا غالب آنے والا اور حکمت والا ہے۔
8. جناب ابراہیم کی دعا۔(2160ق م۔1985ق م) سورۃ الممتحنۃ (60)۔(آیات 4-5)جناب ابراہیم اور ان کے اصحاب کی دعا یہ تھی۔" اے ہمارے رب! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع کیا اور تیرے ہی حضور ہمیں پلٹنا ہے۔ہمارے پروردگار! تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال۔یا اللہ ہمارے قصوروں سے درگزر فرما"۔
9. اہل ایمان کی دو اہم خوبیاں۔ سورۃ الصف (61)۔ (آیات 1-4) (ان آیات میں اللہ اہل ایمان کی دو اہم خوبیوں کا ذکر کرتا ہے۔یعنی قول و عمل میں مطابقت اور جہاد)

10. حضور اکرم ﷺ کی آمد کی بشارت۔ (آیت6)۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ اپنے سے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ اور اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دینے والا ہوں۔ جن کا نام "احمد ہو گا" (سریانی میں "منحمنا" اور یونانی میں "فارقلیط" کا مطلب احمد ہے)۔

11. تعلیمات رسول قیامت تک ہیں سورۃ الجمعۃ (62) (آیات1-4)۔ "وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں سے ہی ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور رسول دوسرے لوگوں کے لیے بھی معبوث ہوئے جو ابھی ان سے نہیں ملے"۔ (یعنی حضور ﷺ کی رسالت پوری دنیا بلکہ قیامت تک کیلئے آنے والی نسلوں کے لیے ہے۔)

12. منافقوں کا رویہ۔ سورۃ المنٰفقون (63)۔ (آیات1-6)۔ منافق لوگ رسول اکرم ﷺ کے پاس آکر زبان سے شہادت دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین جھوٹ بولتے ہیں۔

13. یادالٰہی سے غفلت۔ (آیت9)۔ اللہ فرماتا ہے کہ اہل ایمان! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں جو ایسا کریں وہی خسارے میں ہیں۔

14. صدقہ وخیرات۔ (آیات10-11)۔ ان آیات میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت آ جائے۔

15. صفات الٰہی۔ سورہ التغابن (64)۔ (آیات1-4)۔ یہ آیات بتاتی ہیں کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے۔ ہر چیز پر اسی کی بادشاہی ہے۔

16. ایمان لاؤ۔ (آیات8-10)۔ یہ آیات کہتی ہیں کہ پس تم اللہ، اس کے رسول اور اس نور (قرآن پاک) پر جو ہم پے نازل کیا ہے ایمان لاؤ۔

17. طلاق دینا۔ سورۃ الطلاق (65) (آیات1-2)۔ اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کیلئے طلاق دیا کرو اور عدت کا شمار رکھو۔

18. زمانہ عدت۔ (آیات4-6)۔ بوڑھی عورت کی عدت تین ماہ، عام عورت کی عدت تین حیض اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔

19. واقعہ تحریم (حلال کو حرام قرار دینا)۔ (9ہجری)۔ سورۃ التحریم 66-)(آیت 1)اللہ فرماتا ہے۔ اے نبی تم کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے۔ کیا آپ اپنی ازواج کی مرضی چاہتے ہیں؟ (یہ واقعہ 9ہجری میں ہوا جب حضورؐ نے شہد نہ کھانے کی قسم کھائی۔)

20. کامیاب وناکام عورتیں۔ (آیت10-12)۔ ان آیات میں اللہ جناب نوح وجناب لوط کی بیویوں کی مثال پیش کرتا ہے کہ دو صالح بندوں کا انہوں نے ساتھ نہ دیا اور اہل ایمان عورتوں کی مثال فرعون کی بیوی (آسیہ) ہے اور دوسری حضرت مریم جنہوں نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اور جس کے اندر اللہ نے اپنی طرف سے روح پھونک دی۔

انتیسواں پارہ۔ تبرک الذی

1. تعارف:۔ انتیسواں پارہ کا نام تبرک الذی ہے۔اسکی گیارہ سورتیں ہیں۔ "الملک۔ القلم۔ الحاقۃ۔ المعارج۔ نوح۔الجن۔ المزمل۔المدثر۔القیٰمۃ۔الدھر اور المرسلٰت۔
2. صفات الٰہی۔ سورۃ الملک (67) (آیات 1-4)۔(یہ آیات اللہ کی صفات کا تذکرہ کرتی ہیں)۔نہایت بزرگ وبرتر ہے، کائنات کی سلطنت کا مالک ہے۔ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔اسی نے زندگی اور موت کو ایجاد کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے۔غالب آنے والا اور بخشنے والا ہے۔
3. اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے اجر عظیم۔ (آیات 12-14)۔جو لوگ اپنے پروردگار کا خوف کرتے ہیں یقیناً ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔
4. احسانات الٰہی۔ (آیات 16-24)۔وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے مگر تم کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا
5. راہ خدا میں خیرات نہ کرنے کا انجام۔ سورۃ القلم (68)۔ (آیات 17-33) مال کو راہ خدا میں خرچ نہ کیا جائے تو اس کے ضائع ہونے کے امکانات ہیں جیسے باغ والے خدا فراموشی کے علاوہ مسکینوں ومحتاجوں کے حصہ کے بھی روادار نہ تھے تو اللہ نے ان کا باغ تباہ کر دیا۔
6. قیامت کو جھٹلانے والے سورۃ الحاقۃ (69)۔ (آیات 1-12) ان آیات کا لب لباب یہ ہے کہ قیامت کو جھٹلانے والی قوموں کو تباہ کر دیا گیا۔ مثلاً عاد، ثمود، قوم فرعون و قوم نوح۔
7. جنتی لوگ۔ (آیات 19-24)۔یہ آیات ان جنتی لوگوں کے بارے میں بتاتی ہیں جو روز قیامت جنت میں بھیجے جائیں گے۔ان کا اعمال نامہ ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔
8. جہنمی لوگ۔ (آیات 25-34)۔ جہنمی لوگوں کا نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ان میں سے ہر ایک کہے گا۔کاش یہ مجھے نہ دیا جاتا۔
9. روز قیامت۔ سورۃ المعارج (70)۔(آیات 8-18)۔قیامت کے روز آسمان پگھلی ہوئی دھات کی طرح ہو جائے گا۔پہاڑ رنگین اون کی مانند ہو جائیں گے۔کوئی دوست کسی دوست کو نہیں پوچھے گا۔کوئی بھی فدیہ دے کر نجات حاصل نہ کر سکے گا۔
10. عذاب آخرت سے بچنے والوں کی دس خوبیاں۔ (آیات 22-35)۔
    (1) اپنی نماز ہمیشہ پابندی سے ادا کرتے ہیں۔
    (2) ان کے اموال میں سائل اور محروم و مسکین کا حصہ ہے جو وہ ادا کرتے ہیں۔
    (3) روز جزا کو برحق مانتے ہیں۔
    (4) اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔
    (5) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
    (6) حد سے تجاوز نہیں کرتے۔
    (7) اپنی امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
    (8) اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں۔

(9) اپنی گواہیوں پر سچائی سے قائم رہتے ہیں۔

(10) اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

11. قصہ حضرت نوح(3800ق م۔2850ق م) سورۃ نوح(71)۔ (آیات 1-28)۔ان آیات میں حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ، فریاد اور دعا کا تذکرہ ہے۔

12. جنوں کا واقعہ۔(نبوت کا ابتدائی دور) سورۃ الجن(72)۔ (آیات 1-3)۔یہ آیات بتاتی ہیں کہ جنوں کے ایک گروہ نے قرآن کی تلاوت سنی اور جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔(یہ مشرک و بے دین جن تھے۔)

13. رات کو عبادت کرو۔ سورۃ المزّمّل(73)۔ (آیات 1-6)۔"اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے!رات کو نماز میں کھڑے رہ کر گزارو مگر پوری رات نہیں بلکہ تھوڑی رات۔

14. بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو۔ (آیت 20)جو نیکی اور بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔اللہ سے مغفرت طلب کرو۔

15. اللہ کی بڑائی۔ سورۃ المدثر(74) (آیات 1-7)۔"اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے!اٹھ اور خبر دار کر اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو۔

16. قیامت کا آنا یقینی ہے۔ سورۃ القیٰمۃ(75) (آیات 1-5)۔اللہ فرماتا ہے کہ ہم انسان کی ہڈیوں کو جمع کر کے اسے زندہ کریں گے۔ (قیامت کا آنا یقینی ہے۔)

17. قیامت کب آئے گی؟۔(آیات 6-15)

(1) جب دیدے پتھرا جائیں گے۔

(2) چاند بے نور ہو جائے گا اور

(3) چاند و سورج ملا کر ایک کر دیئے جائیں گے۔۔اس وقت قیامت آ جائے گی۔

18. تخلیق اور ہدایت۔ سورۃ الدھر(76) (آیات 1-3)یعنی اللہ نے انسان کی تخلیق کر کے اسے نیکی کے راستے کی ہدایت کی۔اب اس پر ہے کہ نیکی و بدی میں کونسا راستہ اختیار کرتا ہے۔

19. قیامت واقع ہونے والی ہے۔ سورۃ المرسلٰت(77)۔ (آیات 1-7)۔اللہ ہواؤں و تیز و تند آندھیوں کی قسم کھا کر کہتا ہے قیامت و آخرت ضرور واقع ہونے والی ہے۔"

20. قیامت کی چار نشانیاں۔ (آیات 8-15)

(1) اس دن ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

(2) آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔

(3) پہاڑ دھنک ڈالے جائیں گے۔

(4) رسولوں کی حاضری کا وقت آ پہنچے گا۔

21. قیامت کے بارے میں دلائل (آیات16-50)۔

(1) اگلے پچھلے۔ ہم نے اگلوں کو ہلاک کیا پھر پچھلوں کو بھی اسی طرح چلتا کریں گے۔

(2) تخلیق۔ تمہیں حقیر پانی سے پیدا کر کے پروان چڑھایا۔ کیا ایسی قدرت رکھنے والا قیامت نہیں لا سکتا؟

(3) زمین۔ ہم نے زمین کو مردہ اور زندہ لوگوں کی قرار گاہ بنایا۔ (اسی طرح ہم قیامت بھی لائیں گے)

(4) منکرین۔ منکرین قیامت کا حشر برا ہو گا۔

(5) گواہی۔ اس دن ان کے جسم کے اعضاء گواہی دیں گے (ایسی گواہی پیدا کرنے والا آخرت بھی پیدا کر سکتا ہے۔)

(6) روز جزا۔ اس دن تمہیں اور پہلے لوگوں کو جمع کر دیا جائے گا (جو اللہ ایسا کر سکتا ہے وہ قیامت بھی لا سکتا ہے)

(7) نیک لوگ۔ جنہوں نے آخرت کو جھٹلایا نہیں، وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

(8) کافر لوگ۔ اللہ کے آگے نہ جھکنے والے حقیقی مجرم ہیں چند روزہ زندگی کے بعد ان کے لیے تباہی ہے۔

تیسواں پارہ۔ عم یتساءلون

1. تعارف:۔ تیسواں پارہ عم یتساءلون "عم" کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں چھوٹی بڑی 37 سورتیں شامل ہیں۔ لیکن زیادہ تعداد چھوٹی سورتوں کی ہے تاہم معانی اور معارف کے لحاظ سے ایسی ہیں جیسے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔
2. آمد قیامت کی خبر۔ اس پارے کا آغاز سورۃ النبا (78) سے ہوتا ہے۔ (آیات 1-5) عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ قیامت کی خبر درست تھی۔
3. قیامت ضرور آئے گی۔ (سورۃ نازعات (79)۔ (آیات 1-9)۔ قسم ہے فرشتوں کی کہ قیامت ضرور آئے گی۔ پہلے جھٹکے میں ہر چیز تباہ ہو جائے گی دوسرے جھٹکے میں سب مردے زندہ ہو کر زمین پر نکل آئیں گے۔ کچھ لوگ مضطرب و شرمندہ ہونگے (قیامت کو جھٹلانے والے)۔
4. انسان نافرمان ہے۔ سورۃ عبس (80)۔ (آیات 17-23)۔ لعنت ہو انسان پر، کیسا سخت منکر حق ہے یہ نہیں سوچتا کہ اللہ نے اسے ایک نطفے سے پیدا کیا پھر اس کی تقدیر بنائی۔
5. قیامت کی نشانیاں۔ سورۃ تکویر (81)۔ (آیات 1-6)۔ روز قیامت سورج لپیٹ دیا جائے گا ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ سمندر میں آگ بھڑک اٹھے گی۔
6. انسانوں پر نگران۔ سورۃ انفطار (82)۔ (آیات 9-12)۔ تم لوگ روز جزا کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگران مقرر ہیں، ایسے معزز کاتب جو تمہارے ہر فعل کو جانتے ہیں۔ (کراماً کاتبین)
7. ناپ تول میں کمی کرنے والے۔ سورۃ مطففین (83)۔ (آیات 1-6)۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ لیتے وقت پورا تو لتے ہیں۔ دیتے وقت کم تولتے ہیں قیامت کے دن اللہ کے سامنے کھڑے ہونگے۔
8. آسمان کا پھٹنا (قیامت) سورۃ انشقاق (84)۔ (آیات 1-6)۔ روز قیامت آسمان پھٹ جائے گا۔ زمین پھیلا دی جائے گی اور اپنے اندر کی ہر چیز باہر پھینک کر خالی ہو جائیگی۔
9. اصحاب اخدود۔ سورۃ بروج (85)۔ (آیات 4-8)۔ مارے گئے گڑھے والے، جس میں خوب بھڑکتی ہوئی آگ تھی جبکہ گڑھے کے کناروں پر بیٹھ کر اصحاب اخدود (گڑھے کھودنے والے) اہل ایمان کے جلنے کا تماشہ دیکھ رہے تھے (یہ واقعہ 523ء میں یمن کے شہر نجران میں ظالم یہودی بادشاہ ذوانوس کے دور میں ہوا جس میں 20 ہزار آدمی مارے گئے)
10. دوبارہ پیدائش۔ سورۃ طارق (86)۔ (آیات 5-8)۔ انسان یہی دیکھ لے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ بیشک اللہ دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔
11. حقیقی زندگی آخرت کی ہے۔ سورۃ اعلیٰ (87)۔ (آیات 14-19) تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔
12. چھا جانے والی آفت (قیامت) سورۃ غاشیہ (88)۔ (آیات 1-16)۔ کیا تمہیں چھا جانے والی آفت (قیامت) کی خبر پہنچی ہے۔ اس دن کچھ چہرے خوف زدہ، تھکے تھکے، شدید آگ میں جھلس رہے ہونگے۔ کچھ چہرے بارونق اور خوش نظر آئیں گے جنت میں نفیس جگہوں پر بیٹھے ساغر پی رہے ہونگے۔

13. تین سرکش قومیں۔ سورۃ فجر (89)۔ (آیات 6-14)۔ ان آیات میں اللہ نے تین سرکش قوموں کا ذکر کیا۔ اونچے ستونوں والی قوم عاد، چٹانیں تراش کر رہنے والی قوم ثمود، اور میخوں والا فرعون (یہ لوگوں کے ہاتھوں اور پیروں میں میخیں ٹھونک کر عذاب دیتا تھا۔ تفسیر ماجدی صفحہ 1193)۔ اللہ نے ان سب پر عذاب نازل کیا۔

14. اللہ دیکھ رہا ہے۔ سورۃ البلد (90)۔ (آیات 7-10) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو دیکھا نہیں۔ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اچھائی اور برائی کے راستے اللہ نے دکھا دئے ہیں

15. نیکی و بدی کے راستے۔ سورۃ شمس (91)۔ (آیات 7-10)۔ اللہ نے نفس انسانی میں نیکی اور بدی کی سمجھ کو الہام کر دیا۔ دونوں راستے اس کے سامنے ہیں۔

16. بھلائی اور بخل۔ سورۃ لیل (92)۔ (آیات 5-10)۔ راہ خدا میں خیرات دینے والے، بھلائی کو سچ ماننے والے اور تقویٰ اختیار کرنے والے کو ہم آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ اور بخل کرنے والے، اللہ سے بے نیازی برتنے والے اور بھلائی کو جھٹلانے والے کو ہم سخت راستے کی سہولت دیں گے۔

17. نعمتوں کا اظہار۔ سورۃ ضحیٰ (93)۔ (آیات 9-11)۔ یتیم کی توہین نہ کرو سائل کو نہ جھڑ کو اور اپنے رب کی نعمتوں کا اظہار کرو۔ (شکر الٰہی اور تعلیمات قرآن پر عمل کر کے)

18. تنگی کے بعد آسانی۔ سورۃ الم نشرح (94)۔ (آیات 5-8)۔ اے نبی! بیشک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔ جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقت میں لگ جاؤ۔

19. بہترین کا بدترین بن جانا۔ (سورۃ تین (95)۔ (آیات 4-6) ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا پھر اسے بدترین بنا دیا سوائے نیک اعمال کرنے والوں کے)یعنی نیک عمل کے بغیر انسان بدترین مخلوق ہے۔)

20. رب کا نام لے کر پڑھیئے۔ سورۃ علق (96)۔ (آیات 1-5)۔ اے نبی! پڑھیے۔ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اسے قلم کے ذریعے تعلیم دی اور اسے وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (یہ 5 آیات قرآن پاک کی سب سے پہلی وحی ہے۔ رمضان 13 قبل ہجری بمطابق جولائی 610ء کی کوئی تاریخ تھی۔)

21. شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ سورۃ قدر (97)۔ (آیات 1-5)۔ ہم نے اس قرآن کو شب قدر (رمضان کی آخری دس تاریخوں میں سے کوئی رات، زیادہ علما کا خیال ہے کہ یہ ستائیسویں رات ہے)۔ میں نازل کیا۔ یہ شب ہزار مہینوں (83 سال چار مہینے) سے بہتر ہے۔ یہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔

22. بہترین و بدترین گروہ۔ سورۃ بینہ (98)۔ (آیات 6-8)۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو کافر ہو گئے وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے یہ بدترین گروہ ہے۔۔۔۔ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ بہترین لوگ ہیں۔ ان کا صلہ دائمی جنتیں ہیں۔

23. زلزلہ قیامت۔ سورۃ زلزال (99)۔ (آیات 1-8)۔ قیامت کا زلزلہ جب آئے گا تو زمین لوگوں کے اچھے برے اعمال کی گواہی دے گی۔

24. انسان ناشکرا اور زر پرست ہے۔ سورۃ عٰدیٰت (100)۔ (آیات 6-8)۔ یقیناً انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔

25. اعمال کے پلڑے۔ سورۃ قارعہ (101)۔ (آیت 6-9) روز قیامت جس کے پلڑے بھاری ہونگے (نیک اعمال کا زیادہ ہونا) وہ من پسند زندگی (جنت) میں ہو گا۔ جس کے پلڑے ہلکے (نیک اعمال کی کمی) ہونگے ان کا ٹھکانہ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ہو گا۔

26. کثرت ہوس۔ سورۃ تکاثر (102)۔ (آیات 1-8)۔ کثرت ہوس دنیا نے تمہیں غافل کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تم لب گور تک پہنچ چکے ہو۔ روز جزا تم سے بازپرس ہو گی

27. نیک اعمال وجہ کامیابی ہیں۔ (سورۃ العصر (103)۔ (آیات 1-3)۔ زمانے کی قسم انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے۔ نیک عمل کرتے رہے۔ حق و صداقت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

28. غیبت کرنے والا اور زر پرست جہنمی ہے۔ سورۃ الھمزہ (104)۔ (آیات 2-4)۔ جو غیبت کرتا ہے اور مال جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی آگ میں پھینکا جائے گا۔

29. اصحاب فیل کی تباہی۔ 570ء سورۃ فیل (105)۔ (آیات 1-5) تمہارے رب نے اصحاب فیل (ہاتھی والے یعنی یمن کا بادشاہ ابراھہ اور اس کے 60 ہزار فوجیوں اور 13 ہزار ہاتھیوں کا لشکر جو خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کے لیے 570ء میں آیا)۔ پر ابابیل (یہ کسی پرندے کا نام نہیں بلکہ مطلب ہے جھنڈ کے جھنڈ) بھیج دیئے۔ جو ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے۔ جس نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا۔

30. قریش عبادت کریں۔ سورۃ قریش (106)۔ (آیات 1-4) خوشحالی، امن و سکون اور لوگوں اور سفروں سے مانوس ہونے کی وجہ سے قریش کو اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔

31. قیامت کے انکاری۔ سورۃ الماعون (107)۔ (آیات 1-7)۔ جو قیامت کو جھٹلاتا ہے وہی یتیم و مسکین کو دھکے دیتا ہے۔ ایسے لوگ اپنی نمازوں سے غافل ہیں اور ریاکاری کرتے ہیں۔

32. کوثر کی بشارت۔ سورۃ کوثر (108)۔ (آیات 1-3) ۔ اے نبی! ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا۔ پس تم اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھو، تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

33. خدا پرستی پر کوئی لچک نہیں۔ سورۃ کافرون (109)۔ (آیات 1-6)۔ کہہ دو کہ میں ان بتوں کو نہیں پوجتا جنہیں تم پوجتے ہو۔ نہ ہی تم اس اللہ کی بندگی کرتے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔ (دین اسلام اور ملت شرک دونوں کی راہیں الگ الگ ہیں۔ تفسیر ماجدی صفحہ 1212)

34. نصرت الٰہی پر تسبیح کرو۔ سورۃ نصر (110)۔ (آیات 1-3)۔ جب اللہ کی نصرت اور فتح آجائے (فتح مکہ) تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔

35. گستاخِ رسول کے انجام کی خبر۔ سورۃ لھب (111)۔ (آیات 1-5)۔ ہلاکت میں جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو جائے۔ وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں جھلسے گا اور اس کی بیوی بھی، لگائی بجھائی کرنے والی۔ (ابو لہب اور اس کی بیوی ام جمیل حضور کی دشمنی اور گستاخی میں پیش پیش تھے۔ ابو لہب ایک عبرت ناک موت مرا)۔

36. اللہ کی صفات کمالیہ۔ سورۃ اخلاص (112)۔ (آیات 1-4)۔ کہہ دو اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

37. اللہ کی پناہ چاہیے۔ سورۃ فلق (113)۔ (آیات 5-1)۔ کہو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور رات کی تاریکی کے شر سے اور گرہوں میں پھونکنے والوں اور حاسد کے شر سے

38. توحید کی طلب۔ سورۃ ناس (114)۔ (آیات 6-1)۔ کہہ دو میں پناہ کا طالب ہوں اس خدائے واحد سے جو انسانوں کا رب، بادشاہ، اور حقیقی معبود ہے۔ اور پناہ مانگتا ہوں پس پردہ رہ کر وسوسہ ڈالنے والے (ابلیس) کے شر سے خواہ وہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ (قرآن پاک کی آخری دو سورتوں الفلق اور سورۃ ناس کو معوذتین (یعنی پناہ مانگنے والی دو سورتیں) بھی کہا جاتا ہے۔ جادو کا اثر زائل کرنے، نظر بد سے بچنے اور بیماری سے بچاؤ کے لیے جھاڑ پھونک کے لیے ان کا پڑھنا اکسیر ہے۔ ان کے فضائل کی روایات صحیح سندوں کے ساتھ بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد اور موطا امام مالک میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہیں۔ (تفہیم القرآن جلد 6 صفحہ 555۔560)

مختصر ترین خلاصہ قرآن

★ قرآن پاک کا تعارف، قرآن پاک کے الفاظ میں
★ ہر پارے کا مختصر ترین خلاصہ
★ آیات کے مطابق بامعنی عنوانات
★ فرقہ بازی وفقہی اختلافات سے پاک
★ قرآنی تعلیمات کا انمول ونایاب تحفہ

★ پندرہ اہل علم کی تفسیروں اور کتابوں کا نچوڑ
★ آسان وبامحاورہ اردو ترجمہ
★ قلیل وقت میں قرآن فہمی
★ قرآنی واقعات، قدیم قوموں ونبیوں کے زمانوں کا تذکرہ
★ ہر آیت وسورت کا نمبر بریکٹ میں درج